خزانہ کرامات

حصہ اوّل

مصنفہ

جناب گوسائیں سوامی دیال جی۔ ایس والی میسمرائزر مالک کارخانہ راجیوگ
حسن ابدال پنجاب

سنہ ۱۹۱۱ء

حسب فرمائش لالہ نانومل اگروال سابق مالک قیصر ہند پریس لودیانہ

مطبع بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ

نذر

خوشی کی امید

میں یہ ناچیز تحفہ اپنی بزرگوارہ جناب مسز اینی بی سنٹ صاحبہ رکن اعظم تھیوسوفیکل سوسائٹی مدراس و بانی مبانی سنٹرل ہندو کالج بنارس کی نذر کرتا ہوں کیونکہ آپ ہماری پراچین یوگ اور برہم ودیا کے پرچار میں ہر طرح کوشاں ہیں ٭

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

سوامی دیال

طبع چہارم اور شکریہ

خزانۂ کرامات حصہ اول و دوم و سوم و چہارم کی قدردانی کا شکریہ نہایت واجب ہے جو میری اُمید سے زیادہ میرے ہندوستانی بھائیوں نے توجہ کے ساتھ فرمائی قریب قریب ہر شہر و قصبہ میں طبع اول و دوم سوم چہارم کی تمام جلدیں پہنچ گئی ہیں قدردانی نے میری ہمت بڑھا دی ہے پرماتما نے چاہا تو اب بہت جلد اس کا ترجمہ انگریزی و نیز گجراتی زبانوں میں شایع ہوگا۔ اب میں خوشی کیساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ اس وقت بعد اس جلد کی پانچویں بار چھپنے کی نوبت آئی چاروں حصے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ گو میں نے اپنا پریس بوجہ بیماری خود اور نہ ملنے مینیجر کے بند کر دیا ہے مگر نئی نئی تصنیفات چھپوانے کی طرف میرا وہی خیال ہے جیسا پہلے تھا اور قیصر ہند ایجنسی نام کی [illegible] تاکہ کتابیں حسب منشا چھپتی اور فروخت ہوتی رہیں یکم اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

بندہ دنا نومل اگروال سابق مالک قیصر ہند پریس لودیانہ پنجاب

وجہ تصنیف کتاب ہذا

اہل ہند کو مدت سے سیر علوم کا شوق رہا ہے اسی واسطے اس ملک کو دیگر تمام ممالک کی اُستانی اور ماں کا خطاب ملا ہوا ہے۔ جن فلاسفروں کا جنم کسی دوسرے طبقہ میں ہوا ہے۔ وہ افسوس کرتے ہیں۔ کہ کاش ہم بھارت ورش میں کیوں پیدا نہ ہوئے جہاں تھوڑی محنت سے آجتک ہم کیا کے کیا بن جاتے۔ ہمارے ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں قریب چوتھائی کے ایسے اشخاص ضرور نکلیں گے جو چھوٹی عمر سے طلبگار رہے ہیں۔ کہ وہ اس حالت میں اسی جسم کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی روحانی نظارہ پرتیکھش دیکھیں یوگ متوں کا گروہ گمراہ ناستکوں لکیر کے فقیروں اور خشک گیانیوں سے کروڑوں درجہ بہتر ہے ٭

گمراہ یا ناستک وہ لوگ ہیں جو پیدا ہونے کے بعد آجتک صرف دنیاوی دھندوں میں مشغول ہیں۔ اور اُن کا عقل و دل اسی معاملات میں قید ہے۔ اُن کو دھرم یا روحانی گیان سے کچھ واقفیت نہیں گویا جڑ ہیں ٭

لکیر کے فقیر وہ لوگ ہیں جو معمولی کاموں کو دھرم کا کام سمجھ کر تمام عمر ان میں ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کام صرف دھرم کے مبتدیوں کیلئے ہیں۔ لیکن وہ ہٹ دھرمی سے برابر کئے جاتے ہیں۔ صرف اس خیال سے کہ اُن کے باپ دادا بھی وہی کام کرتے تھے اس گروہ کا اپدیش ہے کہ جسطرح ہمارے باپ دادا زندگی بسر کر گئے ہیں اور باعزت (یا بے عزت) ہو کر مرے ہیں۔ اسی طرح اُن کی اولاد کو بھی ہونا چاہئے گروہ میں بعضوں کے خاندان میں ہزار پشتوں سے مورتی پوجا چلی آتی ہے اور بعضوں کی نسل مدت سے صرف پشکوں کے پاٹھ میں غرقاب ہیں یہ لوگ گیان اور ویدانت کے نام سے چڑتے ہیں۔ بدکار رشوت لینے والے شراب خور

سلہ پہلے تمام حصوں کو خوب غور سے مطالعہ کرو پھر سوالات سمجھ میں نہ آئے یا شک ہو تو [illegible] سوامی [illegible]

چھ سی مدت کے مقرر شدہ گوروں کا جوٹھا کھاتے ہیں۔ اور اُن سے اپنے بیڑا
پار ہونے کی اُمید رکھتے ہیں معترض کو جواب دیتے ہیں۔ کہ شروع سے سب
ہو سکتا ہے ✦

خشک گیانی وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ یوگ متوں کی نقل اُڑاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں
ہم نرلیپ ہیں اور پورے خودمست ہیں اور کرشن کی مثال قائم کرکے زناکاری
ور چھو چھتیا میں مشغول ہوتے ہیں زبانی بیان کرتے ہیں کہ کرشن نے گوپیوں سے بھوگ
یا نرلیپ رہا۔ ارجن نے کروڑوں خون کئے گیتا کے اُپدیش سے نرلیپ رہا اور پیاسا
ھی نے سینکڑوں من مٹھائی کھائی مٹکے پانی کے پئے نرہاری اور نرلیپ رہا۔ اگر
ن چھوکوں سے دریافت ہو کہ اگر نرلیپ یا تیاگ کرین سے رہت ہو۔ جو کوئی لے
وے۔ وہی حصّہ تو گواہ ہے اگر آزمائش کرتے ہیں تمہیں تمہاری ماں اور بہن سے
صل کراتے ہیں آگ کی انگاری بدن پر رکھتے ہیں۔ اگر گیلانی اور رونہ ہوا تو بیشک
لیپ ہو۔ ورنہ وہ ہوکہ باز اور نالائق ہو۔ سودائی اور پاگل ہو۔ میرے نادیدہ ہمدم دوستوں
ب خواہ کسی مذہب میں پیدا ہوئے ہوں یا اب ہوگئے ہوں۔ اس زندگی میں آئندہ
زندگی اور اصل زندگی کے نظارہ ہونگے بغیر پوری تسلی اور شانتی ہونی نہایت مشکل
ے۔ نظارہ ہوتے ہی سب شکوک رفع ہونگے۔ اور ڈگمگاتی روح کو آن کی آن میں
وشنی نظر آئیگی اور آرام گاہ میں قیام پذیر ہوگی۔ اور بس یوگت مت کے پرکاش کا خیال ہے
تاب لکھی گئی ہے۔ تمہارا دو کا غریب دوست بطرح اس کام میں تمہاری مدد کریگا۔ ہو سکی
ل

کرامات

نیا میں مختلف اقسام کے شیشے ایجاد ہوئے ہیں ایک ایسا ہے کہ اگر اُس کو آنکھ کے آگے
کھکر دیکھیں تو نہایت باریک شے بہت موٹی نظر آتی ہے اس شیشہ کو خوردبین کہتے
یں ایک چیونٹی جینس کے برابر نظر آتی ہے۔ دوسرا شیشہ جو ایجاد ہوا ہے اُس کا نام

دوربین ہے اس میں دیکھنے سے دور کی شے نہایت نزدیک نظر آتی ہے یہاں تک کہ دس کوس دور کا پہاڑ اپنے پاؤں میں معلوم ہوتا ہے تیسری قسم شیشہ کی یہ ہے کہ اس میں شے باریک نظر آتی ہے اور چوتھی قسم سے نزدیک کی شے کوسوں دور نظر پڑتی ہے بعض شیشوں میں دیکھنے سے پہاڑ مکان درخت ٹکڑے ٹکڑے نظر آتے ہیں اور بعض شیشوں سے اچھلتے ہوئے اور بعضوں سے حروف سطر وار اُلٹے اور بعضوں سے برعکس نیچے اوپر اُلٹے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بعضوں سے اُلٹے کو پھرانے سے کبھی موٹے اور کبھی باریک، کبھی دور اور کبھی نزدیک کبھی گھٹے ہوئے اور کبھی اچھلتے ہوئے کبھی تنے اور کبھی برعکس نیچے اوپر کے اُلٹے دکھلائی پڑتے ہیں۔ گویا سب صفتیں اس ایک شیشہ میں آگئیں جس طرح آگ کی ایک چھوٹی سی چنگاری اور بڑے آگ کے ڈھیر میں کوئی فرق نہیں جلانے اور ملک بھر کو خاکستر کرنے کی طاقت دونوں میں یکساں موجود ہے اسی طرح روح شمع اور روح اعظم (آتما اور پرماتما) میں یکساں طاقت ہے۔ آگ ہر جگہ موجود ہے۔ روح اعظم یا پرماتما بھی اسی طرح سب ویاپی ہے ایک سائنس دان کا قول ہے کہ اگر آگ ہر جگہ نہ ہوتی تو چراغ یا لیمپ کی روشنی محدود یعنی نقطہ ارث تک ہی رہتی تو مرکز وائد حصیرا ہوتا فقط لاث آگ کی جلتی ایک بتی سی نظر آتی وہ کہتا ہے کہ آگ ہے مختلف ادھر اُدھر کے پھیلے ہوئے ذرے ایک سے ایک ملے لبعد دیکھتے چمکتے دھوئیں کی طرح نہایت گنجان اور متصل ہیں اگر ایک دھوپ کی تپتی جلتی ہوئی اور ایک وہ تتی دائیں اور بائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کا تجربہ کرو تو کچھ حقیقت معلوم ہو ایک ایسے مکان میں جہاں ہوا مطلق نہ ہو بتی ہوا کے جھونکے نہ آتے ہوں بیٹھ جاؤ اور وہ بتی دھوپ کی تپتی والا ہاتھ نیچے یکھو ٹپ سطح سفید سے سانپ کی طرح اُٹھکر اوپر جاوے تو ہاتھ کو پھر کے فاصلے سے جلتی بتی کے ذریعہ آگ موجود آگ دھواں سے تاگہ کی طرح کنستی ہوئی جلتی بتی کو لگنے کی اس

ک اسی روح سے مراد آتما کی ہے اور ... بن کی روح سے مراد جیو آتما کی ہے ۱۲

تجربہ کو اگر بڑھانا چاہو تو ایک کمرہ میں خوب دھواں بھر دو اور ایک بتی بڑی سی دھوپ کی چھت کے ساتھ لگا دو اور ایک چراغ جو جل رہا ہے زمین پر رکھ دو فوراً چھت والی بتی کو آگ لگ جاوے گی اگر مکان لکڑی کا ہے تو خطرہ ہے کہ جل کر راکھ ہو جاوے کیونکہ پہلے سب دھوئیں کو یکدم آگ لگے گی بعد ازاں چھوٹی سی شکل بن کر بتی کے سرے کو جا چمٹے گی۔

ایکوہم بہ شیام۔ یہ وید کی شرتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک سے انیک ہو جاؤں دنیا بھر کے مذہبوں کے لوگ جو اپنے کو سچا صوفی کہلاتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ میں کھیلنے والے صوفی مذہبوں کی کمزور پابندیوں سے آزاد ہوتے ہیں سچے صوفی خواہ وہ کسی ملک یا مذہب میں پیدا کیوں نہ ہوئے ہوں سب کے سب ایک خیال رکھتے ہیں سب کا عقیدہ ایک ہوتا ہے۔ ہندو ان کو ویدانتی اور ان کے مذہب یا مت کو ویدانت مت کہتے ہیں آکاش اور دیوار کے اندر کی آگ جس طرح بالکل بے روشن پڑی ہے اسی طرح آکاش اور دیوار کے اندر پرماتما یا برہم کی حالت ہے آگ جڑ ہے اور برہم ست چت آنند ہے مگر حالت دونوں کی یکساں ہے ایک جگہ جلتی ہوئی آگ کی روشنی جس طرح ذروں کے دور تک پہنچتی ہے اور آکاش میں مادہ آگ یعنی دھواں یا گرمی زیادہ ہونے سے سب ایک دم پھیل جاتی ہے اور دوسری جگہ جا پہنچتی ہے اسی طرح ایک روح کے خیالات نزدیک اِدھر اُدھر پھیلے رہتے ہیں۔ اور زیادہ جوش یعنے خیالات باقاعدہ قائمی کی حالت میں قوت ارادی زور پکڑ کر خیالات جو ہو وہاں پہنچا دیتی ہے جس سے اگلی روح کو پتہ لگ جاتا ہے دھرو بھگت نے چھوٹی سی عمر میں جس دھیان اور دھیاس کو کیا وہ یہ تھا کہ کل برتی خیالات کو قائم کرکے اندر کی شکتی پایا اور اس کو جنبش دی اور گورو کال سے یوگ اور برہم ودیا کی کنجی جو پائی تھی اس سے اکرشن شکتی (کھینچنے کی شکتی) کے خزانہ کا تالا کھولنا شروع کیا کنجی تالے کو لگنی تھی کہ مکان کے چھپے اور بھرے ہوئے

دھوئیں کی طرح بھر جا اپنی تصور کو اندر سمائے ہوئے اور اُچھل گیا ذرا سا اور زور کرنے پر اصلی خیال کے چراغ کے سی شکتی لگی جس طرح چراغ کی آگ اول دھوئیں کو لگی اسی طرح تمام ویرات میں اس عجیب خیالی کشش سے کھلبلی مچی برتی یا خیالات سب کے سب رک گئے پس سب دم گھٹ کر مرنے لگے بعد کو جس طرح چراغ کی آگ اپنے خاص مقام یا جگہ متصور پر جا لگی اسی طرح بھر جا سے خیال کچھ کم ہو کر دھرو کے پیارے یار کو جنبش دینے لگا اور وہ فوراً آپہنچا۔ صوفیوں کے پاس اس علم کی جو کنجی ہے برسوں کی خدمت اور لاکھوں کے لالچ نہیں بتلاتے اس علم کے اظہار کی بابت ہمیشہ صوفیوں میں اشارے اور کنائے اور رمزیں ہوا کرتی ہیں مگر ہم اس یوگ ودیا یا کرامات کے دکھلانے کی کنجی کو صاف صاف آپ پر ظاہر کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے اس علم کے مصنفوں نے سب گپ زنی کی ہے اصلی مرکز کو یا تو وہ جانتے نہیں ہیں یا جان بوجھ کر بخیلی کی ہے ہم جو سے اظہار کرنے لگے ہیں یہی یوگ کی کنجی برہم ودیا کی چابی مسمریزم اور فری میشن کی کلید ہے اور استخارہ و ہیمیا سیمیا کی مفتاح ہے۔ کنجی یہ ہے۔ دیکھو اس خیال سے جنبش دو پا کر تمہارے مطلب اور تصور کا آورا (شکتی) خارج ہو۔ برہم یا پرماتما نے اس نے خود پہلے پہل یہ کہا کہ ایک سے انیک ہو جاؤں پس ہو گیا میری اس خواہش کے کرتے ہی۔ درخت۔ انسان حیوان۔ رنگ بدبو۔ خوشبو۔ پانی۔ ہوا۔ پھل۔ پھول وغیرہ پیدا ہو گئے۔ اور میں اپنے بڑے حصہ یا روح اعظم سے تعلق رکھتا ہوا اپنے کو غلطی سے علیحدہ مان رہا ہوں دراصل جس طرح آگ کی ذرا سی انگاری ملک بھر کو جلا سکتی ہے اور تپش کی طاقت رکھتی ہے۔ اس سے دنیا بھر کے چراغ روشن ہو سکتے ہیں یہی گن بہت آگ میں ہے۔ پس اسی طرح روح اعظم کی خواہش سے جب سب کچھ ہو گیا تو روح یا میں سب کچھ کر سکتا ہوں ذرا سی آگ میں اس لئے لامحدود طاقت ہے کہ اس کا مادہ ذراکار حالت میں ہر جگہ موجود ہے وہ اسکو ہر جگہ مدد دیتا رہتا ہے بلکہ خود

اُس کی شکل بن جاتا ہے اسی طرح پرماتما یا روحِ اعظم ہر جگہ نراکار حالت میں موجود ہے ایک جگہ بیٹھکر جو کچھ کروگے ہوگا۔ تمہاری خواہش ایک دفعہ سب جسم کو جنبش دیکر اپنے متصورہ مقام پر پہنچا دیگی۔ لازوال طاقت جو ہمارے ادھر اُدھر ہے یہ ہماری مدد کو ہر وقت موجود ہے یہ سب ہمارے ساتھ ملا ہوا اچھین تھل کا تھل ہے +

کارخانہ راج یوگ حسن ابدال کئی اقسام کی طاقت دل کی مضبوطی اور تسکین کے لئے دکھلاتا رہتا ہے۔ علاوہ سب کے یہ سب دان ہوتا ہے کہ پانی کا گلاس یا بوتل بھر کر اُس کو گلاب خوشبودار بنا دیتے ہیں یا کئی اقسام کی مختلف خوشبوئیں مختلف بوتلوں میں بھر دیتے ہیں اور وہ میعادی اور خیالی عرصہ تک رہتی ہیں امید ہے کہ ترقی ہوتے ہوتے بہت جلد اردگرد کے صرف خیال کے ذریعہ ذرات جمع کر کے گلاب کا پھول اور روپیہ بنایا جاوے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ پرماتما کی پیدا شدہ اشیاء اور انسان اور حیوانات میں فرق کیوں ہے شکل جدا جدا عقل جدا جدا چیونٹی بہت چھوٹی ہاتھی بہت بڑا۔ اب سنئے ہر جسم یا روحِ اعظم سب میں یکساں ہے جیسے دھوپ کے جس جسم سے گذرتی ہے سایہ کرتی جاتی ہے ہر جسم ایک ہی [illegible] کا [illegible] ہے پانی کی مچھلی کی طرح تم ادھر اُدھر تیر رہے ہو [illegible] شہر یا جسم شکل جو تمہاری سمجھ میں نہیں آتا سب جسم کو جنبش دینے کی کل ہے جہاں خواہش ہو اسکو لگا دو۔ چیونٹی ہاتھی اور انسان میں دراصل کوئی فرق نہیں سب روحِ اعظم میں یکساں حالت میں پھر رہے ہیں ہاں شیشے مختلف لگانے کے باعث مختلف حالت دکھائی پڑتی ہے۔ وید۔ قرآن۔ انجیل۔ توریت۔ ہندو۔ آریہ مسلمان۔ عیسائی۔ اور یہودی نہایت پاک نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ادب سے ایک جگہ بلکہ سر پر رکھتے ہیں اُن کے اندر اور باہر کی آنکھ پر ایک شیشہ لگا ہوا ہے مگر چیونٹی دوسرے شیشہ سے دیکھتی ہے جس کی [illegible] نہیں ہے چیونٹی ان کتابوں کو

اپنی خوراک سمجھ کر کاغذ کھاتی ہے اور حروف اُس کو معلوم ہی نہیں پڑتے یہاں تک بے ادبی کرتی ہے کہ بعض جگہ ورق پر پھرتے پھرتے پاخانہ کر دیتی ہے تمہارے گھر کا دروازہ چھت اور دیوار اُس کو پہاڑ دکھائی پڑتے ہیں اور وہ اُن پر سیر کرتی ہے ہاتھی کے لئے چیونٹی موت ہے سانپ۔ شیر۔ بچھو۔ خواہ وہ زندہ ہوں اُن کو کاٹنا شروع کرتی ہے اب تمہاری آنکھ میں جو شیشہ عجوبہ لگا ہوا ہے وہ اُس کے برعکس ہے چیونٹی کی موری یا گھر کے پاس گندگی کرتے ہو جس طرح وہ تمہارے پاک گرنتھوں کی بے ادبی بے سمجھی سے کرتی ہیں تم بھی بے سمجھی سے اُن کی مذہبی کتب کی بے ادبی کرتے ہو سینکڑوں ٹھیکریوں پتھروں اور پتھروں پر اُن کے پاک خیال کے گرنتھ موجود ہیں مگر تم پاخانہ کر کے اُن سے اپنا جسم پونچھتے ہو وہ تم کو مٹی کا ڈھیلا سمجھکر اوپر چڑھ آتی ہیں اور تمہارے کان کو زمین کی بڑی بھاری موری سمجھ کر اس میں سیر اور غور کرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں۔ تم بھی ہر روز سینکڑوں کو انہی پاؤں کے نیچے کرتے ہو اور ہزاروں اُن کے عالیشان مکان گرائے جاتے ہو جو انہوں نے لاکھوں کے ذریعہ سے تیار کئے ہیں جس طرح وہ چھاپہ خانہ کے اس چھتر پر سے بھی سے بھرتی ہیں جن پر اُن کے دوش چھپے ہوئے ہیں اسی طرح تم بھی ان کے چھاپہ خانہ کو پاؤں کے نیچے ملتے ہو اور جھاڑوں سے زمین کھودتے وقت اُن کو توڑتے ہو۔ تم کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے کہ چھاپہ خانہ کہاں ہے خواہ چیونٹیوں کے کسی لائق فلاسفر کی طرف سے کوئی کتاب بھی مضمون چھپ رہی ہو کہ [illegible] کے جڑ سے بڑے چلنے پھرنے والے جاندار انسان جنگلے کانوں ہیں ہم سیر کر سکتی ہیں اب [illegible] یا کھانے لگیں تو فوراً وہاں پہنچنے سے ہم کو خوراک مل جاوے گی کیونکہ یہ [illegible] بڑے بڑے نوالے منہ میں ڈالتے ہیں ان نوالوں سے اسے میری پیاری چیونٹیو بچنا ضروری ہے کیونکہ اگر ایک نوالہ بھاری پیٹھ کے اوپر گرے تو بچنا محال ہو جاوے ان راکھشسوں نے سینکڑوں دفعہ ہمارے چھاپہ خانہ توڑے +

ہمارے پیارے برہم وِدیا کے شائقو! جب یہ مضمون چھپ رہا ہوتا ہے فوراً ہمارا
ہاتھ یا پاؤں کی حرکت سے مضمون ضائع اور چھاپہ خانہ تمام برباد ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ سب
جانوروں میں سب کچھ موجود ہے لیکن شیشے مختلف ہونے سے سب ایک دوسرے کا احوال
کچھ نہیں معلوم پڑتا۔ چھوٹی شئے بڑی اور بڑی شئے چھوٹی معلوم ہونے والی نامعلوم
اور نامعلوم معلوم ہونے لگتی ہے۔ ان شیشوں سے فقط آنکھ کا ہی شیشہ نہ سمجھنا بلکہ
ان میں چھونے۔ دیکھنے۔ چکھنے۔ سونگھنے اور سننے کی پانچوں آنکھیں شیشہ دار شامل
ہیں چیونٹی میں چھونے کی آنکھ اور ڈھنگ سے لگی ہے دیکھنے کی اور طریقے سے چکھنے
کی اعجوبہ کہ زہر خوش ہو کر کھاتی ہے سونگھنے کی انوکھی کہ گندگی اور گلی سڑی لاش
پر جان دیتی ہے سننے کا حال ہی نہ پوچھو غرضیکہ اپنی اپنی کھال میں سب ہی [illegible]
لیلاں کالی سیاہ ڈائن کی طرح بدصورت تھی مگر مجنوں کا قدرتی طور پر عکس شیشہ نہ
بھی ہونگی حالت میں وہ بت کچھ اعجوبہ بن گیا اور لیلیٰ اُس کو نہایت خوبصورت نظر آنے
لگی تب ہی کہتے ہیں کہ لیلاں را بچشم مجنوں باید دید اب مان لو کہ سب میں روحِ اعظم
ایک سی حالت میں ہے۔ اختلاف صرف ہم کو آپس میں عارضی و خیالی نظر آ رہا ہے
مگر سب سے آخر کی اعلیٰ ایجاد کا شیشہ جسکو چڑھانے سے سب حالتیں اور صفتیں ایک
ہی نظر آنے لگتی ہیں وہ شیشہ صرف اعلیٰ صوفیوں اور کامل یوگیوں کی آنکھ پر چڑھتا ہے
سب کی بولی حروف اور گھر دیکھتے ہیں دنیا بھر کے سب کام کر سکتے ہیں اعلیٰ یوگی ہی
ایشور اور اوتار کہلائے ہیں مگر یہ ظاہر کرنا یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ یوگی
پوتر روح اپنے حصہ اعظم یا روحِ اعظم میں مل کر بھی اپنا تعلق خاص دنیا سے رکھتی ہے
اور مجازی روحوں کو کھینچ کر روحِ اعظم میں ملانے کی کوشش کرتی ہے اعلیٰ سے اعلیٰ
اور باقاعدہ ایسے ایسے اچھے طریق جو پہلے زندگی میں جاری کئے تھے یا کسی دوسری
اعلیٰ روح نے کئے تھے اُن کی حفاظت کرتی ہے۔ اُن کے مخالفوں کو صاف دل سے
دکھا دیتی ہے تاکہ وہ فرصت نہ پاویں اور اس کار بد سے پرہیز کریں ظاہری اختلاف

[illegible]

ہو شکلوں اور زبانوں میں تم آپس میں دیکھ رہے ہو کچھ نہیں خزانۂ کرامات کے حصہ
چہارم کے دیباچہ کو پڑھو جس میں سب اشیاء، جانوروں کی شکلیں بنا کر اُنکا ایک صورت
ہونا ظاہر کیا گیا ہے اور زبانوں کو عجیب ڈھنگ سے ملتا ہوا۔ ظاہر کیا ہے اس دیباچہ
میں صاف لکھا ہے کہ انسان حیوان یا قدرتی تبدیلی خواہ کتنا ہی زور لگا کر زمانہ کے
نئے نئے رنگ ظاہر کیوں نہ کرے مختلف کیوں نہ ہو جائے پر در اصل وہ ایک عجیب
خفیہ اور پوشیدہ قاعدے پر گھوم رہی ہے۔ جب تم جانتے ہو کہ خدا یا ایشور تینوں کالوں
کا حال جانتا ہے اور ذرا ذرا سا جو کچھ ہو گا اُسکو معلوم ہے تو پھر اس بات پر کیوں زور
دیتے ہو کہ ہم کوشش کر کے سب کچھ کر سکتے ہیں صورتیں بدل سکتے ہیں نئی چیزیں
ایجاد کر سکتے ہیں ایشور کی تعلیم محدود نہیں ہوا کرتی کہ پہلے توریت بھیجی اور پھر انجیل اور
پھر حکم دیا کہ اب انجیل کو نہ مانو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ ایشور متلون مزاج نہیں یا دماغ
محدود کا نہیں کہ آہستہ آہستہ جوں جوں غلطی دیکھتا جاویگا اُس کے واسطے نوٹس
شائع کریگا کہ اس کو چھوڑ کر اس پر چلو اس کا عجیب لامحدود قاعدہ ہمیشہ ایک
رس (ازلی ابدی) پر رہیگا یہ مانتا کا قاعدہ تو جدا رہا انسان کی پرکرتی (خیال
ہمیشہ سب کچھ قاعدہ پر بنانے کی کوشش کرتا ہے جو تم کو بے قاعدہ معلوم ہو
رہا ہے وہ اصل میں ایک عجوبہ قاعدے کی بنا پر قائم ہے جسکو تم موجودہ شیشے
سے نہیں دیکھ سکتے اور جسکو تم باقاعدہ سمجھ رہے ہو وہ بھی خفیہ قاعدے پر
باترتیب ہیں اور شکلوں کو جانے دیجئے صرف اپنے ملک کی ایک زبان کو اول لو
اور غور کرو کہ پہلے پہل ہندوستانی اردو فلاسفروں نے اس کو کس طرح بنایا
اب پ ت ٹ ث ج چ وغیرہ کی مفرد اور مرکب حالت سے باقاعدہ سب کچھ بنا ڈالا
گھر میں بیٹھے ہوئے فلاسفر نے یہی پروفیسری عجیب ڈھنگ سے ظاہر کی کچھ پیدا
ہوتے ہی گھر میں سے یہ کہتا ہے بعضوں کا خیال ہے کہ [illegible]
کا نام ہے مگر یہ غلط ہے یہ کہتا ہے [illegible] پروفیسر صاحب نے [illegible]

کا استعمال لڑکے کی طرف سے گھر میں رکھا اور نام رکھکر زبان بتانی شروع کی بے بے باپ بیٹا بہن بھائی بہنو یا بھنیا بھتیجا بھتیجی بھرجائی بابا بچہ۔ اور لڑکے کی شادی کے وقت سہرا۔ سہر۔ سسرال۔ ساس۔ سلہاج۔ سالی۔ سالا۔ سمکن سہاگ وغیرہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ غلطی ایشور سے منحرف ہوکر کرتا ہے وہ باقاعدہ ہوتی ہے خواہ انسان اسکا موجد اپنے کو مانے اور اعلیٰ انسانوں یا یوگیوں کے دل میں صرف سوکھم اشارہ پہلے پہل ہوتا ہے اور بعد کو ان کو سب کچھ معلوم ہونے لگتا ہے برہم کے حکم کے بغیر پتہ نہیں جھولتا سنئے حکم کرنیوالا اور ملنے والا کوئی نہیں انسان یوگی اور پتا ہی برہم ہے اسی پتا میں جو برہم کی بدلی ہوئی ایک پوری شکل ہے اس کا پورا پتہ وخیال بھرا ہے جس کا تعلق روح اعظم کے ساتھ ہے ✣

سرو پہ چمن میں یہ گاتی ہے قمری
تو ہی ہے تو ہی ہے تو ہی ایک تو ہے

آواہن یا حضرات ارواح

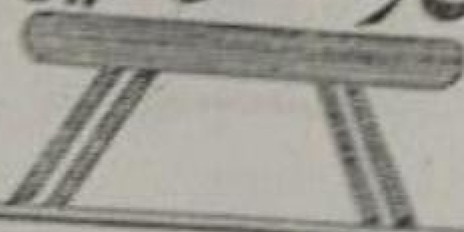
اول تم ایک سپائی جو کی اس شکل کی بنواؤ مگر اس بات کا خیال رکھو کہ لوہے کی میخ وغیرہ اس میں نہ لگائی جاوے اور جو کی ہلکی ہو پھر تمام مکان کو شام یا نیلے رنگ سے رنگ دو یا نیلے رنگ کے کاغذ دیواروں اور چھت پر لگادو اور فرش بھی نیلا کردو اور جتنے ممبر بننا چاہتے ہو آپس میں شرط نہایت ضروری کرلو کہ ہم مکان کے اندر ہرگز نہ بولینگے بلکہ اشارہ تک نہ کرینگے ایک لایق آدمی جس پر سب کا یقین ہو پریذیڈنٹ بناؤ جو وہ باہر سمجھا کر اندر جاوے ذرا سے اشارے

ہے اس کی بات سمجھو پھر دیکھو گے کہ چند دن میں اس مکان میں کیا کیا عجیب کرشمے نظر آویںگے آواہن کو سرکل یا چکر بھی کہتے ہیں سرکل میں تین سے کم ہرگز نہ بیٹھنے چاہئیں اور گیارہ سے زیادہ بیٹھنے سے اثر معمول پر بہت ہو جاویگا جس سے خطرہ ہے کہ معمول بغیر لایق عامل کے ہرگز نہ اٹھے اور روح اگر اس کو کسی طرح کی تکلیف دے اب اس علم کے عامل کے لئے جو چار سادھن ہم نے مقرر کئے ہوئے ہیں لکھتے ہیں تاکہ ان کی مشق کرکے ہر کام میں اسکو روک نہ پڑے اور بے تحاشا کام کئے جاویں آواہن میں خاصکر چاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور سرکل میں بیٹھنے والے ممبروں کو ضروری ہے کہ سب کے سب یہ چار سادھن حل کرلیویں (۱) آنکھ کی مقناطیس بڑھانا اور اس کو ایک گھنٹہ تک بلا پلک گرے اٹکانا (۲) ہاتھوں سے مقناطیس یا اورا جلد خارج کرنے کی مشق کرنا (۳) قوت ارادی کا بڑھانا (۴) اور اکا کسی شئے میں ڈالکر اس سے کام لینا ✣

آنکھوں کی مقناطیس بڑھانا

ایک سالگرام کو اپنے سامنے دو فٹ کے فاصلہ پر قدرا اونچی جگہ پر رکھو اور اس میں کوئی باریک نشان یا مرکز جو قدرتی بنا ہو ہو مان کر اس کی طرف دیکھنا شروع کرو جہاں تک ہوسکے آنکھ نہ جھپکاؤ جب دیکھو کہ پانی بہت آگیا ہے تو جھپکا کر پانی نکالدو اور پھر دیکھنا شروع کرو جب ایک گھنٹہ تک بغیر پانی آئے اور جھپکائے دیکھ سکو تمہاری سادھن پوری ہوگی ✣

ہاتھوں سے اورا خارج کرنیکی مشق



اونچی چوکی پر شالگرام کی مورتی کو اپنے نزدیک رکھو اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوٹوں کو بغیر چھوئے ادھر ادھر پھیراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ ہیں سے اور تمہارے موجود، خیال کا سفید دھوئیں کی طرح نہایت باریک و سوکھم سائکل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر الٹا خیال کرو کہ شالگرام کا اور پاک خیال کا اور تمہارے بھرے ہوئے خیال کا تمہاری انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آرہا ہے جب ایک گھنٹہ تک بغیر تھکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سادھن پوری ہوئی ۔

قوتِ ارادی کا بڑھانا

سردار ہری سنگھ صاحب کے وقت ایک مرتبہ آدھی رات کو چڑھائی کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ سکھوں کے فتح کئے ہوئے اپنے علاقہ میں بغاوت پھیل گئی تھی۔ گھوڑوں کا رسالہ جب روانہ ہوا تو اس کے ساتھ اس رسالے کے افسر نہنگ سادھو سنگھ تھے کمپنی کے صوبہ داروں میں سے ایک سردار کو کوئی گورو کامل مل گیا تھا اس نے اسکو دھنی ہو جانے کا راستہ بتایا تھا جسے وہ ہر صبح کو سویرے اٹھکر آرام سے آسن پر بیٹھ جاتا تھا اپنے معبود (معشوق یا معمول) کے دھیان اور تصور میں ایسا محو ہوتا کہ اس کے پاس خیالی صورت اس معمول بنکر آجاتی اور وہ سونے چاندی کے تھالوں اور پیالوں میں کئی اقسام کے پھل پھول مٹھائیاں چندن دھوپ دیپ رکھ لیتا اور اپنے معبود کو تلک دیتا بھوگ لگاتا اس طرح تین برس سے کرتا چلا آتا تھا اس دن ادھر دھاوے کا دن تھا اور ادھر اس کی پوجا کا وقت آگیا صبح سویرے ہوئی مگر ساتھی کہاں ٹھہرتے تھے آخر گھوڑے پر ہی خیالی معبود شروع کی مورتی اپنے اشٹ یا عقیدہ کی سامنے کھڑی کر لی اور تھال پیالے رنگ برنگ کی اشیاء سے سجا کر پوجا شروع کی اس وقت بسبب بے حرکت

ہونے کے گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار آنکھیں بند کرکے دھیان میں مشغول ہو گیا تھا دو کوس پر جا کر سردار کی بابت جب سادھو سنگھ نہنگ نے پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادھن کیا کرتا ہے شاید کہیں پیچھے رہ گیا ہو نہنگ سادھو سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ افسوس یہ بھجن کا کون سا وقت ہے۔ ملک پٹھانوں سے لٹ گیا رعیت نہایت سختی میں ہے ہمارے کئی سنگھ بھائی مارے گئے ہیں مگر صوبہ دار سادھن میں لگا ہے یہ کہکر گھوڑا پیچھے دوڑایا۔ دو کوس پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر سوار ہے۔ اور گھوڑا مزے مزے سے آرہا ہے یہ دیکھکر دور سے غصہ میں برا بھلا کہنا شروع کیا مگر سردار اپنے پریم میں مگن تھا اسوقت اسکو دوسروں سے کیا غرض تب نہنگ سادھو سنگھ نے نزدیک آکر زور سے ایک ہنٹر صوبہ دار سردار کو مارا ہنٹر لگتے ہی چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن کی آواز آئی اور آنکھ کھل گئی سب اشیاء بغیر تصویر سامنے سچ مچ پڑی ہوئی دکھلائی دینے لگیں تھالوں اور سونے چاندی کے پیالوں کا ڈھیر لگ گیا مٹھائیاں اور رنگ برنگی پھولوں کے گلدستے پڑے ہوئے دکھائی دینے لگے نہنگ سادھو سنگھ اس سردار کے چرنوں پر گرا اور کہا مہاتما بخشو سردار نے جب آخری سادھن کے پورا ہونیکا کرشمہ دیکھ کر گھوڑا سادھو سنگھ کے حوالہ کیا اور فقیر ہو کر ملک میں پھرنے لگے ۔ ہمارے اپنی راج یوگ سوسائٹی میں دو واشنی اس بانسی پوجا کرتے ہیں اور ایک کرشمے بھی دکھلا سکتا ہے اس برہمن دیوتا کا تو کوئی کرشمہ اس طرح ہے۔ کہ اول سچ مچ کے پیڑے اور انار کے دانے اپنے سامنے رکھ لیتا پھر جب آنکھیں بند کرکے پوجا کرتا ہے تو بانسی پوجا میں یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے اب بھی بہت چیزیں منگوائی ہیں مگر دو چیزیں پیٹے کی یہاں پڑی ہیں سب ایک سی ہیں۔ تب کچھ انار کے دانے اور ایک دو پیڑے خیالی اٹھاکر بانسی بھوگ لگاتا ہے جب کچھ دیر بعد آنکھ کھولتا ہے تو انار کے دانے اور پیڑے سچ مچ کم ہو جاتے

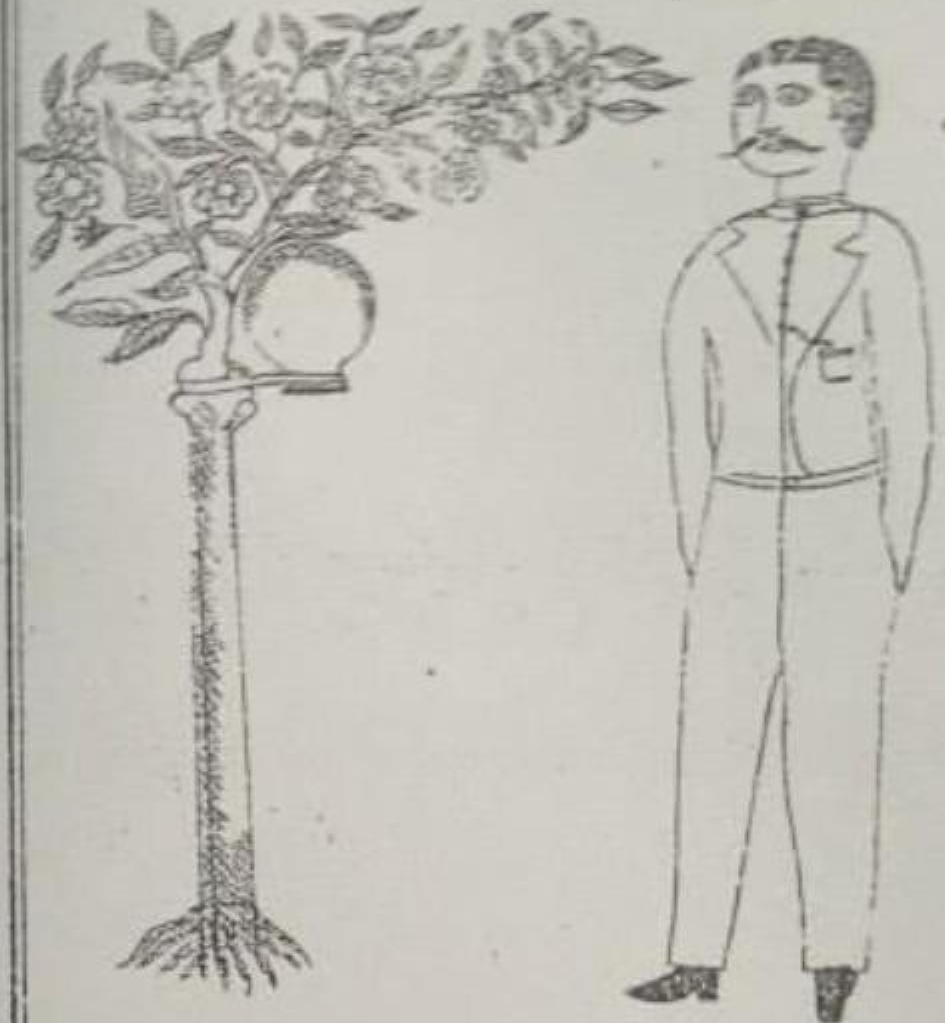
اونچی چوکی پر شالگرام کی مورتی کو اپنے نزدیک رکھو اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوٹوں کو بغیر چھوئے اِدھر اُدھر پھیراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ میں سے اور تمہارے موجودہ خیال کا سفید دھوئیں کی طرح نہایت باریک و سوکھم سا نکل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر اُلٹا خیال کرو کہ شالگرام کا اور پاک خیال کا اور تمہارے بھرے ہوئے خیال کا تمہاری انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آرہا ہے جب ایک گھنٹہ تک بغیر تھکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سادھن پوری ہوئی ؛

قوتِ ارادی کا بڑھانا

سردار ہری سنگھ صاحب کے وقت ایک موقعہ پر آدھی رات کو چڑھائی کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ سکھوں کے فتح کئے ہوئے علاقہ میں بغاوت پھیل گئی۔ گھوڑوں کا رسالہ سب روانہ ہوا تو اس کے ساتھ [illegible] رسالے کے افسر نہنگ سادھو سنگھ تھے کمپنی کے صوبہ داروں میں سے ایک سردار کو کوئی گورو کا لال مل گیا تھا اس نے اسکو دھیانی ہو جانے کا رستہ بتایا تھا جسے وہ ہر صبح کو سویرے اُٹھکر آرام سے آسن پر بیٹھ جاتا تھا اپنے معبود (معشوق یا مقبول) کے دھیان اور تصور میں ایسا محو ہوتا کہ اس کے پاس خیالی صورت [illegible] مقبول بنکر آجاتی اور وہ سونے چاندی کے تھالوں اور پیالوں میں نئی اقسام کے پھل پھول مٹھائیاں چندن دھوپ دیپ رکھ لیتا اور اپنے معبود کو بھوگ دیتا بھوگ لگاتا اسی طرح تین برس سے کرتا چلا آتا تھا اس دن اُدھر حملے کا دن تھا اور اُدھر اس کی پوجا کا وقت آگیا صبح سویرے ہوئی مگر ساتھی کہاں ٹھہرتے تھے آخر گھوڑے پر ہی خیالی معبود شروع کی مورتی اپنے اشٹ یا عقیدہ کی سامنے کھڑی کر لی اور خیالی پیالی رنگ برنگ کی اشیاء سے پوجن کرنا شروع کی اس وقت سبب سے بے حرکت

ہونے کے گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار آنکھیں بند کرکے دھیان میں مشغول ہو گیا تھا دو کوس پر جا کر سردار کی بابت جب سادھو سنگھ نہنگ نے پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادھن کیا کرتا ہے شاید کہیں پیچھے رہ گیا ہو نہنگ سادھو سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ افسوس یہ بھجن کا کون سا وقت ہے۔ ملک پٹھانوں سے لٹ گیا رعیت نہایت سختی میں ہے ہمارے کئی سنگھ بھائی مارے گئے ہیں مگر صوبے دار سادھن میں لگا ہے یہ کہکر گھوڑا پیچھے دوڑایا۔ دو کوس پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر سوار ہے۔ اور گھوڑا مزے مزے سے آرہا ہے یہ دیکھکر دور سے غصہ میں برا بھلا کہنا شروع کیا مگر سردار اپنے پریم میں مگن تھا اسوقت اسکو [illegible] سے کیا غرض تب نہنگ سادھو سنگھ نے نزدیک آکر زور سے ایک ہنٹر صوبہ دار سردار کو مارا ہنٹر لگتے ہی چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن کی آواز آئی اور آنکھ کھل گئی سب اشیاء بغیر تصویر سامنے سچ مچ پڑی ہوئی دکھلائی دینے لگیں تھالوں اور سونے چاندی کے پیالوں کا ڈھیر لگ گیا مٹھائیاں اور رنگ برنگی پھولوں کے گلدستے پڑے ہوئے دکھائی دینے لگے نہنگ سادھو سنگھ اس سردار کے چرنوں پر گرا اور کہا مہاتما بخشو سردار نے [illegible] آخری سادھن کے پورا ہونیکا کرشمہ دیکھ کر گھوڑا سادھو سنگھ کے حوالہ کیا اور فقیر ہوکر ملک میں پھرنے لگے۔ ہماری اپنی [illegible] لوگ سو سائٹی میں دو اشخاص [illegible] کی پوجا کرتے ہیں اور ایک کرشمہ بھی دکھلا سکتے ہیں اس پر یقین دیوتا کا جو کہ اکثر اس طرح ہے۔ کہ اول سچ مچ کے پیڑے اور انار کے دانے اپنے سامنے رکھ لیتا ہے سب آنکھیں بند کرکے پوجا کرتا ہے تو دھیانی ہو جاتا ہے یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے سب ہی بہت چیزیں منگوالی ہیں مگر وہ چیزیں پیڑے کی پیالی بڑی ہیں سب ایک سی ہیں۔ تب کچھ انار کے دانے اور ایک دو پیڑے خیالی اٹھا کر دھیانی ہو گیا [illegible] ہے جب کچھ دیر بعد آنکھ کھولتا ہے تو انار کے دانے اور پیڑے سچ مچ گم ہو جاتے

ہیں اگر تم اس سادھن کو اس طرح صرف مشق کے واسطے پورا کرو کہ شیر یا سانپ کی تصویر اصلی کا دھیان کرو جس دن تصور ٹھیک جم گیا۔ تم مارے خوف کے ڈر جاؤ گے اور ایک دم خوف زدہ ہو کر آنکھ کھولدو گے ؂



اُورا کسی شئے میں داخل ہونا

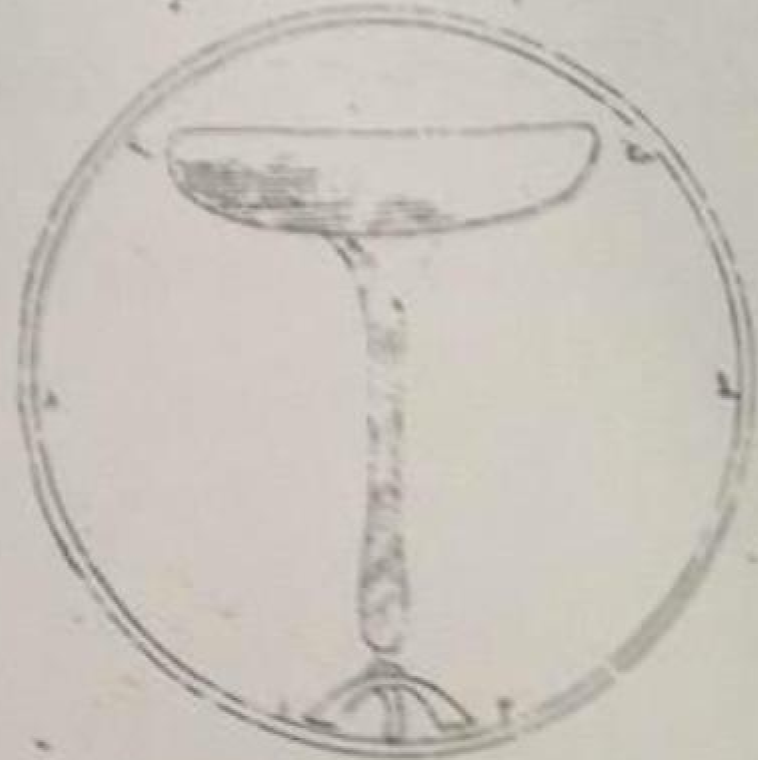
کمہار سے مٹی کا کچا گھڑا لے آؤ اور کسی باغ یا ایکانت جگہ میں کسی درخت کے ساتھ اس کو اس طرح باندھو کہ منہ اس کا نیچے رہے اور زمین سے دو گز اونچا ہو اور تم اس گھڑے سے پانچ گز کے فاصلے پر کھڑے رہو اس کی طرف ٹکٹکی جما کر اور

اس میں مرکز خاص قائم کر کے دیکھنا شروع کرو اور ہاتھ لمبے کر کے اس کی طرف دیر تک کئے رہو خیال کرو کہ تمہارا اُورا یا تمہاری مقناطیس اس میں بھری جا رہی ہے کہ وہ تمہارے پاس آ جاوے اگر محنت کام کرو گے ایک ہفتہ میں ضرور گھڑا تمہاری آنکھوں کے سامنے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر نظر آویگا اسوقت تم زور سے ایک ڈنڈا گھڑے کو اس غرض سے مارو کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے چند روز میں بیشک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیگا اگر اس سادھن کو پورا حال حب یا موہنی میں اول دیکھ لو۔ پھر فوراً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اسوقت یہ عجوبہ اور نہایت آسان مشق کرو ایک چوکی پر بازار سے پختہ مٹی کا گھڑا لے کر رکھو اور ایک بند اور سنسان مکان میں بیٹھکر اس پر اس طرح ہاتھ رکھو کہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر آوے اور گھڑے پر بہت زور نہ پڑے تب یہ



خیال کرنا شروع کرو کہ تمہارا اُورا ہاتھوں سے نکل کر گھڑے میں جمع ہو رہا ہے اور اس کو دائیں سے بائیں طرف بڑے زور سے پھرا دیگا آنکھیں بند کر دو اگر مکان سے کوئی آواز آتی ہے تو روئی کان میں دیکر سننے کا راستہ بند کر دو تمہارے مصمم پھرنے کا ارادہ ہوتے ہی گھڑا چلے آہستہ آہستہ اور پھر نہایت زور سے پھریگا پھر یہ خیال کرو کہ میرا اُورا اسکو اُلٹا یعنی بائیں سے دائیں پھیرے

توگھڑا فوراً اسی طرح پھرنا شروع ہوگا اگر اس مشق کو زیادہ بڑھاؤگے تو گھڑا پہلے
صرف ہاتھوں سے اور پھر سوئی کے چھونے سے اور بعد کو تاگا باندھ کر دور بیٹھے
رہنے سے پھرتا رہے گا اگر ایک سال تک پوری مشق کرو تو تم بغیر تاگے کے
دور رکھے ہوئے گھڑے کو پھرا سکتے ہو خواہ اسپر ایک آدمی بھی بیٹھا ہو پھر کھلے
میدان میں ہزاروں کے سامنے کرشمہ دکھلایا جا سکتا ہے بعض وقت اور ا
کے زیادہ پھر جانے سے گھڑا ٹوٹ جاتا ہے اور جاہل خوف زدہ ہوکر بھاگتے ہیں
جب یہ سب عقدے حل کر لوگے تو آواہن یا حاضرات ارواح میں پہلے دن ہی
کامیابی ہو جاوے گی عالم ارواح کی کیفیت معلوم ہوگی درمیان میں چوکی رکھکر
گرداگرد اس کے بیٹھو اور تم میں جو صاحب لائق عامل ہووے اپنے



معمول کو بیہوش کرکے اسکو حکم کریں کہ اس چوکی کو ہاتھ لگا کر اس روح کا نام
لکھتی ابھر دے پس ایک دو دن میں چوکی تیار ہو جاوے گی اور [illegible] چوکی
پہلے ہی دن دو میں آنے لگ جاوے گی اگر تمہارے شہر میں [illegible] سوسائٹی میں چوکی [illegible]

عامل کامل ابھی نہیں ہے تو یہ چوکی [illegible] بھری تھولی نہایت
خوبصورت گول سا [illegible] ہوگی مصنف کتاب [illegible]
جناب سے [illegible] معمول [illegible] ہے تم اس طرح ہاتھوں کو
رکھو کہ ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ سے چھوتا رہے اور ہر ایک کے
ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ہے [illegible]
مکان کے اندر [illegible] ہوتا ہے اب ایک [illegible]
اپنے آسنوں پر ٹھیک [illegible] سانس کا
نکالنا منع ہے کرو [illegible]
آجاتی ہے اس وقت سب کے سب خیال [illegible]
بلانے والی روح [illegible] خیال [illegible] قوت ارادی کے [illegible]
پانی [illegible] اور جب آجاوے [illegible]
خیال کرو کہ روح آگئی ہے تم اس سے اس طرح سوال پوچھنے شروع کرو کہ روح
آگئی ہے تو فلاں حرکت کے [illegible]
مسلمان کی ہے تو [illegible]
کہ اگر روح آگئی ہے تو کسی [illegible]
معمول آتی [illegible] بیہوش کر دے گی [illegible]
کرو گے جوابات ٹھیک [illegible]
گے خفیہ راز [illegible] ہو سکتے ہیں

موت کی خبر

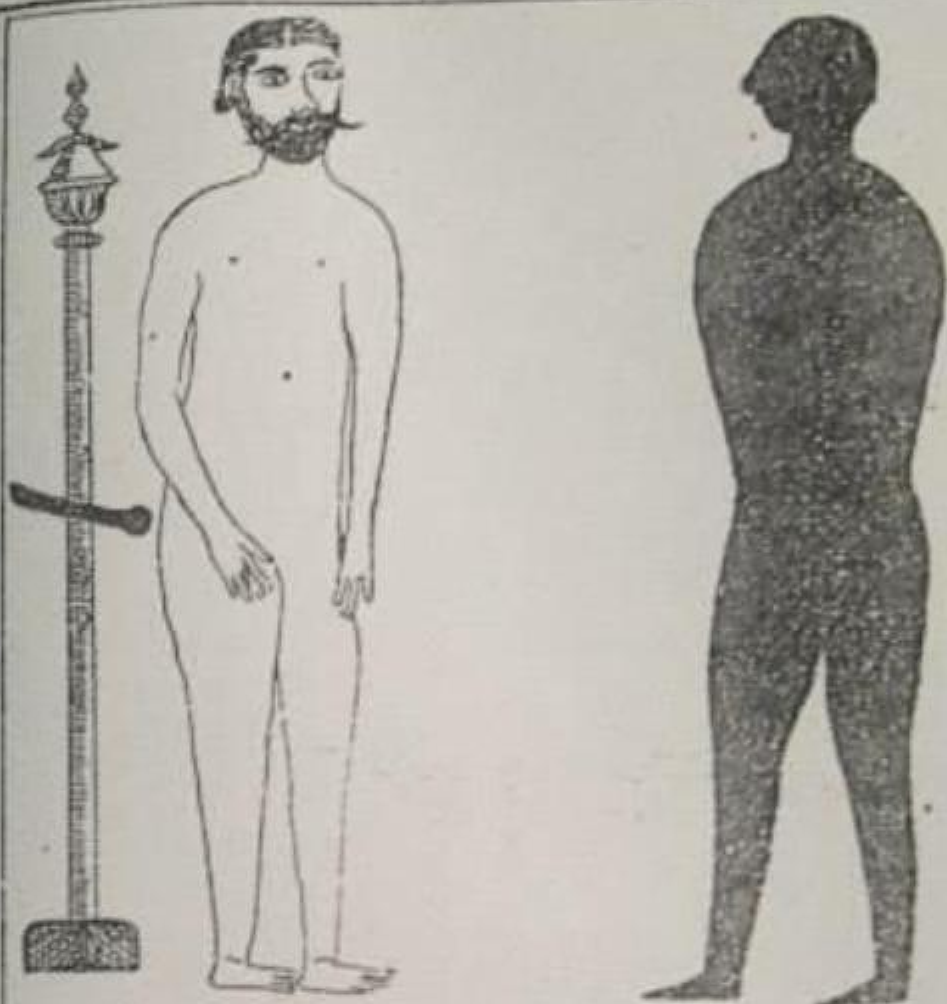
[illegible]
[illegible]

کرتے ہیں کہ آج ہم نے فلاں وقت شریر چھوڑنا ہے اور بیشک ٹھیک وقت مقررہ پر شریر تیاگتے ہیں مگر دو سال ایک برس یا چھ ماہ پہلے ہی پتہ لگا دینا کہ فلاں وقت اور فلاں دن میں مرجاؤں گا۔ عجیب و غریب اور کچھ ابھیاس اور مہاتما پنے کا کام ہے پشاور کے ضلع بمقام ہوتی میں ایک سادھو کرم سنگھ جی رہتے ہیں پہلے آپ پلٹن میں نوکر تھے مگر ست سنگ اور گورو کامل پانے کے سبب نوکری چھوڑ کر فقیر ہوگئے شہر کے باہر ایک گپھا میں رہکر بھجن اور یوگ ابھیاس کرنا شروع کیا آخر جنگل میں منگل کر دیا سدابرت جاری ہوگئے سینکڑوں، سکھ اور سیوک بنے مرید بن گئے مکان عالی شان تعمیر ہوگئے ابھیاس میں خلل دیکھ کر مہاتما جی نے ایک دوسرے جنگل میں گپھا تلاش کر لی اور ابھیاس کرنا شروع کیا اور اپنے ایک لائق چیلے کو تمام بھنڈارہ وغیرہ کے کام پر مقرر کر دیا۔ اس مہاتما نے مشہور کیا تھا کہ میں فلاں دن اور فلاں وقت شریر چھوڑ دونگا۔ پس سینکڑوں کی آنکھیں اس عجیب کرشمہ کو دیکھنے کیلئے اُدھر پھر گئیں علاقہ بھر میں اسی بات کا چرچا ہونے لگا عورتیں گیت بنا بنا کر گانے لگیں، اور مہاتما جی کے اس معجزہ آخری پر آفرین آفرین کرنے لگیں پس عرصہ میں پہلے سے ہزار گنا زیادہ مکان کی آبادی ہوگئی ہر روز نئے جتھے ہندوں کے آنے اور جانے سے میلہ لگ گیا افسوس کہ جب چند دن باقی رہ گئے اور خلقت کا ہجوم بیشمار ہوگیا تھا تو اس وقت مہاتما جی نے فرمایا کہ ابھی ہماری زندگی بہت ہے اور میں عرصہ تک جیتا رہونگا لوگ متعجب ہوئے۔ ناظرین یہ غلطی صرف اس لئے ہوئی کہ کامل گیان یا موت کی خبر دینے کے لئے کوئی خاص سادھن مہاتما جی نے نہ کیا تھا جو کچھ کہا دل کے صاف ہونے کے سبب جو کچھ آئینہ دل میں دیکھا کہدیا اور عام صوفیوں کے بغیر یوگیوں کو اشارہ کنارہ ہی ہوتا ہے علم تصوف اور ابھیاس خاص کے کرنے میں صرف اتنا فرق ہے کہ علم تصوف کا عامل پاک دل اور سچا خدا پرست ہوتا ہے اور ابھیاس خاص یا سدھی میں ایسا ہونے کے

بغیر بھی کام چل سکتا ہے جب یا موہنی اور راجا ٹن وغیرہ وغیرہ کے عامل خراب اور بدخیال کے عموماً ہوتے ہیں مگر سب سے ضروری اور ابھیاس کے گھر کا گر بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ ابھیاس خاص والے کوئی اعلیٰ ترقی نہیں کر سکتے بلکہ دن بدن اپنی طاقت کو کھو جاتے ہیں اور خزانہ کم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی طاقت لامحدود ہرگز یقینی طور پر مان نہیں سکتے اور ہر صوفی یا علم تصوف کے عامل اپنی طاقت لامحدود مان کر اگلا نکلا ہوا پانی خرچ کرڈالتے ہیں اور پانی اُنکی کوشش کے بغیر نکلتا آتا ہے اگر تم صوفی کامل بننا نہیں چاہتے یا بننے کی طاقت نہیں رکھتے تو کیا ہوا بیشک ابھیاس خاص کئے جاؤ آہستہ آہستہ سب کچھ ہو جائیگا اب چھ یا برس یا ہمزاد کا قاعدہ درج کیا جاتا ہے کہ جس کے ابھیاس کرنے سے ہم نے اشتہار دیا ہوا ہے کہ ہم اپنے موت کے وقت کو بہت عرصہ پہلے بیان کر دینگے ٭

بوقت رات کے نو بجے ایک ایسے مکان میں جس میں کوئی دوسری شئے نہ رکھی ہو اور جس کے پاس کسی قسم کا شور و غل نہ ہو تم اُس کے اندر جاؤ اور دروازہ باہر کا بند کر دو تاکہ بالکل اکیلے ہو اب کپڑے سب اُتار ڈالو۔ یہاں تک کہ بالکل الف ننگے ہو جاؤ۔ جنوب کی طرف منہ اور شمال کی طرف پشت کرو اور دیوار سے اتنے فاصلے پر کھڑے رہو کہ چراغ پشت کے پیچھے رکھنے سے تمہارا پورا سایہ دیوار پر پڑے۔ اور پشت پیچھے چراغ کو بھی ٹھیک موقعہ پر جا کر رکھو۔ اگر مکان کشادہ ہو تو دیوار پر سایہ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ زمین پر اپنا پورا سایہ ڈالو ٭

دیکھو تصویر صفحہ ۲۳



عامل ٹکٹکی باندھکر اپنے سایہ کی طرف دیکھنا شروع کرے یہاں تک کہ ٹکٹکی کے مرکز کنشٹھ کی جگہ سورج کی تیز روشنی کیطرح چمکنے لگے برابر ایک گھنٹہ تک دیکھنے کے بعد سائے سے نظر دائیں یا بائیں کر دیوے اس طرح لایق عامل کو تین دن کے اندر ہی اندر ویراٹ کا درشن ہو جاویگا اول ہی اول کمزور دل عامل ضرور سروپ کے تیز چمکار سے ڈرنے لگتے ہیں اور اس نئے عجیب کرشمہ کو دیکھکر گھبراتے ہیں مگر واضح ہو کہ دیوتے کبھی کسی کو تکلیف و رنج نہیں دیا کرتے بوقت عمل جس منتر کا جپ کرنا ہے نیچے لکھتے ہیں چاہیے کہ ایک مالا عامل بوقت عمل ایک گھنٹہ تک ضرور کرے ایک ماہ کے بعد جب پورا اور استھول یعنی مجسم شکل کا درشن ہونے لگے تو اس وقت مالا ہاتھ میں لینے کی کوئی ضرورت نہیں صرف اس منتر کا

دھیان کرنا ہوگا یعنے یہ منتر جو ویراٹ کے آواہن یا بلانے کا ہے اُس کے ارتھوں کا خیال کرتے ہوئے ٹکٹکی باندھنا ہوگا ؂

منتر۔ اوم ہرینگ پرم برہم ٹھتن نمہ

اس منتر میں ہرینگ مول یا اصل ہے باقی سب ادب اور صرف تشریح ہے ہرینگ کہتے وقت ضرور دھیان کرنا ہوگا۔ نقالوں کیوڑے بازوں نے جو کچھ لوگوں کو تعلیم دی تصاویر بنوائے کبھی ترقی نہ کر سکینگے اگر کچھ کیا تو دکھلاویں کہ اب تک خود کیا کیا اور شاگردوں کو کیا بخشا۔

جس طرح ہم لکھ رہے ہیں کرنا شروع کرو جہاں ذرا اٹکاؤ معلوم ہونے لگے تمہاری ترقی کا ہمیشہ ذمہ وار مصنف کتاب موجود ہے جو سب کچھ سکھانے کو تیار ہے اس سے بذریعہ جوابی خط عقدہ حل کر لیا کرو۔

ایک ماہ تک ضرور دیوتا کی شکل تمہارے سامنے نہ آویگی۔ ہاں ایک ماہ بعد ہو بہو دیوتا کی شکل نظر آوے گی جس کا جسم سورج کی چمکار سے کئی گنا عمدہ چمکنے والا مگر شانتی بخش ہوگا۔ مختلف وقت مختلف رنگ بدلیگا مختلف اشارے کنایے کریگا مختلف وقت کئی اعضا کٹے ہوئے نظر آویگا جس دن ہمزاد کے دھڑ پر سر نہ ہو یعنی سر کٹا ہوا نظر آوے جان لو کہ برابر چھ ماہ بعد تم مر جاؤ گے ؂

ایک ہفتہ تک صرف مکان کے اندر ہی ادھر اُدھر دیکھ لیا کرو بعد ازاں جلدی جلدی باہر آ کر آکاس منڈل کی طرف دیکھنا ہوگا پھر ایک ماہ بعد صرف مکان کے اندر ہی ہمزاد کا دیکھنا ہوگا یہ کال گیان موت کی خبر دینے کی سادھن صرف چھ ماہ کی ہے اگر ایک سال تک یہ کرو گے سب مشکلیں آسان ہوں گی دو برس کرو گے جو چیز منگوانا چاہو گے چشم زدن میں اشیا حاضر ہوں گی اور عجیب عجیب طاقتیں تم میں سے پرگٹ ہوں گی تینوں زمانوں کا احوال تمکو معلوم ہوگا اگر تین برس تک

کرو گے برہم روپ ہو جاؤ گے یعنے نجات پاؤ گے۔ باقی حال حصہ دوم میں دیکھو ؎

شیوجی مہاراج جو اُس کے پروفیسر ہیں کہتے ہیں۔

شیو کہے سُن پاربتی چھایا پُرش کی بات ؎
تین برس کے ابھیاس سے برہم روپ ہو جات

عمل ہمزاد کا نیا طریقہ

ایک بڑا شیشہ یعنے آئینہ سامنے رکھو۔ اور اُسکی طرف دیکھو اور عکس کے گلے کو مرکز مان کر ٹکٹکی جما کے رکھو اور جب آدھ گھنٹہ گذر جایا کرے فوراً نظر اٹھا کر یکدم آسمان صاف کی طرف دیکھا کرو۔ وہاں ویراٹ نظر آوینگے اور چند ہفتہ میں آپکی شکل کا دوسرا آدمی آپکے سامنے دست بستہ کھڑا ہوگا۔ اور صرف اشارہ کا منتظر ہوگا۔ جو چاہو کرا لو۔ آہا کیا صرف ایک عمل کرکے حل کرنے سے کیا کیا عجائبات دیکھو گے اور چشم زدن میں ہر مشکل حل کر سکتے ہو۔ موکل موجود ہے ؎

چور کا پکڑنا

یہ بیشک عجیب بات مگر نہایت آسان اور بہت جلد ہو جانیوالی ہے۔ تم رات کو کسی تنہائی میں اپنا بستر بچھاؤ رات کے وقت جب سب سو جاویں تو تم قلب کو یکسو کرکے بیٹھو جب نیند بہت آنے لگے اور آنکھ خود بخود ملنے لگے تو اونچی آواز سے اپنے آپ کو بلا کر کہو کہ فلاں وقت جاگنا ہوگا یہ آواز تمہارے کان سے گذر کر تمہارے دماغ میں اپنا چن یا نشان بنائے گی اور دماغی ودلی آوا کو اسی خیال سے پر کر دے گی کہ فلاں وقت جاگنا ہے چند دن میں ضرور تم کامیاب ہو جاؤ گے اگر وقت ۲ بجے پر ۲۰ منٹ اور ۵ سکینڈ کا کہو گے۔ عین اسی وقت آنکھ کھلے گی جب

یہ مشق ٹھیک اور بالکل درست معلوم ہونے لگے تو تم یہ خیال کرکے سویا کرو کہ میرے گھر کہ فلاں آدمی جس وقت جاگے میں اُس سے دس منٹ پہلے یا بعد جاگوں پس چند دن میں یہ بھی سادھن پوری کرلو گے پھر اس خیال میں سو جایا کرو کہ میرے گھر سے جس وقت کوئی کروٹ بدلے مجھے جاگ مل جاوے یہ بھی جلد ہو جاویگا اب جس رات کو خطرہ ہو یا ہر رات کو اس خیال میں یکسو قلب ہو کر سویا کرو کہ جب کوئی شخص ہمیں نقصان پہنچانیکے لئے یا ہماری چوری کرنے کیلئے گھر میں گھُسے یا گھر کے پاس آوے ہم بیدار ہو جاویں یقین جانوں فوراً ایک لمحت جاگ ملیگی اور آنکھ کھلتے ہی چور پر نگاہ پڑے گی ہم نے لکھدیا عمل کرنا آپ نے ہے ہماری کتابوں سے جس عمل کو کرو گے اُس کے پورا ہونے کے ذمہ وار ہم ہیں محنت تمہاری اور سکھانا ہمارا ذمہ ؎

نرک وسورگ کا درشن

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی آنکھوں سے بہشت اور دوزخ کو اب ہی دیکھ سکو اگر شوق ہے اور محنت کرنیکے ارادہ ہے سو تیار ہو جاؤ اور آج ہی سے مشق شروع کرو ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دریائے جہلم کے کنارے ایک گھاٹ پر چند لڑکے جھگڑ پرانایام کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سادھو صاحب اجنبی آوارد ہوئے لڑکوں نے بعد اپنا کام کرنے کے پرنام کیا سادھو جی نے پوچھا کہ کیا کرتے ہو لڑکے کہنے لگے مہاراج پرانایام کرتے ہیں تب مہاتما نے کہا کہ ایک لڑکا میرے سامنے بیٹھکر پرانایام کرے جب لڑکا کرنے لگا اور دم اوپر چڑھایا تو سادھو صاحب نے اسکے سر کو ہاتھ لگایا اور اٹھا کر دریا میں پھینک دیا اور کچھ مدت اسکے کانین بیچارہ دس منٹ تک پانی کی تہ میں رہا پھر مہاتما نے اُس کو نکال لیا اور آواز دیکر کہا اتھو لڑکا بیدار ہوا اور بڑا افسوس کرنے لگا کہ آپ نے مجھے کیوں جگایا میں اپنے

ندیوں کی سیر کرتا رہا تھا پھر بڑے بڑے بزرگوں سے ملا جو وادیا گریت اور بھتا تے تھے میرے خیال میں دو برس کا عرصہ اس نظارہ کو دیکھتے دیکھتے گذر گیا کیونکہ بسا کبھی سوہی دیوالی اور موسموں کی تبدیلیاں میں نے دو دفعہ دیکھیں اور رات کو سویا جاگا اور سورگ کے دیکھنے میں بھی دو برس خرچ ہوئے یہ بھید یا تھوڑا وقت دس منٹ کا چار سال کیونکر بنگیا اگلے حصوں میں پڑھو گے ہاں درشن کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نہایت گہرے تالاب کے کنارے چند لڑکوں کو لے جاؤ اور ان کے کانوں میں روئی دیدو ان کو عین کنارے پر لے آؤ جس مکان عجوبہ یا فرنٹ سورگ اور خدا کا دیدار چاہیں ان کے مغز اور کان کے نزدیک پاس کے اور لڑکے کو کہو کہ جس چیز کو دیکھنا ہے اس کا دھیان پختہ کر اسی خیال میں تم اسکو دھکا دیکر گرا دو اور وہ بغیر کسی حرکت کے پانی میں بیٹھ جاوے اور اپنا خیال رکھے پس فوراً العینہ وہی تماشہ و نظارہ ہو بہو دیکھیگا۔ ہم ہمیشہ لوگوں کو دکھلاتے رہتے ہیں ۔

خواب دینا

بسوا متر رشی نے ہزار دس برس تپ کیا اور جودھیا شہر کے ایک باغیچہ میں جاکر رات کو راجہ ہری چند ست وادی کو سپنا دیا کہ میں نے اپنا سب کچھ ایک بوڑھے برہمن کو دیدیا اور اس وقت بسوا متر باغ میں وہی شکل بنائے ہوئے تھا دور و نزدیک کے ہمارے پیارے دوستوں و شاگردوں تمہیں ہزاروں برس تک ابھیاس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ابھیاس خاص کے ذریعہ یہ کام تم چند روز میں کر سکو گے اگر مستقل مزاج ہو تو ہم سب کنجیاں بھی آپکے حوالے کردیں گے۔

جسکو خواب دینا ہے اگر اسکی فوٹو کی تصویر ملجاوے تو بہت خوب کیونکہ تصویر ملنے سے کامیابی جلد ہوتی ہے اور اس شخص کو دیکھکر بعد تصور جانے میں کامیابی درجہ

وہم پر ہو جاتی ہے کیونکہ صوفیوں کے بغیر باقی عامل ناواقفوں سے پوری طرح تصور نہیں جم سکتا تیسری حالت میں لائق مسمریزم کے سوا پوری کامیابی ہونی ہی مشکل ہے یعنی صرف مطلوب کے نام پر اور اکاس میں چاروں طرف یا اس کے گھر کی طرف پھینکنا ہاں اگر مطلوب کا مستعملہ کپڑا یا سر کے بال ملجاویں تو اچھی طرح مطلب حاصل ہو سکتا ہے اپنا کام آپ خود تو کر ہی سکتے ہیں ہاں اگر کسی استاد کامل کے سپرد یہ کام کرو گے تو وہ بھی تمہارا کام پورا کر دینگے کئی خطوط چلے اشتہار نکلے اخبارات میں مضامین حب یا موہنی یعنی تسخیر کی بابت شایع ہوتے ساتھ ہی کیمیا پر حملہ ہوئے اس کے جواب میں خریدار ناواقفوں کی طرف سے جواب شایع ہوئے۔ بلکہ خاص پیسہ اخبار لاہور میں شایع ہوتے رہے کہ عمل تسخیر و کیمیا دنیا میں نایاب اسکا متلاشی وہمی اور دیوانہ ہے ہم اس چھوٹی عقل پر ہنستے تھے اس کے بعد کسی نے چھپوایا بھی کہ یہ دونوں چیزیں نایاب نہیں مگر نایاب ہیں ہزاروں آپکے کرنیوالے موجود ہیں سب کے واسطے نہیں جس نے شوق سے پہلے عمل تسخیر چاہا ہے میں مفتی اسکو سکھاؤں گا اسپر ہمارے مہربان دوست جناب منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے خواہش ظاہر کی کہ عامل صاحب ہم کو بھی دکھلاویں اور جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کے پہلے نمبر میں عامل صاحب سے التجا کی خواہ عامل تسخیر کا نام بھی نہ جانتا ہو اور یونہی مشہوری کے لئے چھپوایا ہو کہ اس طرح پردہ بھی فاش نہ ہوگا اور مشہوری بھی ہوگی ہمارے سامنے دنیا کا آئینہ موجود ہے جس میں ہم سب کچھ دیکھ سکتے ہیں خواہ کوئی کتنے گھوڑے مارے ہم کو معلوم ہو رہے ہیں۔ اخباروں کے خریدار بیچارے بے یقین تو خود ہی ہوئے کیونکہ دوسرے تیسرے ماہ کوئی نہ کوئی گھوڑے باز اشتہار چھپوا دیتا ہے کہ میں حب یا موہنی کا عمل جانتا ہوں اور عمدہ تعویذ رکھتا ہوں عجوبہ اشیاء میرے پاس ہیں وغیرہ وغیرہ لوگ انکو روپیہ بھیج بھیج کر اور ان کو بے اثر پا کر یقین کو کھو بیٹھتے ہیں ہم

نے حصہ دوم میں جو آسان اور اعجوبہ قاعدہ موہنی کا لکھا ہے اُس کو غور سے پڑھو۔ اور آزماؤ۔

تم مطلوب کا تصور جماکر اور اُسکے گھر کی طرف منہ کرکے اُسکو پکڑو یعنی نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے آنکھیں بند کرکے اُسکو جلدی جلدی دیکھو اور یہ عمل دو وقت کرو تین بجے صبح یا نو بجے رات کے عمل کرنے کا اچھا وقت ہے آنکھیں بند کرکے یہی خیال کرو جہاں وہ سویا ہے تم اُس کے پاس کھڑے ہو اور اُس کی آنکھوں اور دماغ کے رستہ بذریعہ پاسوں کے اپنی خواب کے خیال کی بھری ہوئی مقناطیس داخل کر رہے ہو اگر ایک رات میں دو دفعہ کروگے تو امید کہ پہلی ہی رات کو ضرور اسکو تمہارا سپنا آویگا خواہ ایک دو راتوں کا خواب اسکو یاد نہ رہے مگر تیسرے چوتھے دن کا خواب تمام دن اُسکو یاد رہیگا اور تمہارے مطلب کا رہنما ہوگا۔

ترقی کرتے جاؤ واقعات عجوبہ دیکھوگے +

بیمہ کمپنی ہندوستان

اگر تم پہلے ویراٹ یا ہمزاد کا عمل چھ ماہ محنت کرکے پورا کرلوگے تو پھر اس ہماری تحریر کو پڑھنے سے پورا لطف اٹھاؤگے۔ جس طرح ہمزاد کا عمل پورا کرکے ہم نے بذریعہ اشتہاروں اور اخباروں کے یہ مشتہر کیا تھا کہ میں نے جس دن مرجانا ہوا چھ ماہ پیشتر ملک بھر میں خبر کرونگا کہ فلاں تاریخ اور فلاں دن کو میں مرجاؤنگا اس طرح تم بھی موت کا احوال معلوم کرنیکے علاوہ اپنی علیحدہ بیمہ کمپنی بنا سکتے ہو دنیا بھر کے جن جن لوگوں کی فوٹو کی تصویریں تمہارے پاس موجود ہونگی تم ان سب کا احوال موت و دکھ سکھ کا کہہ سکوگے قاعدہ یوں ہے کہ جائے مخصوص میں تم ہمزاد کے قواعد کے مطابق آسن جماکر اس پر بیٹھو اور سامنے نظر کے وہ فوٹو کی تصویر رکھو ویراٹ کی طرح اس کے گلے کے کنٹھ کی جگہ پر نظر جماؤ جب ایک گھنٹہ

تک دیکھو جو جیسی حالت کہ ویراٹ میں ہوا کرتی ہے ہوجاوے تو ایک دفعہ نظر اٹھا کر اس فوٹو کی تصویر کے ہمزاد کو دیکھو اگر اس کا سر کٹا ہوا ہے تو سمجھو وہ بعد مر جاوے گا حصہ دوم میں مفصل حالات پر حصہ سوم ہے کہ اس قسم کی ایک عجوبہ والی کہانی اب بھی موجود ہے +

بھوت ودیا

دنیا کا عجب حال ہے پرانے خیال کے لوگ مسمریزم کو جو پارسی کہتے ہیں نئے خیال والے بھوت ودیا۔ مسان۔ منتر جنتر بگتی وغیرہ کو وہم خیال کرتے ہیں مگر مطلق جاہلوں کا فرقہ وہ ہے جو دونوں کو نہیں مانتا ہے وہ ان سب کو شیطنت کہتے ہیں جاہل پارٹی یا تعصب والی ہیں علاوہ کچھ نہیں پرانے خیال والے جو ہیں وہ تعصب کے بھرے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ یوروپین یا قدیمی علم نہیں اب کا نکلا ہوا ہے پرانے گرنتھوں میں اسکا ذکر نہیں ہے مگر جب ثبوت ہوا کہ ایسے موجود ہیں کہ ان کی ہی قدیمی کتب سے مسمریزم قدیمی علم ثابت ہوتا ہے تو وہ اسی طرح اپنے مذہب کا کھنڈن کرتے ہیں اپنی پاک کتب پانے کی قدامت کم کرتے ہیں کیونکہ کسی ایک علم کا ان کی کتاب میں نہ ہونا ان کی خدا کی محدود تعلیم کو ظاہر کرتا ہے یعنی خدا اس علم کو نہ جانتا تھا اب کے نوجوانوں نے لکھا ہمارا آریہ دھرم ایک فن ذی سنیاسی کے ساتھ اسی بات پر مباحثہ ہوا پہلے پہل خوب بحث کیا۔ مگر آخر کو قبول کیا مسمریزم سچا اور قدیمی علم ہے تیسری پارٹی جو نئے خیال کی ہے وہ بھوت ودیا مسان منتر جنتر بگتی کو اس لئے نہیں مانتے کہ کمال انکو دکھائی نہیں پڑتا بعض اشیاء کو پرانے خیال والے اب بھی چھپا کرتے ہیں جس سے ان اشیاء یا عملیات کی عزت کم ہوتی جاتی ہے اور کئی ایک دھوکہ باز لوگ پرانے ہی عملیات کی نقلیں کرکے اور صاف دھوکہ دیکر چلے جاتے ہیں جس سے

اصلی عاملوں اور عملیات کا بدنام ہونا لازمی امر ہے پس نئے خیال کے لوگ بھی سچے ہوتے۔ پنڈت رامدس صاحب بھوت ودیا کے عامل مشہور ہیں اور وہ شمالی ہندوستان میں مقام ایبٹ آباد میں رہتے ہیں جن صاحب کو اعلیٰ ترقی اس کام میں کرنے کا شوق ہے وہ ہم سے یا پنڈت رامداس صاحب سے خط و کتابت کر کے پورا طریقہ بتلا وینگے پنڈت رامداس صاحب نے ایک دفعہ ایک عورت کی چڑیل نکالی چڑیل نے آواز دی کہ پنڈت صاحب میں یہاں سے نکلکر آپ کی خدمت میں رہنا چاہتی ہوں پنڈت صاحب نے منظور کیا تب چڑیل نکلکر پاس آگئی تمام خلقت گواہ ہے کہ پنڈت صاحب نے اُس چڑیل کے ذریعہ کیا کیا کرشمے لوگوں کو دکھلائے جس مرد یا عورت کو اپنے مکان پر بلوانا چاہا چڑیل کو کہا وہ اشارہ کے کرتے ہی جا کر اُس میں پرویش کر گئی یعنی چمٹ گئی دوسرا حصہ خزانہ کرامات دیکھیں یا مصنف سے احوال معلوم کر لیویں جو جوابی خط آنے پر ہر بات کا جواب یا نسخے اور ہر مطلب تمہارے مدعا کے مطابق دیگا ۞

آگ سے گذرنا

جہاں جاتے پری زادوں کے پر جلتے ہیں دہشت سے
تعجب کہ اسی آتش سے آدم زاد گذرے ہے

میرے پیارے علم سحر یزم کے شوقینو! تم کیا سمجھے ہو۔ کیا آگ سے گذرنا ممکن نہیں ہے خیر تم مسمریزم کامل نہیں ہو کہ خود بخود سمجھ سکو۔ آؤ ہم دکھلاویں دنیا کے کئی حصوں میں کئی قومیں ہیں جو مذہبی پیرایہ میں آگ پر کبھی کبھی چلتے ہیں تین سال کا عرصہ ہوا ہوگا کہ شہر بنارس میں دکھن کے دو پنڈت صاحبان آئے وہ ہر روز صبح کو ہون کرتے تھے اور جب ہزاروں کی تعداد تماشبینی کیواسطے ہو جاتی تھی تو وہ انگار آگ کے کوئلوں پر چلتے تھے اُن کے دیکھنے کیواسطے ہندوستان

کے ہر حصہ کے آدمی گئے تھے اور وقت مقررہ پر تمام عہدہ داران سرکاری آ جمع ہوتے تھے بیگموں اور رفیقوں پر چہ سکر شہر کے لالہ بابو اور تمام رؤسا آ موجود ہوتے تھے ڈپٹی کمشنر اور یورپین ڈاکٹر اصلیت کو پرکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ جب پنڈت صاحبان چل چکتے تو ڈاکٹر صاحب آگے پاؤں کو ہاتھ لگاتے کہ گرم ہیں یا سرد اور دیکھتے جل گئے ہیں یا نہیں بغیر صوفیوں مسمریزروں اور کامل یوگیوں کے جتنے لوگ تھے منہ میں انگلیاں ڈالتے تھے کہ یہ کیا عقیدہ و عجوبہ بات ہے جو جل نہیں ہو سکتا۔ سب کے سب کہتے تھے کہ آگ اولیاؤں۔ ولیوں۔ پیغمبروں تغیر نہیں رہ سکتی خواہ کچھ ہی کرو جو اس کا گن ہے ہمیشہ اُس میں موجود رہیگا۔ اس آگ سے سانپ کوسوں بھاگتی ہیں۔ جن بھوت۔ ڈاکنی۔ شاکنی چڑیل۔ بلا۔ بخش دیو اس کے نزدیک تک نہیں آتے جنگل میں رہنے والے مہا تمارات کو اس کو جلا دیتے ہیں کہ ریچھ شیر چیتا۔ بھیڑیا وغیرہ دور بھاگ جاویں ۞

جادو کی انگوٹھی

بازار سے بجلی کا مصالحہ لیکر بازار سے خوبصورت انگوٹھیاں خرید کر ان میں بھرا جاتا ہے یہ انگوٹھی حاضرات کا کام دیتی ہے جس کسی نے اپنے مرے ہوئے بزرگوں کی زیارت کرنی ہو اس میں دیکھنے سے درشن ہو جاتا ہے اگر زیادہ مشق کیجاوے تو ہر مرض کا علاج اس سے ہو سکتا ہے بزرگوں کے درشن ہو سکتے ہیں پیغمبروں اوتاروں راجہ اندر رامچندر جی ہنومان جی حضرت سلیمان بمعہ پریوں کے وغیرہ وغیرہ نظر آتے ہیں دوزخ اور بہشت میں تمہارے اپنے شہر کے باشندے پڑے ہوئے نظر آوینگے مصالحہ تیار کر کے خواہ اپنے استعمال میں لاؤ یا فروخت کرو آپکی مرضی پر منحصر ہے یہ بتلا دینا کہ میرا فلاں دوست یا عزیز کلکتہ یا لاہور میں کس وقت کیا کر رہا ہے اِسکے آگے کوئی مشکل نہیں خواہ تار دیکر دریافت بھی کر لینا اسکا

اوتاروں، رشیوں، منیوں، اللہ مستغرقوں، اور دیوی، دیوتاؤں کو بھی بلا سکے

مصالحہ تیسرے حصہ میں لکھا ہوا ہے۔

دائرہ بھرنا

سرسوں کے تیل میں کاجل یا سیاہی خالص کو خوب کھرل کرو۔ یہاں تک کہ ایک ذات ہو پھر کانسی کے ایک کٹورے میں اندر درمیان میں اُس سیاہی سے ایک روپے کے برابر نشان قایم کرو پھر اُس کٹورے میں پانی نہایت صاف وشفاف بھر دو اور ایک علیحدہ مکان میں جہاں سوائے عامل معمول اور سوال پوچھنے والے کے اور کوئی نہ ہو چل بیٹھو سایل نے جو جو سوال پوچھنے ہوں تم پہلے سب کو کاغذ پر لکھ لو۔ کیونکہ اس وقت سایل کا بولنا بند ہے پھر تم اپنے معمول یا کسی نئے لڑکے لڑکی یا عورت کو کٹورہ کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھنے کا حکم دو اور اُس کو کہو کہ سیاہی میں مرکز قایم کرکے دیکھنا شروع کرے آپ اُس کی بائیں آنکھ کے ذریعہ مقناطیس بھرنی شروع کرو اور خواہش کرو کہ حالت روشنضمیری یا چیتن سمادھی میں ہو جاوے اور ہمارے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیوے۔ تم معمول کو کہو کہ پہلے پہل تم کو ایک میدان نظر آیا ہے اور بڑ کے درخت کے نیچے جن کھڑا ہوگا جو سوال تم اس سے پوچھوگے۔ وہ صحیح جواب زبان سے اشاروں سے اور لکھکر دیگا جب معمول کہے کہ میدان نظر آیا ہے اور بڑ کے درخت کے نیچے جن کھڑا ہے تو تم کہو کہ فلاں شے جو سایل کی گم ہو گئی ہے کس طرف گئی ہے وغیرہ وغیرہ سوال ہمیشہ ذرا ذرا اور مغز کرو کیونکہ اس طرح جواب نہایت ٹھیک ملتا ہے ہم خزانہ کرامات کے سب حصوں میں عجب عجیب خفیہ باتیں درج کرینگے اور ایسی باتیں بھی درج کرنے سے پہلوتہی نہ کرینگے جن کے ذریعہ ہم نے خود سینکڑوں روپیہ کمایا اور مشہور مصنفوں نے بتقص اور اپنے فائدہ کے لئے چھپایا تو اُسکی کنجی بھی آپ کے حوالے کرتے ہیں

سنبھال لو نیچے کی ٹیڑھی سطریں ہیں دیکھو

[illegible]

اسم اعظم

ہر شے یا جگہ میں دو طریق سے اثر پیدا ہو جاتا ہے اور ایک تیسری حالت ہے جس میں قدرتی اثر بھرا ہوا ہوتا ہے ایک چھوٹے سے گاؤں سے چند پھول بیچنے والی مالنیں ایک نزدیک کے شہر میں ہر روز پھول بیچنے کو آیا کرتی تھیں ایک دن ایک مالن جوان سے ذرا پہلے شہر میں آن پہنچی بوجہ کسی صبح سویرے کے تیوہار کے پھول بیچکر روانہ گاؤں کو ہوئی رستہ میں ایک چشمہ کے کنارے پر پانی پینے کی خاطر بیٹھ گئی اپنے پھولوں کی کھاری ایک درخت کے ساتھ الٹی کرکے اس لئے زور سے ماری کہ رہے سہے پھول گر پڑیں اور کھاری صاف ہو جاوے بہت سے پھول کھاری میں پھنس رہے تھے درخت کی جڑ میں ایک مٹی کے ٹیلے پر گر پڑے۔ اتنے میں باقی کی سب مالنیں آپہنچیں دل میں حیران ہوئیں کہ کیا سبب ہے کہ یہ آج سویرے ہی پھول بیچکر آگئی ہم ہر روز نہایت کوشش سے اپنے پھول فروخت کرکے رات کے وقت گھر واپس آیا کرتی ہیں ضرور اس کے پاس کوئی تعویذ ہوگا اسی خیال میں سب کی نگاہ درخت کی جڑ میں پڑی سب کی سب ایک دوسری کی طرف دیکھنے لگیں اور خیال کیا کہ درخت کی جڑ میں ضرور کوئی پرانی زیارت ہے اس نے اس پر پھول چڑھائے یہ مالن ضرور منت مان کر گئی ہوگی کہ اگر میرے پھول جلدی فروخت ہو گئے تو میں آکر یہاں پھول چڑھاؤنگی آؤ ہم بھی منت مانیں یہ صلاح کرکے سب نے

دل میں یقین کر لیا کہ اگر ہمارے پھول جاتے ہی فروخت ہو گئے تو ہم بھی سب آ کر پھول
چڑھا دینگی یہ کہکر شہر میں آئیں بوجہ تیوہار کے انکے پھول آتے ہی فروخت ہو گئے
وہ سب کی سب واپسی کیوقت اکٹھی ہو کر خوشی خوشی درخت کی جڑ کے پاس آئیں آداب
کیا اور پھول چڑہائے مسافروں نے اُن کو دیکھکر اُس جگہ کو سلام کرنا شروع کیا
مالنیں ہر روز ایسا ہی کرتیں کیونکہ اُن کے پھول فروخت ہو جاتے تھے سرخ رنگ
کے جھنڈے چڑھنے شروع ہوئے۔ پرشاد آنے لگے چراغ جلنے شروع ہوئے دور دور
شہرت ہو گئی لوگوں کی منتیں پوری ہونے لگیں یہ پہلا طریقہ ہے کہ جس سے یونہی
پڑی ہوئی شے یا جگہ میں اثر ہو جاتا ہے اور اُس پر یقین لانیوالوں کے دل میں
وہ اُور از زیادت سے اٹھکر جگہ بنا لیتا ہے اور اُنکے اندر کے اُور اکو اپنا ہم خیال بنا کر
پھول بکھواتا ہے لوگوں کی توجہ نگاہ اور دل پھول خریدنے پر کرتا ہے دوسرے
طریقہ سے اس طرح اثر بھرتا ہے جس طرح گنگا میں بھرا گیا ہے بھاگیرتھ نے تپسیا بے حد
کر کے اُس کا پھل گنگا کو بخشا یعنی اس جگہ کو ایسے طریق سے سراثر کیا اُس راستے
جو پانی جب بھی گذرے اُس میں یہ اثر پیدا ہو جاوے اسکے بعد اور کئی رشیوں اور
جیوں نے وہاں جب تپ کئے تپن کا ستوگن کا اور اب تک لگاتار ہے تک پھیلا
ہوا شانتی بخش ہے نمبر ۲ جو قدرتی اثر پہلے کا بھرا ہوتا ہے وہ شالگرام کی مورتی
میں موجود ہے صرف نگاہ کر کے [illegible] تک دیکھتے رہو آہستہ آہستہ دل یکسو اور آتمی
شانتی پاؤ گے ؛

اسم اعظم بہت ہیں مگر ہم اسوقت صرف رام جو اسم اعظم ہے بیان کر کے [illegible]
رام کا [illegible] نہایت موثر اور شانتی بخش اور [illegible]
کے طور پر [illegible] ہے تینوں طرح کے اس میں اثر موجود ہیں ایک قدرتی اثر
[illegible] کا بھرا ہوا ہے دوسرا [illegible] کروڑوں [illegible] ہیں کہ رام
[illegible] کے [illegible] ہے۔ نمبر ۳ [illegible] رشیوں سے اس کو

بر دیا کہ اسکو جپنے والا اپنا مدعا پا وے پس جس مطلب کے واسطے تم اس کی سادھن
کرو گے اگر اُس کے پورا ہونے میں ذرا بھی کسر ہو گی تو ذمہ وار ہم ہیں جو لوگ
کہا کرتے ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ ہمیں بتلائے جس سے دل قابو اور یکسو ہو جاوے
اور اس طریقہ کو استعمال کر کے جو کام ہم چاہیں ہو جاوے تو اب ذرا سامنے ہو جاویں
اور ہمارے اس بتلائے ہوئے طریق سے جس مطلب کو پورا کرنا چاہیں کر لیویں
سنو! پانی کے کنارے یا کسی ایکانت جگہ میں قلم۔ کاغذ۔ دوات۔ آسن اور خوشبودار
اشیاء مہیا کر لو سادھن کے دنوں میں گفتگو کسی کے ساتھ کرنی منع ہے خوراک کا
انتظام بھی پورا پورا کر لو صرف ایک وقت کھاؤ خواہ دو وقت مگر یہ ضروری
ہے کہ غذا لطیف ہو اگر دودھ چاول کھا سکو تو بہتر ہے ان ایام میں گرم خشک اور
بہت بادی اشیاء سے پرہیز چاہئے اور سرد و تر خوراک کا زیادہ استعمال رکھو یہ سادھن
چالیس دن کی ہو گی تم شمال کی طرف پشت اور جنوب کی طرف منہ کر کے آسن پر
بیٹھ جاؤ کاغذ پر اول پنسل سے خانے بنا لو اور بعد کو یہ خیال کرو کہ رام رامیتی
اتی رام رام جو سب میں موجود ہے وہ رام ہے اب سب میں کا مطلب [illegible]
[illegible]
ہر وقت جب تم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب فلاسفی رام نام کی سنئے دنیا میں شور مچ رہا ہے کہ جتنے اسم اعظم اللہ ہو۔ آرم رام۔ سوہم وغیرہ ہیں۔ سب کے چند مدت کے جپنے سے قوت ارادی ہزار گنا بڑھ جائے گی۔ گورو۔ استاد۔ رشی منی۔ یوگی۔ اوتار۔ صوفی۔ تپسوی۔ بھگت۔ جیون مکت۔ جادوگر اور مسمرایزر کہلاؤ گے مگر اب رام کی فلاسفی اور بزرگی تم کو سناتے ہیں ؛

رام کے برابر انسان کو امر کرنیوالا اور من کو مار کر مکتی دینے والا دوسرا اسم اعظم آرم ہے اس اوپر کی عبارت میں جو پُر معنے ہے چار الفاظ آئے ہیں جو علم تصوف سے ہمیشہ تعلق خاص رکھتے ہیں یہ سب رام سے پیدا ہوئے ہیں رام۔ ر۔ ا۔ م

ا۔ م۔ ر + امر ؛ م۔ ا۔ ر + مار ؛ ا۔ ر۔ م ؛ ارم ؛

خیر جب لکھا ختم ہو تو گندم کے آٹے میں ہر ایک خانہ قینچی سے کاٹ کر لپیٹا جاوے جس کو گولی بنانا کہتے ہیں اور پھر مچھلیوں کو ڈالے مگر ہر وقت خیال مذکورہ کرتا جاوے اور ایسی جگہ میں ڈالے جہاں مچھلیاں سب کھا جاویں غرضیکہ لکھنا گولی بنانا اور جل میں ڈالنا کل چالیس دن کا کام ہے۔

سرودھ

نمبر شمار	نام عنصر	رنگ	مزہ	شکل	خاصیت	چال	تعداد
۱	اکاس یا خلا	سیاہ	کڑوا	کان	سرد	ایک انگل	۱
۲	دیو یا ہوا	سبز	ترش	گول	متحرک	آٹھ انگل	۸
۳	اگنی یا آگ	سرخ	چرچرا	مثلث	گرم	چار انگل	۴
۴	پرتھوی یا زمین	زرد	میٹھا	چوگوشہ	خشک	بارہ انگل	۱۲
۵	جل یا پانی	سفید		ہلال	سرد	سولہ انگل	۱۶

نیلی سبز سرخ زرد سفید

اول سرودھ کے ذریعہ علاج کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ گاڑھا ہی گاڑھا ہو یعنی پائی تک نہ خرچ ہووے اور ہزاروں مریضوں کی جان بچے تم خواہ خیراتی شفاخانہ بناؤ یا قیمتی دوائی خانہ کھولو۔ تمہاری مرضی ہے اگر مرض کی شناخت اپنے تجربہ یا سرکل و عامل مسمریزم کے معمول کے ذریعہ تم کو ٹھیک ہو گئی تو فوراً کامیاب ہو گئے تمہارے سامنے طبیب۔ حکیم۔ وید اور ڈاکٹر دم نہ ماریںگے۔ کیونکہ یہ اعجوبہ قدرتی علاج ہے اور کم خرچ بالانشین ہے آتشی شیشہ شاید کبھی تم نے دیکھا ہوگا اس کے مصالحہ میں چار درجہ کے گرم و آگ کے عنصر کے پُر شدہ مصالحہ جات بھرے ہیں رنگ سفید سفید لوٹا کھار اور سفید ریت کے سبب آیا ہے آتشی شیشہ جب سورج کے سامنے رکھا جاتا ہے جو سورج سے اپنے اندر موجودہ شدہ مادہ کو فوراً کھینچ لیتا ہے یا یہ کہ اپنا بڑا مادہ چھوٹے مادے میں بوجہ زیادہ میلان کے آجاتا ہے پس جب اس شیشہ کا اثر یا عکس کسی نازک اور جلد جلنے والی شے پر پڑتا ہے تو وہ فوراً جل اٹھتی ہے تم تجربہ کو ذرا بڑھا کر دیکھو کہ موسم گرما میں اگر سرخ کپڑا اوڑھا جاوے تو فوراً پت اور دانے بدن میں نکل آتے ہیں اگر سر پر باندھیں تو سر دکھنے لگتا ہے برخلاف اس کے اگر موسم سرما میں اوڑھیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے اور آرام ملتا ہے یہ نیچری علاج سب سے زیادہ جلدی صحت بخشنے والا ہے

اور کبھی خطا نہ کرنیوالا ہے سب بوتلیں جو پانچ تتوں کے رنگ پر ہیں دھوپ میں رکھو اور سب میں پاؤ پاؤ مصفا پانی ڈال دو اور ان پانچوں بوتلوں کو آدھ گھنٹہ تک دھوپ میں رہنے دو بعد ازاں ان کو الماری میں محفوظ رکھو جب کوئی بیمار آوے تو تم بذریعہ نبض یا عقل یا معمول بیماری شناخت کرلو اور دو تولے پانی بوتل سے گلاس میں ڈال کر پلا دو اگر بیماری تھوڑی اور نئی ہے تو ایک دو دن میں اگر پرانی ہے تو چند دن میں کلی آرام ہوگا۔
اگر بیماری سردی سے ہے تو سرخ بوتل کا پانی دن میں تین چار دفعہ پلاؤ اگر گرمی سے ہے تو نیلی بوتل کا پانی دینے سے فوراً آرام ہوگا بواسیر بادی کی شکایت ہے تو زرد بوتل کا پانی پلاؤ وغیرہ وغیرہ اگر زیادہ خرچ کر سکتے ہو تو پانچ کمرے اور پانچ طرح کے لباس تیار کرو ان کمروں میں بیمار چند منٹ میں چنگا بھلا ہو جائیگا جب کوئی ایسا شخص آوے کہ جس کو گرمی سے بخار ہو گیا ہے تو تم اس کو سبز یا نیلا لباس پہنا کر سبز رنگ کے کمرے میں بٹھاؤ جس میں سوائے سبز شے کے کسی اور رنگ کی شے نظر نہیں آتی بلکہ تم اپنا لباس بھی سبز رکھو اور بیمار کو سبز کرسی پر بٹھا کر سبز بوتل سے پانی پلاؤ۔ بخار دور ہونے کے علاوہ ہر طرح کی گرمی اس کے بدن و دماغ سے جاتی رہیگی اور پھر کبھی مڑ کر نہ آویگی مفصل حالات کیلئے کتاب علاج شمسی قیمتی ۱ر معہ محصول قیصر ہند ایجنسی لودیانہ سے منگاؤ۔

سوال کا جواب

جب کوئی سائل آئے تو تم اسی وقت معلوم کرلو کہ اس وقت ہمارا کیا تت چل رہا ہے اور سر کون ہے وغیرہ وغیرہ پھر نقشہ سے دیکھکر احوال کہو۔
نوٹ۔ دماغی گرم ہو تو نیلا استعمال کرو ورنہ سبز۔

نام تت	جواب	طریقہ شناخت	کیفیت
پرتھوی تت	مول	[illegible]	پرتھوی تت چلتا ہو تو سوال مول [illegible]
جل تت	مرنا جیتا یا جاندار		جل تت ہو تو مرنے جینے و جاندار [illegible]
اگنی تت	دھات سونا چاندی		اگنی تت ہو تو سوال [illegible] نفع نقصان کے سوالات [illegible]
وایو	سفر		سوال سفر کا ہوگا
اکاس	مہمل		سوال کچھ نہ ہوگا مخول کی گئی ہوگی

اگر سورج سُر کے ساتھ سب باقی اشیا سورج کی ہونگی اور چندر مان کے ساتھ چندر مان کی تو جواب ٹھیک ہوگا۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
سورج سُر [illegible]	[illegible]	اسوتی۔ بھرنی۔ کرتکا اوترا شاڑھ۔ پھبت سروان دھنشٹا ست بھکھشا۔ پوروا بھادرپد۔ اوترا بھادرپد	[illegible]	لیکھ رنگ۔ دھن کا سوال دیری سے ہوتا ہے مگر گرک پر ٹھیک کا سوال کبھی نہ ہوگا برکھا کنبہ کا سوال فوراً ہوتا ہے دشمن کنیا کا فوراً ہوتا ہے موٹا قاعدہ یہ ہے کہ سورج سُر میں سورج گہن اور سورج کو کمٹ وغیرہ میں جو سوال کیا جاتا ہے ٹھیک ہوتا ہے برعکس
چندر مان [illegible]	[illegible]	باقی چندر مان کے نچھتر سمجھو۔	[illegible]	اس کے چندر مان کا الٹا ہوتا ہے ایک حالت تیسرے سُر کی ہے اس وقت سوال نہیں رکھنا چاہئے یعنی جب دونوں سُر میں چندر مان اور دریائی چل رہی ہو

خلاصہ۔ سائل کا سوال پرتھوی تت اور سورج سُر میں ہوا اور لگن لیکھ ہے نچھتر اسوتی ہے بچھ کرشنا ہے دن اتوار کا ہے تو صاف تشریح کرکے کہدو کہ تمہارا سوال متعلق مول ہے اور بالکل ٹھیک ہوگا

جوئے میں جیتنا

جب تمہاری سُر دائیں چل رہی ہو اور تت پر تھوی ہو اور دوسرے کی سر بائیں چل رہی ہو اور اکاس تت ہو تو سب کچھ۔ تم جیت جاؤ گے اور مساوی ہونے کی حالت میں مساوی کارروائی رہے گی اور برعکس ہونیکی حالت میں سب کچھ ہار جاؤ گے۔

اندھیرے میں کتاب پڑھنا

ایک بند کمرہ میں ایک چراغ پر نظر جماؤ جب خوب نظر جمنے لگے تو نظر جمی ہوئی حالت میں یکلخت ایک ہاتھ سے چراغ گل کر دو گل کرنے سے ایک لمحہ پہلے آنکھیں بند کر لو مگر ایسے وقت بند کرو کہ اندھیرا آنکھوں کو معلوم نہ ہو اب اپنی آنکھ بند کی ہوئی حالت میں پانچ منٹ تک لیٹے رہو اور روشنی کا خیالی تصور برابر گویا چراغ کی لاٹ تمہارے سامنے جل رہی ہے بعد کو آنکھ کھول کر اندھیرے کمرہ میں دیکھو پہلے پہل معمولی روشنی نظر آئیگی اور آہستہ آہستہ مکان کی سب اشیاء نظر پڑینگی کچھ دنوں میں اور باریک کتاب بھی پڑھ سکو گے۔

مسمریزم

سب سے آسان طریقہ معمول پر حالت مقناطیسی طاری کرنے کا یہ ہے کہ ایک اکیلے مکان میں جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اپنے سامنے معمول کو بٹھاؤ معمول کی پشت بجانب شمال اور منہ بطرف جنوب کرو اور اس کو ہدایت کرو کہ دل میں خواہش کرے کہ میں حالتِ خواب مقناطیسی میں

ہو جاؤں اور مجھکو میٹھی نیند آجائے اور اسکو یہی کہو کہ وہ تمہاری دائیں آنکھ کی پتلی کو اپنی نظر کا مرکز بنا کر دیکھنا شروع کرے اور آنکھ نہ جھپکاوے اور تم دل کو یکسو کرکے اسکی بائیں آنکھ کی پتلی کو اپنا مرکز بناؤ اور دل میں خیال کرو کہ یہ بہت جلدی بیہوش ہو کر پیچھے کی طرف گر پڑے اور یہی خیال کئے جاؤ کہ تمہاری دل سے تمہارے ارادے کے ساتھ ایک اورا اٹھتا ہے اور دماغ اورا کا خزانہ ہے اس میں جاکر حرکت پیدا کرتا ہے اور جب تم یہ خواہش کرتے ہو کہ معمول بیہوش ہو جائے اورا یا مقناطیس نکلکر بائیں آنکھ میں گھسکر معمول کے دماغ کو ہم خیال بنا دیتی ہے اس پر اپنا تصورہ اور سمایا ہوا اثر جما کر بے حس کر دیتی ہے اور معمول بیہوش ہو جاتا ہے اب ذرا سی معمول کی آنکھوں میں سستی یا نرمی دیکھو اُس کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اپنے ہاتھ میں لو اور ان کو اس طرح ملاؤ کہ اُن کی پشتیں معمول کی معمول کی طرف اور تمہاری تمہاری طرف رہیں اس طرح تمہارا اور تمہارے معمول کا مقناطیسی تعلق قایم ہو کر تمہاری چھاتی (دل) کا اورا دائیں ہاتھ کے ذریعہ بھی تمہارے جسم میں آجائیگا غرضیکہ ایک منٹ میں اسی طرح کئی دفعہ چکر لگ جائیگا معمول اور تم ایک جان اور دو قالب ہو جاؤ گے جب معمول نرم گدیلے پر پیچھے کی طرف گر پڑے تو پاس کرنے شروع کرو جن کے ساتھ یہ خیال کرو کہ ہم نے جو دماغ میں مقناطیس بھری تھی اُس کے سب جسم میں پھیلا رہے ہیں۔ عامل اور مقناطیسی بذریعہ نگاہ اور ہاتھوں کے بھرتا جاوے جب بالکل معمول کو بیہوش پاوے تو اُس کو بلاوے اگر نہ بولے تو کان میں زور سے کہے کہ بولو تب ضرور بولیگا معمول کو ہرگز ہاتھ نہ لگانا چاہئے جو معمول پہلے پہل ہرگز نہ بولے تو تم اتنا کافی سمجھو کہ کسی چیز سے اُسکے ہاتھ کو اونچا

کرو اور کہو کہ او بخار ہی رکھو مت گراؤ اگر نہ گرا دے صورت کامیابی کی ہے
اگر ہاتھ بھی کھڑا نہ رکھے بالکل بجیں ہو تو روشنی دو جس کی ترکیب یہ ہے
کہ دونوں ہاتھوں کے پھیلے آنکھوں کے اوپر رکھو اور خیال کرو کہ اس
کے دماغ میں روشنی جارہی ہے اور اُدھر داخل کیا جارہا ہے پھر بلاؤ کہ روشنی
نظر آتی ہے اور ہوشیار ہو گئے ہو اگر معمول کہے ہاں سب کچھ نظر آتا ہے
تو آہستہ سوال دراز کرو جوں جوں تجربہ بڑھے گا طاقت اور نئی کیفیت نظر
آوے گی ۔

خزانہ مقناطیس

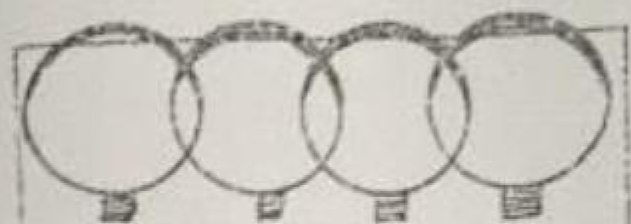
اکثر دفعہ مشق کے بعد تھکان سا معلوم ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مقناطیس
جو انسان کی جان ہے جسم سے بہت خارج ہو جاتی ہے اگر عامل اپنی مقناطیس
کسی قاعدے سے پوری نہ کرلے گا تو دن بدن طاقت کم ہوتی جائیگی اور دماغی
طاقت کھو بیٹھے گا اسلئے عامل کو چاہیے کہ اگر وہ کسی طرح کی کمی جسم میں پائے تو اور
پھر لیا کرے اس سے جسم اور دماغ ہمیشہ ترقی پر رہیگا۔
ترکیب :- سورج جو مقناطیس کا منبع ہے اُس کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاؤ
اور آنکھیں بند کرکے آنکھوں کے چھپر سے سورج کی ٹکڑی کو دیکھو اور خواہش
کرو کہ تمہارے دل و دماغ اور جسم سے جو مقناطیس کم ہو گئی ہے ۔ پوری ہو
جائے خواہش کے بغیر بھی سورج کمی پوری کر سکتا ہے مگر خواہش کرنے سے جھٹ
پٹ کام ہو جائیگا اور سورج کے سامنے ۵ منٹ تک ٹھہرنا ہوگا ۔

بھید خفیہ

جو چاہے اک پل میں گورو کرے نہال

کشتہ جات کیلئے یہ عجیب بات ہے کیونکہ کشتے جتنے پرانے ہوتے ہیں اتنا
ہی زیادہ فائدہ دیتے ہیں نئے کشتے کسی کام کے نہیں مگر ہمارے پاس سے پرانا
کشتہ موجود نہیں اب کیلئے ہوں واسطے استادوں کاملوں سے یہ طریقہ نکالا ہے
کہ لگے ہوئے کیلے کے درخت میں سوراخ کرکے اور کشتہ کو کسی مضبوط
شیشے میں لپیٹ کر رکھیں تو ایک ہفتہ سے ایک سال اور چار ہفتہ کیلے میں
رکھنے سے چار سال کے پرانے کشتہ کے برابر اسکی تاثیر ہو جاتی ہے اسی طرح
عامل چاہے کہ برسوں کی سدھی دنوں میں ہو جائے اور کبھی خطا نہ کرے
جس طرح آجکل کے بے سمجھ اور لوگ دنیا کے ناواقفوں کو پاٹ پر لوگ
او ستھان اکھنڈ پاٹ اور خاتمہ قرآن پر بٹھا دیتے ہیں اور وہ اصل وہ
کچھ نہیں کر سکتے آہستہ آہستہ عقیدہ میں فرق آتا جاتا ہے اور کئی مرجاتے
ہیں اور کئی مقدمہ ہار جاتے ہیں افسوس سراسر خطا کرتے ہیں ایک مکان
پانی کے کنارے زمین دوز بنائے اور چھت ڈال دے جس کا کوئی دروازہ
نہ رکھو اور روشنی کا رستہ نہ رہے اندھیرا گھپ ہو پانی کے اندر سے ایک
رستہ مکان جائیگا رکھو باہر کے پانی میں کپڑے اتار کر غوطہ مارو پانی ہی پانی سے
ہو کر مکان کے اندر کے ایک کنارے کے پانی سے نکلو اس پانی سے
ہو کر ہوا برابر مکان میں آتی رہے گی ہمارا تجربہ ہے مکان نیچے اوپر سے
سب طرف سے سیاہ کر دو اور مکان کی چھت میں تم تے چلے ہی ہو گی
کے گھوڑے اسلئے لگوائے ہوئے ہیں سیاہ کرو واسطے مکان میں اگر نہایت
آہستہ سے بھی بولو گے تو معلوم ہوگا کہ راجہ اندر کے اکھاڑے میں
خوش آواز سبز پری بول رہی ہے ۔ اور سب سازندے رہے ہیں جو سادھن
اس مکان میں کروگے جھٹ پٹ پوری کروگے اور عجیب و غریب طاقت
صرف اسمیں بیٹھنے سے تم میں آجائے گی۔

تصویر مکان



مکان سے کودنا

اگر پہلی چار سادھنیں تم نے اور تمہارے شاگرد نے طے کرلی ہیں تو تم ایک مسات چھت مکان سے اپنے شاگرد کو حکم کر کے ہی کودوا سکتے ہو آگ میں چلنے کے وقت استاد مع شاگردوں کے آگ کے پاس کھڑا ہوجاتا ہے اور ایسے زور سے بولتا ہے کہ موثر الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکلتے جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ صاحبان یہ معمولی بات ہے جس علم کے ماہروں استادوں اور کاملوں نے بڑے بڑے کام کئے وہی علم ہمارا پیارا اور رہنما ہے۔ جو اوتار اور پیغمبر کہلائے وہ ہماری طرح انسان تھے اس علم کو سیکھا اور عزت پائی اور یہ آگ سے گذرنا تو اس علم کے آگے بچوں کا کھیل ہے یہ کہکر استاد کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور شاگرد خوش آواز سے بھجن بولتے ہیں ۔

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اس بھجن کے بولنے سے استاد اور شاگرد سمجھے جاتے ہیں کہ پانی میں اور آگ میں بھی وہی ہے پانی کی سردی اور آگ کی گرمی عارضی ہے ہمکو معلوم پڑتی ہے در اصل اگر نہ مانی جائے تو کچھ نہیں پہلے سب برہم ہی برہم تھا اب یہ شکلوں میں برہم ہی تبدیل ہوگیا ہے اگنی کا رنگ بھی سرخ برہم ۔ سینگ یہ تانبہ بھی برہم اور اسکا سب مشغول کوئلے بھی برہم ادھر پانچ عنصر بھی برہم ۔ یا تو یہ وس ان کے بنے ہوئے بھی برہم کون کس کو جلاوے سب آپ ہی آپ ہے ۔

اس بھجن کے بولنے کے عرصہ میں استاد کو حالت حال میں لے آتا ہو طریقہ اسکا یہ ہے کہ خلقت کے گھیرنے گروہ کی طرف دیکھتا ہے کہ یہ سب میرا اثر نہ دیکھنے آئے ہیں اور میں خوب دکھلاؤں گا۔ ادھر بھجن کا اثر ہوتا ہے ادھر دماغ کے ادراک کو چکر دیتا ہے ۔ یعنی خیال کرتا ہے کہ میرے دماغ میں وہ اور اس کو میں معمول میں ابھر کر بیہوش کر دیتا ہوں جنبش میں اگر میرے تمام بدن میں کیا رہا ہے اور آنکھیں بند کر کے خیالی چکر خوب دیتا ہے ۔ آنکھیں کھولنے پر اس کو ایک حالت اپنے اوپر معلوم ہوتی ہے وہ اپنے میں لا انتہا طاقت سمجھنے لگتا ہے لاکھوں شیروں کا مقابلہ کرنے کا دل اس میں آجاتا ہے وہ جاننے لگتا ہے کہ اگر میلوں تک آگ جل رہی ہو تو میں اس سے گذر سکتا ہوں پھر اسی چار درجہ کے جوش و قوت ارادی قائم کی ہوئی حالت میں گلاب لیکر سب لوگوں پر چھڑکتا ہے اور جلدی جلدی اور زور سے کہتا ہے کہ بہار ہے گلزار ہے بہار ہے بہار ہے گلزار ہے بہار ہے گلزار ہے یعنی یہ آگ سرد پڑی ہے اور پھولوں کی طرح ملایم اور آرام دہ ہے سب کو یقین دلانا اپنی دلاوری یا قوت ارادی بڑھاتا اُن کی مقناطیس آگ پر ڈالے جاتا ہے اور شاگردوں میں اپنی مقناطیس بھرتا جاتا ہے کہ ان پر بھی ذرا سی حالت حال ہو جائے ۔ پس شاگردوں کو کہتا ہے کہ جو سب کے

سب لمذ رہے لگتے ہیں اُستاد یا عامل تماشبینوں کی طرف مخاطب ہوتا ہے کہ پانچ منٹ تک میرا اثر پھیل رہا ہے جس کسی نے چلنا ہو وے جلدی آگ پر چلے۔ تب لالہ۔ بابو چودھری ادھر سے سب ننگے پاؤں چلنے لگتے ہیں اسکے بعد اور کئی تماشے ہوتے ہیں سنہ ۱۹ء میں ہم نے اس خیال سے ایک کمپنی بنائی تھی کہ ملک کا دورہ کر کے راج یوگ سوسائٹیاں قائم کریں اور یوگ ودیا کا پرچار کریں۔ کمپنی کا نام آتشی وروحانی کمپنی رکھا گیا تھا ہمارے ساتھ پنجاب کی سوسائٹیوں کے کئی عہدہ دار لایق وفائق بھی تھے مگر سب سخت پارٹ ہمارے ذمہ لگائے گئے تھے لکچر دیتے ہوئے شوق میں آکر اور اپنے اوپر حالت حال طاری کر کے سب تماشوں کو اول ہم ہی شروع کرتے تھے پنجاب کے بہت شہروں میں پھرے اور کرشمے دکھائے۔

بعض وقت کسی انسان پر ایک ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ آگ میں خود بخود بیٹھ جاتا ہے اور آگ اُسکو ضرر نہیں پہنچاتی لوگ اُس کو دیوانہ اور شودہر کہتے ہیں کہ اُس کو جان کی ہوش نہیں۔ دراصل وہ حالت حال میں ہوتا ہے ایسی ہی حالت آگ کے تماشہ کیوقت طاری ہو جاتی ہے۔

اگر اتنی دلاوری تم میں ہو جائے کہ آگ پر چل سکو اور بے ضرر لوگوں کو چلا سکو تو اُن سب شاگردوں کو جن پر تم حالت طاری کر سکتے ہو جو تمہارے حکم کے تابع ہیں ایک دریا کے کنارے جاؤ جس کا کنارہ بہت اونچا ہو بھجن بول کر حالت طاری کرو اور اُن کو کہو کہ ہمارے اشارے کے منتظر رہو۔ آگ میں بھی یہی بات ہے اگر اشارہ کرتے ہی گذر ہو گیا تو خیر ورنہ آگ جلانے والی آگ ہوگی۔

تمہاری ہاں کے سُنتے ہی سب کے سب یا ایک نیچے اپنے آپ کو گرا دیگا اور بیشک بے ضرر نہایت آرام سے نیچے آویگا۔

چکی خود بخود پھرے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گرو نانک صاحب کسی بھٹیارن کے گھر گئے اور چکی ان کے سپرد ہوئی کہ خود ولیں جب بات کیا کر دیکھنے گئے تو حیران ہوئے کہ گرو نانک صاحب تو دور بیٹھے ہوئے ہیں اور چکی خود بخود پھر رہی ہے



عامل جب گھڑے کی مشق پوری کر لیگا تو اُس کے آگے یہ کام کوئی مشکل نہیں ایک ہی بات ہے۔

سوئی کھڑی کرنا

جب اُوپر دوسری شے نہ ملے تو بجلی بھر سکو ایک سوئی میں اوپر بھر کر اُس زمین پر سیدھا کھڑا کرو یہاں تک کھڑا رکھو کہ جب تک سوئی میں کھڑا رہنے کا خیال اُوپر نہیں ہو گیا اور تم اگر شن پاس پورے نہیں کر چکے۔ پھر تم سوئی کو آہستہ آہستہ چھوڑ دو کھڑی رہیگی بعد ازاں ٹیڑھی کر کے کھڑی کر دو اس طرح آہستہ آہستہ ہوا میں معلق بھی کرا سکتے ہو۔

نوٹ:۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ٹکٹ لگا کر یا مشہوری کے لئے شعبدہ بازی پر کمربستہ ہو جاؤ۔ ایسا کرنا منع ہے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ابھیاس خاص سے ترقی کرتے کرتے ابھیاس لامحدود پر لگ جاؤ یا اگر ابھیاس خاص میں ہی ترقی کرنی منظور ہے تو بہتر ہے اس سے

بھی وہی مطلب آخر کو حاصل ہو سکتا ہے مگر جو کچھ کسی کو دکھلاؤ صرف یوگ ودیا کی بزرگی کرنے کی خاطر دکھلاؤ تاکہ لوگوں کو شوق ہو۔

پانی پر چلنا

یہ ہٹ یوگ مشق ذرا مشکل ہے اسکو وہی عامل پورا کر سکتا ہے جو بچپن سے کرنا شروع کرے عرصہ آٹھ برس کا گذرا ہے کہ ایک مہاتما گلاب داس ہرپور میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے آن کر اترے اُن کی نسبت مشہور تھا کہ یہ گوہ کھاتے ہیں اور ہر وقت کتوں کا جھوٹا کھاتے پیتے نظر آتے ہیں اور پہلے کئی دفعہ ہرپور میں آچکے ہیں دراصل بہت عرصہ کشمیر کے کسی پہاڑ میں گذارے ہیں ہمیشہ ہنستے ہوئے نظر آتے ہیں عمدہ جوان اور خوبصورت ہیں اور کسی طرح سے گورو ناراض ہو گئے ہیں۔ اُنہوں نے سراپا بد دعا دیا ہے کہ جاؤ گوہ کھاؤ گے۔

ہم دیکھنے کیواسطے گئے صفتیں وہی پائیں جو سُنی تھیں اس فقیر کی نسبت بیشمار لوگ گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس مجسم سر پر سے اُڑتا تھا۔ اُڑتے بھی لوگوں نے دیکھا ہے اور ایک دن میں ہزاروں کوسوں پر نظر آجانا ان کی بات کی مضبوطی کرتا ہے۔ کشمیر سے میرے ایک دوست رام سرن داس صاحب ملازم محکمہ جنگل کا ایک خط میرے پاس آیا تھا کہ یہاں ایک فقیر پانی کے دریا پر سے دوڑتا پار اور آر چلا جاتا ہے۔ دریائے گنگا و دیگر تمام تالابوں میں سادھو لوگ مشک کی طرح اپنے پیٹ میں پھونک بھر لیتے ہیں۔ جب پیٹ میں اور بدن میں ہوا داخل ہو جاتی ہے پانی پر پشت نیچے اور منہ اوپر کرکے سو جاتے ہیں اور عرصہ تک تیرتے رہتے ہیں اس طرح عامل پہلے کی نسبت وزن میں بڑا ہلکا ہو جاتا ہے۔

عامل آہستہ آہستہ پرانایام کی طرح اندر دم کھینچنا شروع کرے جہاں تک مشق کو بڑھاتا جاوے کہ دم عرصہ تک رُکنے کے علاوہ بدن بہت ہلکا ہو جاوے ہمارے ایک دوست جو ایک راج یوگ سوسائٹی کے پریزیڈنٹ ہیں اس مشق کو بڑھا کر یہاں تک لے گئے ہیں کہ بدن نہایت ہلکا نظر آنے کے علاوہ وہ دو پاؤں کے ایک انگوٹھے کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں اگر مشق جاری رہی تو جلد کامیابی ہو جاویگی۔

جس وقت تم نے پھونک چڑھائی ہوئی ہو پہلے پہل ایک پاؤں کے پھر ایک پنجے کے بل اور اخیر کو انگوٹھے کے سہارے کھڑے ہوا کرو اگر یہاں تک پہنچ جاؤ تو منزل مقصود خود دیکھ سمجھو کامیابی جلد ہوگی۔ اُس وقت ایک بڑی ساری چھتری بنواؤ اور ایک گھرے پانی کے کنارے اونچی جگہ سے پانی میں چھلانگ مارو دم چڑھالو اور چھتری کھول لو دیکھو کس مزے سے آہستہ آہستہ نیچے آتے ہو اس کے بعد چھتری کے ساتھ لمبی رسی باندھو اور چھلانگ مار کر پانی پر سے جلدی جلدی چلتے جاؤ اور دونوں آنکھوں سے رسی کھینچتے جاؤ۔ اس طرح تمہیں اپنا ہلکا پن کا پورا پتہ لگ جائیگا کہ کتنی کسر اور باقی ہے۔

مشق کرتے کرتے ہزاروں کے سامنے پانی پر سے چل سکو گے اور آخر ہوا میں اُڑنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ یہ مشق زیادہ عرصہ مانگتی ہے اس لیے صرف مستقل مزاج اور برہم چریہ قایم رکھنے والے عامل اسکو کریں۔

تمام شد حصہ اول

خزانہ کرامات

حصّہ دوم

مصنفہ

جناب گوسائیں سوامی دیال جی۔ ایس۔ والی مسمرایزر
و مالک کارخانہ راج یوگ
حسن ابدال پنجاب

سنہ ۱۹۱۱ء

حسب فرمایش
لالہ نانو مل اگروال پبلشر سابق مالک قیصر ہند پریس لودیانہ پنجاب
کارخانہ بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ میں باہتمام منشی کرم بخش پرنٹر چھپا

برہم ودّیا

انسان جبتک انسانی درجہ میں ہے۔ اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ دنیا کو یا ازلی ابدی چکر کب سے ہے۔ جب انسان انسانی درجے سے بالاتر ہو جاتا ہے تب اس سوال کے جواب کو سمجھ سکتا ہے۔ پہلی حالت میں خود جاننا تو درکنار۔ اگر کوئی دوسرا یوگی پرش بھی سمجھاوے تو اعلےٰ عقل نہ ہونے سے اس کا سمجھنا سخت مشکل ہے۔ اعلیٰ عقل کے پیدا کرنے کیلئے ہی تپ جپ پُن دان یگ ہون اور سادھن ہوتے ہیں۔ ایک جنم میں اعلےٰ عقل پیدا کرلینی قدرے مشکل ہے کیونکہ یہ بہت کچھ پچھلے جنموں کی تاثیر ہوتی ہے اور نیز کچھ اس جنم کی سادھن بھی ہوتی ہے جس سے عقل اعلےٰ ہو جاتی۔ مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ بہت محنت سے ایک جنم میں لاکھ جنموں کی ترقی برابر ہو سکتی ہے۔

ستوگنا پردھان من خود بخود اپنے میں عکس لینے کی تاثیر رکھتا ہے جیسے انسان کا منہ شیشہ اور پانی با وجہ زیادہ شفاف ہونے کے جھٹ اپنے پر اس منہ پردھان سے کچھ تعلق رکھنے کے خود بخود اپنے میں دکھا دیتے ہیں۔ دیوار یا زمین چونکہ تموگنا پردھان ہیں ہر گز عکس قبول نہیں کرتے۔ تموگنا پردھان اندھیرے میں سایہ نہیں پڑتا۔ مگر دھوپ جو ستوگن کے بر خلاف ستوگن سے تعلق رکھتی ہے اس پر سایہ معلوم ہوتا ہے۔

بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک طرف ایسا دھیان رکھتا

ہے کہ پاس بیٹھنے والا اس کو بلا دے یا کچھ کہے تو وہ کچھ نہیں سنتا۔ بس اس وقت اس کے سننے کی شعاع کسی اور طرف پڑی ہوئی ہوتی ہے کاوشاستر میں لکھا ہے کہ واقعی صحیح بھی ہے کہ وقت جماع اگر کان پورے طور سے کچھ سن رہے ہوں تو اولاد بہری پیدا ہو اور اگر پوری توجہ سے آنکھیں کچھ دیکھ رہی ہوں تو اولاد اندھی پیدا ہو وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ بیرج جو سب جسم سے چھنکر بطور عرق کے آتا ہے وہ جسم کے ہر حصہ کی طاقت یا شکتی بھی ساتھ نکال لے آتا ہے وہ حصہ جس کے اندر کی شعاع یا شکتی جسم سے باہر اپنے خاص رستہ سے اپنا تعلق توجہ خاص سے قایم کر رہی ہے اسلئے بیرج کو رگڑ سے پیدا کی ہوئی گرمی کہاں پگھلا سکتی ہے اور کب اسکی شکتی کو اندر سے نکال سکتی ہے۔

اس اوپر کے احوال کو اگر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے تو اس یوگی کی حکمت عملی خود بخود معلوم ہو جائیگی کہ جو اسی طریقہ سے تمام رات بیرج کو روک رکھتا تھا اور سندھ دیش میں پھرتا رہا اور غریب سے کروڑ پتی ہو کر مرا کیونکہ عورتیں اس طرح فدا ہو کر سب مال و دولت اسکی نظر کرتی تھیں۔

اس عمل حیرت انگیز کو ہم خود جانتے ہیں مگر صاف صاف اس واسطے یہاں تحریر نہیں کیا گیا کہ بجائے اس کے ہم لوگوں کو راہ راست پر لا دیں لوگ گمراہ نہوں ہاں صاف دل ہو کر ہر شخص براہ راست یہ طریقہ ہم سے سیکھ سکتا ہے۔

من کا تعلق عقل یا بدھی کے ساتھ ہے ایک بال سے لاکھ گنا باریک تار دماغ اور من کے درمیان لگی ہوئی ہے اسی طرح باریک پانچ تاریں بدھی سے ملکر ناک کان آنکھ زبان اور جسم میں سپرس ہو گئی ہوئی ہیں جن کے ساتھ ادھر ادھر دھوئیں کی طرح سوکھم شکتی پھیلی ہوئی ہے جو اپنا کام کرکے

بدھی کو دھکا دیتی ہوئی من کو جا کر جنبش دیتی ہے۔

ہو وہ پرماتما ہی جس کا عکس من نے قبول کیا ہوا ہے من کا ساکھی روپ من جری ہے عکس کے تعلق سے جتنی شکتی ہر جگت میں پرکاش کر رہا ہے اور سورج بچار کی طاقت رکھتا ہے سورج کو عکس خواہ آئینہ میں پڑے یا نہ پڑے اسکو کیا پاک اور ناپاک ہر جگہ ہے عکس والی کرنیں ویسی ہی پوتر رہتی سورج اپنی کمی و بیشی کے جگت میں یکساں پرکاش کر رہا ہے لیکن آئینہ نے جو اس کا عکس قبول کیا وہ عکس اگر آنکھوں میں پڑے اندھا کرے اگر آدھ گھنٹہ اس کی طرف نظر جماؤ قلب کو گرمی دیوے اسکا عکس اندھیرے میں ڈالو روشنی دیوے پانی جو سرد تاثیر رکھتا ہے اسکے اندر کے عکس میں بھی سورج کی گرمی کی تاثیر ہو جاتی ہے پس معلوم ہو گیا کہ جس طرح سورج ساکھی اور نرلیپ ہو کر بھی اپنی تاثیر عکس اور عکس کے عکس میں پیدا کر دیتا ہے اس طرح برہم ساکھی اور نرلیپ بھی اپنی تاثیر چیتن من کو بخشتا ہے کہ یا من خود یوگی صوفی یا مہاتما جو پیش گوئی کرتے ہیں صرف اس طریقہ سے کرتے ہیں یعنی ان کے دل میں ساکھی کی طرف سے جو رمز ہو گی اس اشارہ کی فوراً من پر ٹکر لگ کر بدھی یا عقل پر ضرب لگے گی جس کو اعلیٰ عقل فوراً سمجھ لیتی ہے۔

یہاں یہ بھی ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابناسی ست چت آنند نرلیپ برہم کے اوپر اور کئی غلاف آئے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ موٹائی پر آپہنچے ہیں من بھی کسی غلاف کا ہی جوہر ہے آخر ان اونچے پردوں سے کسی زینہ سے ہوتی ہے۔

ہر انسان کی عقل اسلئے نہیں سمجھ سکتی کہ اسکی شعاعیں باہر کی طرف لگی ہوتی ہیں جب باہر شعاع لگے رہنے کی صورت میں اونچی آواز سے بھی وہ ادھر متوجہ نہیں ہوتا تو اس سوکھم رمز کو کہاں سمجھ سکتا ہے پس جب

پانچوں شعاعیں باہر جانی بند ہو جائینگی اس وقت ہر وقت کی ہر رمز کو تمہاری عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی جلدی دوڑ کر ترقی کرتی ہوئی اعلیٰ اعتماؤں میں شمار ہوگی۔ یکبخت پردہ اٹھ جاویگا اور ایک اور ہی نظارہ نظر آویگا ہٹ یوگی کھٹ چکر کا عمل کرکے سب برتوں کو روک کر یہ آنند لیتے ہیں۔

یوگ سادھن سے نظارہ پانے کا بھاری فائدہ یہ ہے کہ پھر انسان ہرگز نہیں بھٹکتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر برعکس اس کے بھوکے اور خشک ویدانتی و کرم کانڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ روحانی دنیا یا نرانکار برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ آج کل ایک فرقہ ہو گیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ مذہبی پابندیاں سب اپنے ہی فائدے کیلئے صرف اسی جسم تک ہیں مرنے پر خاک ہی صرف ہوگی اور ترقی اور زیادتی کچھ نہ۔ نیست و نابود۔ جس طرح حالت خواب میں انسان کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اُس کے پیچھے چور دوڑ رہے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت کسی ہوا کے جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایشور کا شکر بجا لاتا ہے۔ کہ چھٹکارا ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے کھیل کو سچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا! اسی طرح یکلخت جب اندر کے دوسرے غلاف کا نظارہ پڑیگا پچھتاؤ گے کہ جھوٹ کو سچ مان لیا اور بے فائدہ آنند اعظم کو چھوڑ کر دھوکہ کے گھر میں جگہ لی۔

بہادر وہ ہے جو مرنے سے پہلے مرے دانا وہ ہے جو پردہ اٹھنے سے پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جانکر عمل درآمد شروع کر دے غرضیکہ نیچر یا قدرت دمایا ہمیشہ اسی طرف دوڑتی ہے کہ جس سے ویرا یا دنیا پائدار طور پر ہمیشہ بنی رہے تمہاری ہر خواہش کی اندرونی چالاکی

قدرت کی طرف سے ہی ہوگی۔ کہ وہ تم کو خوب جکڑ کر باندھے رکھے قدرت ہی ہزاروں طرح کی لہریں دل میں پیدا کرتی ہے قدرت ہی میٹھے میٹھے شہوت کا غلبہ پیدا کرکے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر ہر وقت اسکے برخلاف رمزیں کرتا رہتا ہے مگر اُن کے سننے کی طاقت عقل نہیں رکھتی مگر اُس کی جس کی قدرت طاقتور ہوتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ لاکھوں جنموں کے برابر ایک جنم میں کیونکر سادھن ہو سکتی ہے سپنا جو دراصل وہم اور جھوٹا سمجھتے ہیں اور جس میں پچھلے موجود اور آئندہ کے روح کے متعلقات کا حال معلوم پڑتا ہے بعض اوقات ہماری موجودہ حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔ یعنی داناؤں اور صوفیوں کے نزدیک اس جگت کے سپنے سے کچھ ملتا ہے کیونکہ دونوں سپنے ہیں اور دنیا میں جہاں کئی غلاف یا پردے ایک دوسرے کے اوپر آئے ہوئے ہیں یہ بھی نزدیک نزدیک ہیں حالت خواب میں جب برج چل جاتا ہے اور جاگ ملنے پر سچ مچ چلا ہوا ہوتا ہے تو مانا گیا کہ دونوں غلاف یا حالتیں ہیں بعض وقت حالت خواب میں انسان کو اپنا سب احوال دکھائی پڑتا ہے اور حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھ ہوتی ہے کہ میں حالت خواب میں ہوں۔ اور یہاں سویا ہوں اور پچھلا حال دیکھ رہا ہوں اپنے جسم لباس چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔

اے برہم وِدیا کے امتلاشیو جس طرح ان غلافوں کی جھانکی ہو گئی ہے اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھو تو پھر پورا آنند ہو اگر اس جنم میں یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کرلیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

پانچوں شعاعیں باہر جانی بند ہو جائینگی اس وقت ہر وقت کی ہر رمز کو تمہاری
عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی جلدی دوڑ کر ترقی کرتی ہوئی اعلیٰ اعمالوں
میں شمار ہوگی۔ یک لخت پردہ اٹھ جاویگا اور ایک اور ہی نظارہ نظر آویگا
ہٹ یوگی کھٹ چکر کا عمل کرکے سب برتوں کو روک کر یہ آنند لیتے ہیں۔
یوگ سادھن سے نظارہ پانے کا بھاری فائدہ یہ ہے کہ پھر انسان ہرگز
نہیں بھرمتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر برعکس اس کے پھوکے
اور خشک ویدانتی وکرم کانڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ
روحانی دنیا یا نزاکار برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ
آج کل ایک فرقہ ہوگیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ مذہبی پابندیاں سب اپنے
ہی فائدے کیلئے صرف اسی جسم تک ہیں مرنے پر خاک ہی صرف ہوگی اور
ترقی اور زیادتی کچھ نہ۔ نیست و نابود۔ جس طرح حالت خواب میں انسان
کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اُس کے پیچھے چور دوڑ
رہے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت کسی ہوا کے
جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایشور کا شکر بجا لاتا ہے۔ کہ
چھٹکارا ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے کھیل کو
سچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا! اسی طرح یکلخت جب اندر کے دوسرے غلاف
کا نظارہ پڑیگا پچھتاوُگے کہ جھوٹ کو سچ مان لیا اور بے فائدہ آنند اعظم
کو چھوڑ کر دھوکہ کے گھر میں جگہ لی۔

بہادر وہ ہے جو مرنے سے پہلے مرے دانا وہ ہے جو پردہ اٹھنے سے
پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جانکر عمل درآمد شروع
کردے غرضیکہ نیچر یا قدرت دمایا، ہمیشہ اسی طرف دوڑتی ہے کہ جس سے ویرا
یا دنیا پائدار طور پر ہمیشہ بنی رہے تمہاری ہر خواہش کی اندرونی چالاکی

قدرت کی طرف سے یہی ہوگی۔ کہ وہ تم کو خوب جکڑ کر باندھے رکھے قدرت ہی
ہزاروں طرح کی لہریں دل میں پیدا کرتی ہے قدرت ہی میٹھے میٹھے شہوت کا
غلبہ پیدا کرکے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر ہر وقت اسکے برخلاف
رمزیں کرتا رہتا ہے مگر اُن کے سننے کی طاقت عقل نہیں رکھتی مگر اُس کی
جس کی قدرت طاقتور ہوتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ لاکھوں جنموں کے برابر ایک جنم میں کیونکر سادھن
ہو سکتی ہے سپنا جو دراصل وہم اور جھوٹا سمجھتے ہیں اور جس میں پچھلے موجودہ
اور آئندہ کے روح کے متعلقات کا حال معلوم پڑتا ہے بعض اوقات
ہماری موجودہ حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔
یعنی داناؤں اور صوفیوں کے نزدیک اس جگت کے سپنے سے کچھ ملتا
ہے کیونکہ دونوں سپنے ہیں اور دنیا میں جہاں کئی غلاف یا پردے
ایک دوسرے کے اوپر آئے ہوئے ہیں یہ بھی نزدیک نزدیک میں
حالت خواب میں جب بیرج چل جاتا ہے اور جاگ ملنے پر سچ مچ چلا
ہوا ہوتا ہے تو مانا گیا کہ دونوں غلاف یا حالتیں ہیں ہیں بعض
وقت حالت خواب میں انسان کو اپنا سب احوال دکھائی پڑتا ہے اور
حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھ ہوتی ہے کہ
میں حالت خواب میں ہوں۔ اور یہاں سویا ہوں اور پچھلا حال دیکھ
رہا ہوں اپنے جسم لباس چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔
اے برہم ودیا کے ابھلاشیو جس طرح ان غلافوں کی جانچ ہو گئی ہے
اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھو تو پھر پورا آنند ہو اگر اس جنم میں
یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کرلیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا
کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

جس طرح ایک غلاف میں سے برج گیا تو دوسرے کا بھی چلا گیا اسی طرح جب اس موجودہ غلاف اور غلاف اعلیٰ سے تعلق ہو جاویگا تو تمہارے گرد و سے وہاں بھی بجگیلی مچکر تمہارے دشمن کو نیست و نابود کر دیگی اگر کسی پر رحم کروگے وہ سرسبز ہو جاویگا تم اولیا ہو جاؤ گے جیب وموہنی۔ اچاٹن۔ ...... اور مقدمات میں فتحیابی کرانا تمہارے لئے معمولی رمز ہوگی اگر دوسری حالت میں کامیاب ہو جاؤ یوگی کامل۔ کیونکہ اس غلاف کے متعلق سے نظارہ خاص ہوتا ہے اور پیشین گوئی وغیرہ بھی اسی حالت سے ہوسکتی ہے۔

آپنے یہ بھی ابھی اوپر پڑھا ہے کہ ابھاش یا عکس پرماتما کا ستوگن پردہ ہان کے اوپر پڑتا ہے اور مثال سوال کے عکس کی دیگئی ہے مگر یہ صرف صاف صاف سمجھانے کی خاطر تحریر کیا گیا تھا ورنہ جس طرح سرب دیاپی نراکار اگنی ایک اندھیرے مکان میں لعل کو روشن کر رہی ہے اور باہر کی نراکار اگنی کا اسکے ساتھ تعلق نہیں صرف اس جگہ کی اگنی جہاں لعل ہے اسکو روشن کر رہی ہے اسی طرح من جہاں جہاں جاتا ہے وہاں کے برہم سے شکتی پاتا ہے۔

جس طرح مچھلی پانی کے تالاب میں جدہر جاتی ہے ہر طرف اسکو پانی ہی پانی میں نظر پڑتا ہے اور جس حصے میں جاتی ہے اسی حصہ کا پانی اس کی مدد کرتا ہے اور سہارا اسکی زندگی کا ہوتا ہے اسی طرح من جو نہایت سوکھم تتوں سے بنا ہوا مانس کے ٹکڑے دل کے اندر ذرا سی جگہ گھیرے ہوئے ہے اس لامحدود غیر لیپ ایک رس ابناشی برہم سے ہوتا جاتا ہے انسان جب ریل پر سوار ہو کر دو گھنٹہ میں کوسوں نکل جاتا ہے تو میں بھی اُسکے ساتھ نئے نئے برہم (سب ایک رس ہے یہ بیان صرف سمجھانے کی خاطر کہا گیا ہے) سے گذر جاتا ہے چراغ کی روشنی جس طرح مکان کو روشن کرتی ہے اور آئینہ میں اپنے عکس کو گرمی پہنچتی

ہے وہ جہاں جہاں ہے یہ سب صفتیں ساتھ رکھتی ہے اسیطرح من بھی اس کی سمی پاکر سب شریر کو چیتن کر دیتا ہے اور جہاں جہاں جاتا ہے سب صفت پاس رکھتا ہے تم چھتری کو کر کے دھوپ کے جس حصے میں جاؤ گے سایہ کرتی جاویگی دراصل سایہ میں بھی دھوپ ہے مگر تم کو معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس کی سوکھم حالت ہے من کے بغیر تمام جسم رج و تم سے پُر ہے اسلئے اس پر من ہمادیہی والے برہم کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔

دنیا میں جس شے کے ساتھ تم تعلق پیدا کروگے اُسکی محبت وجدائی وغیرہ کا اثر ضرور تمہارے دماغ میں عکس کھینچکر تمہارے من پر اس عکس کو کھینچدیگا آواز بھر لینے اور تصویر لے لینے کا آلہ ابھی دماغی اصول پر ہے اندھیرا جدا ہو ہے اور ایسا مصالحہ ہوتا ہے جو انسان کے دماغ وغیرہ کے مادہ کیساتھ کچھ تعلق رکھتا ہے ہر آواز جو نکالی جاتی ہے مختلف شکل وحرکت رکھتی ہے اگر آپ ایک ڈھول باریک چمڑا اسے منڈھا ہوا اپنے نزدیک کسی بند مکان میں رکھیں اور اپنے سے دوسری طرف کے پڑا کی کھال کے اندر موم یکساں تہ سے پگھلا کر لگا دیں اور کچھ گانا شروع کریں اور بعد ختم ہونے کے ایک ایسی نلی جو باریک آواز کو موٹا یعنی آہستہ کو اونچا بنا کر سنائی دیوے اس ڈھول سے لگا کر سنیں تو سب آواز ہو بہو سنائی دیگی اگر ڈھول کے اندر کے موم کو دیکھو گے تو مختلف باریک باریک شکلیں اُس پر ہوگئی جو آواز کی ضرب سے ہوگئی ہیں اور ضرب کے پھر آواز پیدا ہو کر ڈھول کے اندر بند ہوگئی ہے عکسی تصویر کی بھی اسی طرح باریکی ہے ایک شیشہ کہ جس پر سیاہ مصالحہ لگا ہوا ہوتا ہے کیمرہ کے آخری حصہ میں بند کیا جاتا ہے اور اندھیری ہی کوٹھڑی میں اس پر مصالحہ چڑھایا جاتا ہے اندھیرے رنگ کے سیاہ کپڑے کے اندر ہی اندھیرا کرکے اسکو اس اندھیرے حصہ میں رکھا جاتا ہے اور کیمرہ کے شیشہ کے آگے اندھیرا ہی کرنے کی خاطر ایک چمڑے کا غلاف

یادگار رہتا ہے جب ڈول کا سب کام تیار کر کے شیشہ رکھا گیا اور کیمرہ کا پھرا بٹھا پا گیا
تو جس طرح انسان کا عکس الٹا آئینہ پر پڑتا ہے اُسی طرح ہر شے یا آدمی کا عکس
اس کے پیچھے رکھے ہوئے شیشہ سیاہ پر پڑتا ہے اور اس میں اپنے آپ دھنس جاتا
ہے اور وہاں اسی طرح کی تصویر بنجاتی ہے کیونکہ سورج کی شعاعیں ہر شے کے
ادھر اُدھر ہو لاؤ سے گذر کر شیشہ تک جہاں جاتی ہیں اُس جگہ کو ویسا ہی صاف
رکھتی ہیں مگر شے یا آدمی کی مجسم شکل سے نہیں گذر سکتی اس کا سایہ اور عکس
ہی صرف وہاں پڑتا ہے۔

بس یہی حال من کا ہے عکس پر عکس پڑتے رہتے ہیں جو صرف خواہشوں کی
شعاعوں کا عکس ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے یا غلبہ خواہش سے کوئی جلدی
اپنا اثر دکھلاتا ہے۔ یہ سب عکس پہلے دماغ یا بدھی میں اور بعد کو من پر پڑتے
ہیں یعنی من پر عکس کا (فوکس) عکس پڑتا ہے بدھی سے کئی گنا زیادہ رنگدار
تصویر من پر اترتی ہے برہم کے جس حصے یا زمین پر آکاش میں یہ کارروائی
ہوتی ہے اس حصہ کا کوئی غلاف جو اسی کام کیواسطے بنایا گیا ہے اس کا
عکس اسی طرح اپنے میں لے لیتا ہے اسی کو چتر گپت یا کندہ ہونہر بیٹھکر لکھنے والا
فرشتہ کہتے ہیں ہم ان سب کی مجسم شکلوں سے بھی منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ جو
یوگی جہاں جس شکتی کی اوپاسنا میں دھیان یا جس کام کیلئے کریگا اُسی چشمہ
اعظم (برہم) سے ہو بہو وہی شکل مجسم ہو کر اس کا کام پورا کریگی۔
اس کا پورا حال دھابرسی کرن میں دیکھو۔ جو اگلے صفحوں میں درج ہے۔
یہ من کا عکس آگ سے جلنے یا تلوار سے کٹ جانیوالا نہیں ہوتا جب تک
انسان مکتی (آزادی) کے لائق نہیں ہوتا۔ تب تک من اور آکاش پر
یہ عکس برابر بنے رہتے ہیں۔
جس کیمرہ یا آواز کے گلاس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انکی طرح بے ڈول و موٹا

ہمارا کیمرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے اعلیٰ کیمرہ میں سات آسمانوں و سات زمینوں کا
عکس ریت کے باریک ذرے کے لاکھویں حصے سے بھی کم پڑتا ہے اور ہمیشہ
پڑتے پڑتے ہمارے شیشہ یا گلاس خراب نہیں ہوتے۔ جیسے کہ کمرہ کا شیشہ
اور دوسری مشین کا گلاس خراب ہو جاتا ہے۔
اسی طرح بڑ کے ذرا سے باریک بیج میں اس کے سارے گذشتہ اور
آئندہ درخت کی تصویر موجود ہے اس چیتن خیال والے عکسوں کے غلبہ
طبیعت اور جھکاؤ کے مطابق ہی انسان کو دوسرا جنم ملتا ہے اور یہ ایک شے کے
تعلق کے عرصہ تک اس کی اگلی عمر مقرر ہوتی ہے۔
سرشٹی کئی طرح کی ہوتی ہے بعض جانور صرف پانی میں ہی رہ سکتے ہیں اور بعض
پانی میں بھی اور باہر بھی دریائی گھوڑا جو اسی گھوڑے کی طرح ہوتا ہے برسوں
تک پانی میں بھی رہ سکتا ہے اور برسوں تک پانی کے بغیر بھی رہ سکتا ہے زیادہ
پانی میں عجیب عجیب اشیا ملتی ہیں سمندر خشکی سے کئی گنا زیادہ بھی ہے سمندر
میں کئی طرح کے محل اور انکے رہنے والی دریائی عورتیں ہیں سمندر میں شہر
آباد ہے سمندر میں جواہرات کے ڈھیر ہیں سمندر میں سونے چاندی کی کانیں
ہیں اسی طرح ہماری باہر کی سرشٹی کا بھی پتہ اب تک نہیں لگا۔
بحر شمالی نے اپنی تحقیقات کرانے میں یورپ کا سب روپیہ وقت اور عقل لے لیا
ہزاروں جہاز غرق ہوئے کروڑوں جانیں تلف ہوئیں اڑنیوالے بیلون بنائے
گئے لاکھوں کا ٹھیکہ ہوا کہ جو بیلون پر چڑھ کر اور کچھ آگے بڑھکر حال بیان کرے
انعام پاوے کوسوں تک سفید برف اور اسپر کچھ پھرتے نظر آئے آخر ایک
اخبار میں دیکھا کہ یورپ کے جو افسر حوصلہ کر کے آگے بڑھے۔ کالے رنگ کے
دیو کی طرح ہزاروں آدمی بڑے بڑے لمبے گرز ہاتھوں میں لئے ہوئے اس
طرف سے آتے دیکھے جو نزدیک آ کر گرجے کہ انسان کا اس طرف کا آنا منع ہے

اور مارنے پر تیار ہوئے یہ بات سچ ہو یا جھوٹ ہم کو اس سے کوئی مطلب نہیں صرف ظاہر یہ کرنا چاہتے ہیں کہ پری دیو جن بھوت چڑیل ڈاکنی شاکنی بھی اسی دنیا میں سوکھم تنوں سے پھر رہے ہیں اور اسی دنیا میں انکا گھر ہے یہ بھی ایک جونی (قالب) ہوا کرتی ہے عالم ارواح بھی یہاں ہی ہے ایک شیشہ جلبی کہ جس پر قلعی نہ ہو اور جو ایک دروازے کے برابر بنا پایا گیا ہو اس کو دروازہ کی چوکھٹ میں لگا دو۔ ایسی کاریگری سے لگا دو کہ لکڑی کا اور شیشہ کا جوڑ معلوم نہ ہو۔

اب خیال کرو باوجود یکہ شیشہ مجسم ہے مگر نظر نہ آویگا۔ تم بیشک کسی کو وہاں لے آؤ اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے اشارے سے وہ شے جو شیشہ کے پیچھے دور پڑی ہے دکھلاؤ کہ کیا خوبصورت شے ہے دیکھنے والا برابر شے کی تعریف کریگا اور درمیان میں شیشہ کو نہ سمجھیگا پس اس طرح عالم مذکور میں رہنے والوں کا جسم اسی طرح کا سوکھم صاف وشفاف ہوتا ہے برج (کثیف مٹی) تم (اندھیرا) والا نہیں اسی واسطے اس کو آتشی جسم کہتے ہیں کہ اس میں آزادی بعید ہوتی ہے۔ ہر شکل بھی بدل سکتا ہے جسم سوکھم پرمانوؤں سے بنا ہوا ہوتا ہے جو نہ تو نظر آتے ہیں اور نہ تلوار کی ضرب سے کٹ جاتے ہیں تلوار کی ضرب سے اس واسطے نہیں کاٹے جاتے کہ آکاس اور ہوا کے پرمانوؤں سے بھی سوکھم ہیں جب آکاس اور ہوا کے پرمانوں نہیں کٹ سکتے تو وہ کہاں کٹ سکتے ہیں کہ ایک لوہے کا ٹکڑا آکاس میں پھینکو پرمانون اس کے سوراخوں سے پیچھے ہٹتے جاوینگے اور وہ پرے ہوتا جاویگا یعنی پرمانوں اپنی جگہ پر ہی رہینگے اور ٹکڑا حرکت کریگا کہ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے پر جو وقت صرف ہوتا ہے اسکی دو حالتیں ہوتی ہیں نرک یا سرگ کی خواہش کرنیوالے لوگ اپنے اپنے فرقے یا مذہب خیالات کے متعلق وہاں جاتے ہیں اور اس شریر کے چھوڑتے ہی ان کو ستارہ تت کا سوکھم شریر مل جاتا ہے سب کنبہ کے دیکھنے دکھنے ہوتی ہیں انسان ہو جاتا ہے اور آخری

ایسی بیہوشی میں ہو جاتا ہے کہ جو نیند سے بھی کئی درجہ گہری ہے اس حالت بیہوشی میں وہ شریر کو تیاگ رہا ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کے وقت اس کو تمام عمر کی ایک دفعہ بھی ہوتی ہے جبکہ شروع بیہوشی کی ابتدا سے ذرا ذرا شروع ہوتا ہے کہ اس کے عکس کی تصویرات سب اس کے سامنے آ جاتی ہیں اچھی تصویر دیکھنے سے خوش اور بری سے خفا ہوتا ہے جب سوکھم شریر پورا بنجاتا ہے تو اسکو پچھلی حالت کی سب خبر ہوتی ہے اور اپنے کنبہ سے تعلقدار ہوتا ہے اور ان کو نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے۔

اب ان لوگوں کا ذکر چھیڑا جاتا ہے کہ جو نرک وسورگ کی خواہش نہیں رکھتے جس طرح سپنے میں دس منٹ کے دس سال معلوم ہوتے ہیں اور صرف دس منٹ میں شادی کر لیتا ہے اولاد پیدا کر لیتا ہے بوڑھی اور بہا بھی سے کئی میلے دیکھ لیتا ہے موسم اور ناہیں بدلتی ہیں اسی طرح ایسا شخص ایسا ہی تماشہ دیکھتا ہے ایک ستھول شریر کو چھوڑ کر فوراً دوسرے شریر میں چلا جاتا ہے۔

تار برقی کی جس طرح بیٹری ایک طرف لیے یا ٹچ کرتے ہی دوسری طرف کام کر دیتی ہے اسی طرح جون جون شریر چھوڑنے پر ہوتی ہے ادھر اسکے دوسرا استھول شریر کی تیاری ہو جاتی ہے جو گربھ میں ہوتا ہے ادھر سے نکلا ہے دفعتاً ادھر آگے ہی موجود ہوتا ہے۔ [illegible] دوسری جگہ نہیں جاتا صرف [illegible] ہوئے چلا جاتا ہے ادھر قطرہ گرا ادھر بھی ساتھ اپنی جگہ پر قائم ہو گیا۔ روح ایک جگہ سے نکلکر جو دوسری جگہ جاتی ہے لوگ کا ہزار ان حصہ [illegible] ہو جاتا ہے یہ ذرا سا وقت خواب کی طرح بہت سا ہوکر روح کو نرک یا سورگ میں خیال ظہور ہوتے جاتا ہے یہ نرک یا سورگ میں جانا اس کے کرموں پر منحصر ہوتا ہے جو پچھلے کئی جنموں کے ہیں کیونکہ یوگی کامل کے بغیر سب کو تھوڑی یا بہت دیر جا لگی ہوتی ہے ان میں پڑتا ہے تھوڑے وقت میں بہت وقت اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں جو حال

نظر آتا ہے۔ وہ سب صحیح ہوتا ہے اور کسی نہ کسی انسان پر کسی جنم میں اسکے اپنے پر گذرا ہو گا جب خواب شروع ہوتا ہے تو دماغ کسی اور غلاف کے اندر گھسا ہوا ہوتا ہے اور اسکی شعاعیں تمام ویراٹ میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اکاش پر گذشتہ اور آئندہ سب کارروائی کے عکس کھینچے ہیں جس کے ساتھ شعاعیں ملتی ہیں اس کا فوکس اپنے میں لیکر اپنا عکس و فوکس اس میں کھینچ دیتی ہیں سو کہم حالت سے اس میں مکر وہ سب کارروائی کا عکس تین منٹ میں دیکھ لیتی ہیں در اصل اصلی انسان نے وہ کارروائی دس برس میں گذاری ہوتی ہے پس ادہر اسی طرح دس ہی برس معلوم پڑتے ہیں۔

یہی حالت نرک و سورگ کی ہے چوراسی لاکھ جونیاں قالب ہیں اور ہر جونی میں ٹڈی دل کی طرح بے شمار جیو ہیں۔ مگر کرم تھوڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ ویراٹ میں بہت جیون کے کرم نزدیک نزدیک بالکل وہی ہیں کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت لوگوں کی شکلیں آپس میں ملتی ہیں۔ اور بہت کی آواز بہت کا دھن بہت کا خطاب وغیرہ وغیرہ ہمنے خود اس طرح کی کئی جوڑیاں ایک ہی شہر میں دیکھی ہیں۔ اور یہ بھی ساتھ ہی روشن ہو کے دنیا انادی ہے ایک ہی طریقہ پر کئی جیو نرک یا سورگ میں پہلے بھی رہ چکے ہیں۔

بس اس ذرا سے وقت میں انسان کی روح اپنی ہم جنس کرم کی روح کے آسمانی عکس سے تعلق پیدا کر لیتی ہے یعنی عکس ماترا اس سے روحانی تعلق کرکے جھانکی لے لیتی ہے۔ اور جتنے عرصہ میں وہ نرک یا سورگ میں رہا ہے یا اس نے رہنا ہے۔ اتنا ہی عرصہ روح کو معلوم ہوتا ہے۔ اپنی ہم کرم روح کے عکس پر خود بخود یک لخت ہی سب سے پہلے روح کی نگاہ پڑتی ہے۔ اور یہ سب

کارروائی کا عکس ہو بہو وہاں ہی ہوتا ہے۔ اور وہاں ہی قائمی طور پر رہتا ہے۔ جہاں وہ کارروائی ہوتی ہے اسلئے نرک یا سورگ میں جانے سے روح ادہر ادہر کی روحوں کا بھی نظارہ لے لیتی ہے جن کا اس کی ہم کرم روح نے بھی لیا تھا ؞

اس کو ذرا صحیح سمجھانے کیلئے ایک مثال دیتے ہیں راجہ بکرماجیت جسکو یوگ ودیا کا نہایت شوق تھا۔ اجین میں اپنا نواس رکھتا تھا کہ ایک دن ایک جوگی جو آدیش یوگ سے واقف تھا اجین میں وارد ہو کر راجہ کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ میں یوگ ودیا جانتا ہوں مگر آدیش یوگ کی مجھ کو خبر نہیں اگر آپ کوئی کرشمہ یوگ آدیش کا دکھلا دیں گے تو بعد کو میں بھی کئی کرشمے دکھلاؤں گا۔ راجہ نے بید جان کر کہ یہ آدیش یوگ تو جانتا نہیں جو مجھ کو نقصان پہنچا دے گا۔ آؤ اس کو یہ کرشمہ دکھلا کر اس سے کچھ اور سیکھ لیں۔ راجہ یہ بچار کر جوگی کو ایک مکان کے اندر لے گیا۔ اور وہاں جو ایک مرا ہوا طوطا پڑا تھا اس کو اٹھا کر پاس رکھ لیا اور عمل کرنا شروع کیا۔ جوگی کے دیکھتے دیکھتے راجہ کا جسم مردہ ہو گیا۔ اور طوطا بولنے لگا جوگی نے جو نہایت چالاک تھا اور اسی مطلب کیلئے آیا تھا فوراً اپنی روح راجہ کے جسم میں ڈال لی۔ اور طوطے کو مارنے کیلئے اٹھا مگر طوطا اڑ گیا اب سنئے راجہ کے سینکڑوں خزانوں کے حالات فوجوں کی گنتی زمین میں دفن کئے ہوئے لعل و جواہر محل کے حالات اور کئی پوشیدہ اشیا اسی وقت اس نقلی بکرماجیت کو معلوم ہو گئیں بچپن سے اس بڑھاپے تک کی سب باتیں ایک لمحہ میں بالکل ایسی ہی معلوم ہونے لگیں کہ گویا یہی روح تھی مطلب کیا کہ بکرماجیت ہی ہو گیا اسی طرح روح بھی سب کچھ دوسرے کے ملاپ سے معلوم کر لیتی ہے۔

افعال نیک یا بد پہلے من میں پیدا ہوتے ہیں پھر زبان پر آتے ہیں۔ اور پھر زیادہ غلبہ کے سبب عملی طور پر استعمال ہوتے ہیں ان تینوں حالتوں کی سزائیں وغیرہ اس جنم درمیانی و اگلے میں ملتی ہیں دل میں سوچے ہوئے خیالات کی سزا وغیرہ جو زیادہ سوکھم ہے اور روح سے نزدیک ہے اسی نرگ و سورگ کی حالت میں ملتی ہے۔

اب سوچئے کہ ان خواہشوں اور آنے جانے سے آزادی ہونے کا کام مکتی ہے عام قاعدہ تو یوں ہے کہ جس جنم میں جو خواہش روح کی ہوئی وہ خواہش تب تک بنی رہیگی کہ جب تک اپنا دورہ پورا کرکے ختم نہیں ہوئی یا جب تک اس کا خارجی فوکس نہیں لیا گیا۔

خارجی فوکس اس کو کہتے ہیں کہ ایک عکسی تصویر پر ایک آلہ دور سے اس نیت سے لگایا جاوے کہ اس کاغذ سے تصویر زائل ہو جاوے اور آلہ میں بھی نہ آوے۔

عام آدمی کی ہر خواہش سے یہ خواہش پیدا ہوتی ہے جس کو کرم کی جڑ پھیلانا کہتے ہیں۔

اگر آئندہ عکس کھینچنا بند ہو جاوے اور پچھلا عکس اپنا دورہ پورا کرکے یا بذریعہ خارجی فوکس کے زائل ہو جاوے تو خود بخود ست چت آنند ہو۔ اور بس۔

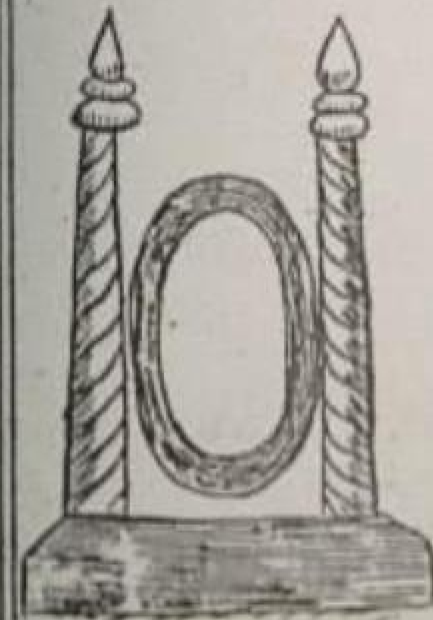
دنیا بھر میں جتنے ریت کے ذرات ہیں اگر ان کو اتنی ہی تعداد میں ضرب دی جائے اور حاصل ضرب سرور پرماتما کی سن سمادھی کا سمجھا جاوے تو دنیا کا سب آنند (عیش و عشرت) ایک ذرے کے لاکھویں حصے کے عکس ماتر کے برابر بھی نہیں ہے۔

نشکام او پاشنا یا کرموں کے پھل کے تیاگ سے آئندہ کیلئے بے خطرہ ہو جاؤ گے کرشن کی طرح جتی اور درباسا کی طرح نراہاری بننے کا نام ہی پھل کا تیاگ ہے اپنی خواہش سے کچھ نہیں کیا جاتا۔ صرف سادھن کے شریر کو اگر کوئی دوسرا اگر مجبور کرے کہ کچھ کھانا پلانا چاہتا ہوں تو وہ اس کی خواہش ہے اس کے پھل کا ادھکاری وہی ہے منہ کھولتے جاتے اور منہ میں ڈالتے وقت بھی تم بیخواہش ہو۔ اسی طرح سب کرم بغیر اسکے عوضانہ لینے کی خواہش کے کرو۔ لاکھوں برسوں میں بھی ختم نہ ہونیوالے کرموں کا چکر اس طرح مہینوں میں ختم ہو جاویگا کیونکہ جس طرح نئے پیدا شدہ کرموں سے تم آزاد ہوتے جاتے ہیں اور طرح انہی نئے کرموں میں جو پرانے کرموں سے پیدا شدہ خواہشیں ہیں ان کو بھی سمیٹ رہے ہو۔ اس سادھو کی سدھی کی آزمائش یہ ہے کہ پار نظر ہو۔

پار نظر کے نظارہ کو ہو بہو دیکھنے کیلئے اور اسپر پورا الیقین کرنے کیلئے کی سمادھی کے سادھن کی تلاش کرو۔ تاکہ یہ بات کہ یوگی ریکھ میں سیکھ مار سکتے ہیں۔ ظاہرا دیکھو اسی سے خارجی فوکس کا تماشہ بھی نظر آویگا۔ شاستروں میں خارجی فوکس کو کئی طرح بیان کیا ہے اور ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہے کہ سمادھی والے اودیت یوگی کے پیچھے برے کرم اس کو لگتے ہیں جو ان کی نندیا کرتا ہے اور اچھے کرموں کو وہ پاتا ہے جو اس کی تعریف کرے یا ان کی سیوا کرے تیسرا طریقہ کاشی مرن اودمکتی ہے یعنی شری کاشی جی میں مرنے سے مکتی ملتی ہے یوگی پانی کو مسمرائز کرکے جس کام کیواسطے کسی کو دیں وہ کام پورا ہو جاتا ہے۔ بیمار ہو تو اس کو پی کر صحت پاتا ہے اسی طرح ہر شے میں اعلیٰ یوگی ہمیشہ کیلئے تاثیر بھر سکتے ہیں درجہ اول یہ ہے کہ شیو جی نے وہ

زمین مسمرائز کردی ہے کہ جو میرا کھنڈ اجاری ہے وہ مکتی پاوے وجہ دوم یہ ہے کہ ازلی ابدی وید شاستر اور پران کے اربوں تعداد کے ہندو ماننے والے اس کو مانتے آئے ہیں اور اب مان رہے ہیں جس سے کہ وہ زمین دوبارہ ساتھ ہی ساتھ مسمرائز ہوتی جاتی ہے۔ سوم وجہ یہ ہے کہ شیوجی ہر منش کے کان میں اس کے شریر چھوڑتے وقت رام (تارک منتر) کا اپدیش کرتے ہیں جو یوگی کے منہ سے نکلکر بمعہ ارتھوں کے اس کو سنائی دیتا ہی یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان نہ ادھر اور نہ ادھر پھنسا ہوتا ہے اس وقت صرف دوسرے نظارہ دیکھنے میں لگا ہوتا ہے کہ اوپر سے یہ اپدیش کارگر ہوکر اس کو آزاد کردیتا ہے لمحہ کے لاکھویں حصے کے وقت کے برابر وقت میں بھیر و عکس ماتر نرک یا سورگ کی دکھلا کر ایک بھاری ملزم پر جیسے ہی جرمانے کی سزا کافی سمجھتی۔ یہ بیرونی ارتھ تھا اب یوگی اس کے گپت ارتھ اس طرح کریں گے کہ ایک اعلیٰ یوگی کے دربار اس کے پھیلائے ہوئے شانتی اور مکتی کے دینے والے اور ایسے کانشی میں مرنے وقت جب ذرا ادھر کی جھانکی ہوتی ہے سب فیصلہ اسی مکتی دینے والے اور اسکے ذریعہ ہوکر منش مکت ہوجاتا ہے۔

سمادھی





ہٹ یوگی جس طرح گھٹ چکر دور ا پرانوں کو اوپر چڑھا کر سمادھی لیتے ہیں جو آج کل ہمارے درمیان کے دیش میں آب ہوا خوراک وجہ ناموافق ہونے سے خطرناک ہی مانسک یوگی بھی اسی طرح کتنی آسان تا چھڑے اور طریقے اپنے پاس رکھتے ہیں مانسک یوگ کا ہمیشہ ہر طریقہ بے خطر ہوتا ہے فوائد سمادھی نہایتما جانتے ہیں نظارہ خاص پاکر ہمیشہ کا بھرم مٹ جاتا ہی اور بعد کو تنزلی کا بیج ناش ہوکر صرف ترقی ہی رہجاتی ہے دنیا کے ہر کام میں اس سے مدد لے سکتا ہے عامل کا بوقت سمادھی سب جسم سن وجڑ ہوتا ہی اگر نشتر لگا ئیں یا آگ کی چنگاری بدن پر رکھیں تو اس کو ہرگز معلوم نہیں ہوتا۔

ابتدائی حالت میں بعض وقت خود بخود ہی کچھ کم عرصہ بعد (جس کی کوئی حد مقرر نہیں) عامل جاگ پڑتا ہی وہ وقت جو سمادھی میں لگتا ہے روح اور جسم کے تعلق کیوقت (عمر) شمار نہیں ہوتا جس آدمی کی عمر وہ جوتشی جو ہزار برس پہلے ہی چاند اور سورج گرہن کا پتہ دے دیتے ہیں۔ اسی برس کی لکھیں تو ان کا یہ مطلب ہوگا کہ روح اسی برس تک جسم کے ساتھ وصل کرکے ہر لمحہ پچھلی خواہشوں کے موافق کچھ نہ کچھ حرکت کرتی رہیگی کہ اگر دس برس کے بعد اس کو کسی یوگی نے سمادھی کا رستہ بتایا اگر وہ عامل ہوکر ۲۰ برس سمادھی میں رہا تو یہ بیس اس کی اصلی عمر میں شمار نہ ہونگے جب سمادھی سے اٹھیگا اس کا گیارہواں برس شمار ہوگا یہ صرف اس لئے کہ ہر انسان کی عمر مختلف تعداد کے سانس گن کر مقرر کی گئی ہے جس کے سوانس جلدی خرچ ہوجا وینگے اسکی روح کو جلد جسم چھوڑنا ہوگا اور جس کے دیر کے بعد آہستہ آہستہ خرچ ہونگے اس کی روح دیر کے بعد جسم کو چھوڑیگی چونکہ سمادھی کے وقت حرکت دل قبض اور سانس نکلنے بند ہوسکتے ہیں اسلئے وہ وقت عمر میں شمار نہیں ہوتا۔

سکھوں کے زمانے میں جسکو ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے ایک سردار بتلاش شکار جنگل میں جاکر ایک غار میں جا گھسے اور دلاوری کر کے دور تک اندر چلے گئے شکار تو نہ ملا صرف ایک مردہ کھینچکر باہر لائے جب اس کو بغور دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی انسان نوجوان ابھی سویا ہے مگر مٹی اور گردہ کے پڑجانے سے اس کا چہرہ اور بدن کی جلد نہایت میلی ہو گئی تھی پہلے آہستہ آہستہ اٹھانے کی کوشش مگر وہ نہ اٹھا پھر یہ خیال کر کے کہ شاید مردہ ہو زور سے کھینچکر دور پھینک دیا کہ دور گرنا تھا کہ اس بھاری ضرب کے اس کی سمادھی کھل گئی۔ اٹھتے ہی بولا اکبر بادشاہ آپ کا اقبال بلند جگ جگ پرتاپ لکھاں تے قلم۔ تب تو سردار اور اُن کے ساتھی حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔

مانسک یوگ کے طالبو

یہ شخص ذات کا ہندو بھانڈ تھا کہ جس نے اپنی روٹی کمانے کیلئے کسی سادھو کی خدمت کر کے سمادھی کا طریقہ سیکھ لیا تھا سمادھی سے بیدار ہونیکا طریقہ بھی سیکھا مگر اس کی طرف معمولی توجہ کی کیونکہ وہ اس خوشی میں مست رہا کہ اب ہمیشہ کی روٹیاں صرف ایک ہی جگہ سے کما لوں گا۔ اکبر بادشاہ کو یہ تماشا دکھلا کر جو چاہونگا سو انعام پاؤنگا۔

بس وہ اکبر کے دربار میں آیا اپنا حال بیان کیا کہ میں سمادھی لیتا ہوں حضور میرا تماشا دیکھیں۔ بعد ازاں خواہ آگ میرے بدن پر رکھیں یا نشتر میرے بدن پر ماریں مجھ کو کچھ تکلیف نہ ہوگی اور پھر جتنے دن یا مہینے چاہو مجھکو ایک صندوق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو بغیر خورد و نوش کے جیتا رہونگا اور ہوا کہ جس کے بغیر ایک دم بھی نہیں رہا جاتا بغیر ہوا کے رہونگا یہ سنکر اکبر نے اجاز

دی کہ ہاں جو چاہو گے پاؤ گے چونکہ سادھو نے آب حیات کو ایسے برتن میں ڈالا جو اس کے لایق نہ تھا اس لئے اس کو فائدہ خاک نہ ہوا۔

بوقت سمادھی نہ تو اس نے وقت بیداری کو یاد کیا اور نہ طریقہ بیداری عمل میں لایا یونہی سمادھی میں ہو گیا۔

اکبر نے اپنے ہاتھ سے نشتر چلایا بدن پر آگ رکھی اور پھر آزمایش کیلئے صندوق میں بند کر کے زمین میں گڑوایا میعاد مقرر کے بعد ایک دربار عام کر کے زمین کھدوائی اور صندوق نکلوا کر بھانڈ کو نکالا اور اس کے اٹھانے کی کوشش کی۔ غرضیکہ ہزار ہا کوششیں کیں مگر وہ بیدار نہ ہوا پھر ایک میدان میں رکھوا دیا اور اس کے پاس ایک برس تک پہرہ رکھا کہ شاید خود بیدار ہو مگر بھانڈ جو بیداری کے نام کو بھی بھلا بیٹھا تھا۔ کب جاگتا تھا بیشک اس وقت بخواہش انند اعظم میں محو تھا۔

ایک برس بعد بادشاہ نے اس کو مردہ جان کر اس غار میں رکھوا دیا اب سردار کے سامنے اٹھتے ہی اکبر بادشاہ کا نام لیکر اپنی شے مانگ رہا ہے حالانکہ اس عرصہ کو سینکڑوں برس گزر گئے ہوئے تھے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ بھیکو کی خواہش کا نلپ دن رات اس میں رہا کرتا تھا وہ اس کے نقصان کا باعث ہوا ورنہ اس کی اور اس کے گورو کی سمادھی میں ہر طرح کوئی فرق نہ تھا مگر اپرو کھم گیان سے خواہش کم نہ کرنے اور ہر وقت پارلظرہ کرنے سے یہ فرق پڑ گیا بس اس کا یوگ بیکار رہ گیا اور تماشبینی میں صرف ہوا۔

طریقہ

آنکھوں میں رہنے والی تلی کو شاستر والے نراجن کہتے ہیں۔ جس طرح ریل

گاڑی کو انجن چلاتا ہے اور انجن کی کنجی سے کام ہوتا ہے اسی طرح انسان کا انجن یہ آنکھیں ہیں۔ اندھیری رات میں اگر آنکھ کے آئینہ پر انگلی لگ جاوے تو عجوبہ طرح کی روشنی نظر آتی ہے مرنے اور پیدائش کے وقت عکس تر روح اعظم کے نزدیک کے پردہ یا غلاف کا نظارہ نظر آتا ہے اسی طرح اس یکلخت حرکت سے استھرتا اور ضرب آرام کی درمیانی حالت میں آنکھ کی باریک رنگ یا شعاع دباؤ سے مڑ کر بنی ہوئی شعاع سے ہوتی ہوئی اندر کی جھائی عکس ماترے ہی ہے اس کا پورا پتہ ترکشی دھیان کے بیان سے اچھی طرح واضح ہو جاویگا اس سے مطلب یہ نکلا کہ ہر لمحہ ہر خواہش جو دل میں گزرتی ہے ہر لمحہ اس کی شعاع آنکھوں تک بھی آتی ہے تم جس شے کی طرف دیکھ رہے ہو ہوگی یا معمول اس شے کو ہاتھ میں لیکر یا نقطہ دور سے دیکھکر تمہاری اس وقت کی خواہش کا عکس پڑھکر تم کو دکھلاویگا کہ تمہاری اس وقت یہ خواہش تھی اگر دل میں یہ خواہش کرو کہ آئینہ میں جو تصویر نظر آرہی ہے وہ بیہوش ہوکر حالت روشن ضمیری میں ہو جاوے یا اندرون بینی و بیرون بینی کی سمادھی میں سے کسی حالت میں ہو جاوے تو جس طرح معمول تمہارے سامنے بیہوش ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے آئینہ والے عکس پر بھی عمل کرنے سے وہ بیہوش ہو سکتا ہے اگر تمہارا اپنا عکس آئینہ میں پڑ رہا ہے تو تم اس کی بائیں آنکھ کی پتلی میں نظر جماؤ جو تمہاری دائیں طرف ہوگی۔

معمول کے عکس کی آنکھ کی پتلی میں نظر جمانے اور اپنے عکس کی پتلی میں نظر جمانے میں ازحد فرق ہے اول یہ کہ معمول کے خیالات عامل کے اختیار میں ایسے نہیں ہوتے۔ جیسے کہ اول دویم دوسرے شخص کے دماغی ذرات وخیالات اس کے افعال کیموافق غلبہ پر ہوتے ہیں یعنی مقناطیس اور طرح

کر ہوتی ہے جس سے فوراً یا شخص پیدا کرنا مشکل ہے۔
بوقت رات یا دن ایکانت مکان یا جنگل میں جو علیحدہ یا آتش پر ہو وہاں بیٹھ کر ایک صاف و شفاف آئینہ اپنے سامنے قریب دو فٹ کی دوری پر رکھو شمال کی جانب پشت کرو اور روئی اپنے کانوں میں رکھو اور آئینہ میں آنکھ کی پتلی میں توجہ یکسو کر کے دیکھنا شروع کرو ایسے طریقہ سے کہ تمہیں اپنے شریر کا ہوش نہ رہے اور یہ خیال جمائے رکھو کہ یہ آئینہ والا شخص اسی وقت عکس کا خیال رہے بیہوش ہو جائے اور ساتھ ہی دل میں خیال کئے جاؤ کہ حالت سمادھی صرف ایک آنکھ کو یا جتنی دیر تک چاہو رہے ہم نے خزانہ کرامات کے سب حصے ایسی ترتیب سے لکھنے شروع کئے ہیں کہ عامل کی لیاقت و طاقت پہلے بعد دوسرے کی ہوتی جاوے یعنی عامل اگر توجہ اور یکسوئی کی مشق پہلے حصہ سے کر چکا ہو تو چند ہی دن میں کامیاب ہو جاویگا۔

بعضوں کو چند دن تک صرف سکھپتی حالت کی طرح نیند سی آویگی اور بعضوں کو یکلخت ایک عجیب نظارہ نظر آویگا۔ پھر تم دیکھو گے کہ ہم نے کیا لکھا ہے سوالات کے جوابات اور سب روحانی و شوکیہ حالات اس سے حل ہو سکینگے اور ساتھ ہی نور اعلیٰ سے وصل ہوگا وصل کیوں نہ ہو۔

جبکہ آنکھ اور دل کا آپس میں ایک نہایت گہرا تعلق ہے مشہور ہے کہ دیوتاؤں کی آنکھ نہیں جھپکتی یعنی ان کی ٹکٹکی نظر رہتی ہے پس آنکھ جو اور جس کا خیال کرتی ہے دل ادھر ہی لگا رہتا ہے اور اپنی خواہش کو آن کی آن میں پورا کر دکھاتا ہے اگر توجہ کسی طرف پوری لگ رہی ہو اور آنکھ جھپک جاوے تو ہر جھپک پر بغیر لوگیوں کے توجہ کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے آنکھ کی مشق اسی طرح آنکھ بند کیے سادھن کرنے میں بھی مدد دیتی ہے کیونکہ اسوقت بھی اندرونی برقی یا نظر کی شعاعیں برابر

ایسا ہی کام کرتی ہیں بھلا یت اس سادھن میں اول تا خیال رکھنا ضروری ہے کہ روشنی کا عکس جو آئینہ پر یکلخت پڑتا ہو اس کی چمک آنکھ میں نہ لگے جو ضرر رساں ہے۔

دوئم اکیلی جگہ نہ ملنے سے اگر عام جگہ پر بیٹھو تو پہلے کوئی نہ کوئی ہمراز بنا لینا چاہئے تاکہ اس وقت واویلا نہو۔

ترکٹی دھیان

یہ سادھن سویرے چار بجے صبح کے اٹھکر کی جاتی ہے ایک کمرہ ہی جو اس مطلب کیلئے تیار کیا جاتا ہے خوشبودار اشیاء اور کافور دھوپ وغیرہ سے معطر کیا ہوا ہوتا ہے جب سب کام تیار ہو ایک پاک و صاف نرم گدیلا یا آسن بچھاؤ اور آنکھیں بند کر کے اس جگہ کو دیکھو جہاں شیوجی کا تیسرا انتر مانا جاتا ہے یہ جگہ مستک کے درمیان میں جہاں ہندو تلک لگاتے ہیں۔ ہوتی ہے آنکھیں بند کر کے اوپر کی طرف دیکھنے سے دماغ کی ایک شعاع پر نگاہ پڑتی ہے جو حسن من دماغ پر پڑتی ہے۔

اول ہی اول بہت عرصہ تک نیلی ہی روشنی نظر آتی رہتی ہے جب اس روشنی کو دھیان لگا کر دیکھو گے عجب نظارہ نظر پڑیگا اور عجیب طرح کا آنند اور شانتی آویگی تمہارا دل ہمیشہ یہی چاہیگا کہ ہمیشہ اس کی طرف دھیان لگا رہے اگر کوئی اس دھیان کیوقت میں تمہارا خلل انداز ہوگا تم اس کو دشمن خیال کروگے اور کہوگے کہ افسوس تمنے غضب کیا سکھ اعظم سے دکھ اعظم میں لے آئے اندھیرے میں جب انگلی آنکھ پر لگتی ہے اور ایک روشنی سی معلوم ہوتی ہے یہ وہی روشنی ہے پس اس طرح اختیاری طور پر تم اس نور کے عکس کے

عکس کو دیکھ رہے ہو آخر کو یہی روشنی آہستہ آہستہ سفیدی سے بدلنے لگے تو تم جانو کہ ترقی نزدیک ہی پردہ اٹھنے والا ہی جلدی عکس اصلی پر نگاہ پڑیگی اور بیشک اصلی نظارہ دیکھو گے دلی و دماغی طاقت روز بروز بڑھتی جاویگی اور چہرہ پر روشنی آتی جاویگی۔

راداسوامی کی مورتی کا دھیان کرتے ہیں جو استھول ہو کر ہو بہو سامنے آجاتی ہے اور بعد ازاں ترکٹی سادھن شروع کرتے ہیں آہستہ آہستہ سادھن کرنے سے نظارہ ہو جاتا ہے اور پردہ غیب سے اٹھ جاتا ہے اگر کچھ بھی کروگے تو جانو کہ ہم کیا کر رہے ہیں سوامی دیوراج سرتھ مارگی جو میرے گورو مہاراج ہیں جو سوبرج کے اس کی بھی رہ چکے ہیں اور سبٹ یوگی کامل بھی ہیں ہزار ہا لوگوں کے مقدمات وغیرہ اس روشنی پر نگاہ ڈالکر اور خواہش کو جنبش بھی دیکر فتح کروا چکے ہیں اور ہر روشنی سے تعلق پیدا کرکے مدعا دلی رفع خواہشات بیان کیا اور ہر دوسرے کے دل میں اس کام کے ویسا ہی کرنے کی خواہش پیدا ہوتی سوامی دیوراج جی کا احوال پڑھنے کے لایق ہے جو تھوڑا تھوڑا اس اور اگلے سب حصوں میں چھپا ہے منگا کر دیکھ لیں۔



تسخیر شمس



ہیوشیرینگٹ آنگ

اس سادھن کو بھی ویراٹ کا دیکھنا کہتے ہیں۔ ہیونیگ شرنگ آنگ سورج منتر ہے اس منتر سے سورج ادھر متوجہ ہوتا ہے کہ یہ سورج کا اصلی نام ہے سورج کی شکتی نہایت باریک فلاسفی ہے اس میں انادی بھری ہوئی ہے یہ منتر سورج سے جدا نہیں اور سورج اس منتر سے جدا نہیں دونوں ایک جان ہیں سنسکرت کی اس شکل کی (ہ) بندی شکتی کا شر ہے بولنے سے اندرونی تن منڈل میں گونج پیدا کر کے سوہم ہوتی جاتی ہے اور اس وقت اپنے ساتھ کے نام والے کو متوجہ کرتی ہے خواہ کسی دیوتا کا بیج (مول) منتر ہو۔ یہ (ہ) بندی ضرور ساتھ ہوگی اس بندی کے بغیر مول منتر نہیں ہو سکتا اور نہ کام دیتا ہے چھایا پرش کا ویراٹ اور ہوتا ہے۔ چھایا پرش میں ویراٹ کا جوہر کھینچا جاتا ہے اور اپنے جسم سے اسکو طاقت دیجاتی ہے یا یوں کہ وہ طاقت سایہ میں پہلے ہی موجود ہوتی ہے ہندو فلاسفر مانتے ہیں کہ ہر شے میں جتنی طاقت یا تاثیر ہوتی ہے اسکے سایہ میں ہر وقت اتنی ہی تاثیر موجود رہتی ہے۔

پرانوں میں ایسی کتھا بہت آئی ہیں کہ فلاں دیوتا جا رہا تھا کہ دوسرے دیوتا نے اس کے سایہ کو پکڑ لیا اور وہ دیوتا کھڑا ہو گیا عمل حب یا موہنی وغیرہ میں اس واسطے فوٹو کی تصویر درکار ہوتی ہے کیونکہ عکسی تصویر انسان کے سایہ یا سائے کی تصویر کا نام ہے اس تصویر پر جو عمل کروگے فوراً اس پر کہ جس کی وہ تصویر ہے تاثیر پیدا ہو جاویگی پرانے عامل آٹے یا مٹی کا بت اپنے مطلب کے مطابق بنا کر اس کا تعلق مطلوب وغیرہ سے کر لیا کرتے تھے اور عمل موہنی میں تلک وغیرہ و دیگر کارروائی کیوقت سوئیوں یا کانٹوں سے تمام اس کا بدن پرو دیتے تھے جس طرح کہ آجکل گڈے نکالنے والے بیمار

کے گھر سے سوئی یا کانٹے سے پرو دیا ہوا گڈا نکالکر دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آرام ہو جائے گا۔ بلا گئی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آٹے یا مٹی یا بت بنانیوالے عامل جبتک مطلوب کو خود نہ دیکھ لیں کامیاب نہیں ہو سکتے خود دیکھنے میں یہ حکمت ہے کہ وہ عکس جو عامل کے اندر کھچ گیا ہے اس کا فوکس بت میں آجاتا ہے ہماری اس مثال سے آپ اچھی طرح سمجھ جاؤ گے جواب لکھنے لگے ہیں۔

اول ہی کسی یوگی نے کرشن کو دیکھا تب اس غرض سے کہ اس کی مورتی سب لوگ دھیان کر سکیں پرانوں میں اس کی تشریح کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ کچھ باقی نہیں رہا اب ہر لایق مصور یا سنگتراش اس بیان کو پڑھکر اس کی مجسم شکل اپنے دل میں اول بنا لیگا تصویر یا مورتی بناتے وقت اگر کسی جگہ کمی یا بیشی ظاہر ہوگی فوراً اس کے دور کرنے کی کوشش کریگا کیونکہ جو دل کے عکس کا عکس مجسم طور پر وہ بنا رہا ہو وہ ابھی ویسا ہو بہو نہیں ہوا اسی طرح جب ایکبار تصویر یا مورتی بن گئی تو پھر ہر معمولی مصور یا سنگتراش بھی بنا سکتا ہے اگر کوئی سوال کرے کہ کیا اس طرح پوری تشریح کسی مطلوب کی ہم بھی لکھکر کسی یوگی یا راج یوگ سوسائٹی سے مطلب حل کروا سکتے ہیں! تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہرگز ہرگز ویسی تشریح آپ سے نہو سکیگی جیسی کہ یوگی نے کی۔ یوگی نے اول ہو بہو مطلوب کی تصویر کو دل میں مجسم بنا لیا تھا بعد کو نہایت پریم اور مستی اور صاف دلی سے اسکی تشریح کی یا یوگی کے ہر بیان میں شکتی یا اور ساتھ ہی بھرتا چلا ہے اکار یا کسی خلاف کے مجسم کر کے دکھلانے کی مثال جو دیکھی اس کو علیحدہ رہنے دو سب دیوتے ہر نئے ویراٹ کے بنتے ہی آموجود ہوتے ہیں یہ تغیر و تبدل صرف انسانوں وغیرہ میں ہوتا ہے۔

پس کرشن کی مورتی ہر جگ میں برابر ہی چلی آئی ہے منے سنگتراش اس کو دیکھ دیکھ کر دوسری بنا لیتے ہیں اگر کوئی ایسا طریقہ ہو کہ دکھن کا طالب اپنے مطلوب کے اس عکس کی تصویر جو اس کے دل میں بن رہی ہے کسی یوگی یا راج یوگ سبھا تک پہنچا دیوے تو صحیح کام نکل سکتا ہے۔

غرضکہ انسان بوجہ کثیف ہونے کے خود کچھ بھی نہیں کر سکتا جب ہمزاد کا عامل کامل بنجاتا ہے تو وہی دوسرا روحانی انسان جو دراصل ہر طرح وہی ہی اور ہر طرح طاقت و تاثیر وہی رکھتا ہے بوجہ سوکہم تتوں کے ہونیکے دنیا کی خبریں لاتا ہے چشم زدن میں کابل و قندھار کے میوجات لے آ موجود کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس ویراٹ کا کچھ حال خزانہ کرامات حصہ اول میں بھی آچکا ہے اور باقی سب حصوں میں موجود ہے دیکھ لو اب ہم سورج کی اوپاسنا جس کو رشی اور منی کرتے آئے ہیں تحریر کرتے ہیں سب لوگ ویراٹ اعظم کے نمونہ پر چھوٹے ویراٹ بنائے گئے ہیں جس طرح پیٹ اندر سے خالی۔ اسی طرح ویراٹ اعظم کا یہ سب اکاش کا پولا پیٹ ہے جو خالی ہے اور جس طرح ہم میں خون کی بھری ہوئی ناڑیاں موجود ہیں اسی طرح اس میں سمندر ندی نالے بہ رہے ہیں جس طرح ہماری دو آنکھیں ہیں اسی طرح اس کی چاند اور سورج دو آنکھیں ہیں غرضکہ ہر شے کا نمونہ ہم میں موجود ہے جو وہی تاثیر رکھتا ہے ہمارے جسم کے بہت سے دروازے ہیں اور بیشمار مساموں کی باریک سوراخیں بھی ہیں مگر ایسے سوراخ شاید آپ کو آجتک معلوم نہیں کہ جس سے جھانک کر دیکھنے سے اندرونی حالت معلوم ہو اور آخری سوکہم تتہ کا نظارہ ہو کر صرف آنند ہی ہو جاوے اور پتہ دیویں اس کا بیان نہایت وہی کے حال میں بھی آیا ہے جہاں آئینہ پر سادھن کرنا لکھا ہے اصلی بات یوں

ہے کہ آنکھ کے بغیر انسان چیتن یا انسان نہیں رہتا بلکہ پتھر کی طرح اندر سے ذرا ذرا اپنے میں ہی چیتن بطور نیند کے ہوتا ہے گویا سب گیان جاتا رہتا ہے جب آنکھ ہوتی ہے سب کچھ کر سکتا ہے نذر کا نظارہ دکھانیوالی بھی سوراخ ہی جس سے ایک باریک نلی بدہی تک اور بدہی سے من تک گئی ہوئی ہے اور من پر پڑے ہوئے عکس کو اپنے ساتھ ملا رہی ہے۔

یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ لائق آدمیوں کے نزدیک عکس اور اصل میں کوئی فرق نہیں عکس کے پاس ہی عکس والا ہوتا ہے اور عکس اس کے دیکھنے میں روک نہیں رکھتا جس طرح اس چھوٹے ویراٹ کا منبع معلوم ہوگیا اسی طرح بڑے ویراٹ کا منبع دشعاع یا مقناطیس نکلنے کا رستہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ پس ویراٹ اعظم کا منبع سورج ہے اور یہی ویراٹ کی آنکھ ہے دنیا کا تمام دار و مدار اسی آنکھ پر ہے ویراٹ اسی سے ہرا بھرا رہتا ہے نارنج کو پہلے دن کڑوا ہفتہ بعد ترش اور ماہ بعد شیریں اسی کی کرنیں بناتی ہیں ذائقہ اور رنگ انہی کرنوں کے ذریعہ ہو جاتا ہے یہ ویراٹ جب اپنا چکر پورا کرکے حالت سوکہم میں ہو جاتا ہے اور جیو اپنے اپنے کرموں کی خواہش کو لئے ہوئے اس کے اندر لے ہو جاتے ہیں تو اسی آنکھ سے دوبارہ مجسم بنتے ہیں۔

دنیا کی سب اشیا اسی سے بنتی ہیں اب ہم سادھن کا طریقہ لکھتے ہیں دنیا کی سب زبانیں انکے اکھر و شبد بے قاعدہ ہیں صرف ایک سنسکرت اکھروں کے شبد اپنی نراکار آزاد کو اس نراکار تک پہنچاتے ہیں یعنی جو تار خبران کے ذریعہ روانہ کی جاوے بغیر اٹکائے کے فوراً وہاں پہنچ جاتی ہے۔ ہاں بیشک کچھ دیری بعد اس شخص کی بھی خواہش سنی جا سکتی ہے کہ جو صرف آواز کا اور اس کے مطلب کا خیال کرے اور الفاظوں کی تحریر سے کچھ کام نہ رکھے۔

سورج کا بیج منتر جو اوپر لکھا گیا ہے اس کو اول صحیح کر کے زبان پر چڑھا لو پھر بوقت صبح کسی ایکانت جگہ کھڑے ہو کر سورج کی طرف ٹکٹکی باندھ ہو اور توجہ کامل سے اس کی طرف دیکھنا شروع کرو منتر دل میں پڑھتے جاؤ مگر منتر اس طرح پڑھو کہ نہ تمہاری زبان ہلے اور نہ آواز تمہارے کانوں تک پہنچے پہلے پہل یہ سادھن صرف نشکام (بے خواہشی) کرو بعد کو تمہارے سب مطلب ایک لمحہ میں پورے ہو سکیں گے اور تینوں زبانوں کا احوال روشن ہو جائیگا ویراٹ اعظم کی اندرونی اور بیرونی حالت کو چشم زدن میں دیکھ سکو گے اپنی ہتھیلی اس ہتھیلی کے ساتھ ملاتے ہی آتما اعظم پاؤ گے پھر خوشی دھیان ذرا ادھر (اندر) بھی کر کے کچھ اور بھی دیکھو گے جو پہلے کیا بتلاؤں اس مجلک کو تحریر میں کیونکر لاؤں۔

اس کے دیکھنے کی میعاد مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جتنی دیر زیادہ دیکھو گے اتنی ہی جلدی کامیاب ہو گے اگر صرف ایک گھنٹہ ہر روز دیکھو گے کچھ عرصے کے بعد کامیاب ہو گے ہمارے دور دراز کے نواسی مہاتما دوستو تمہیں قسم (سوگند) ہے جو اس یا کسی ایسی ہی دوسری سادھن کو شروع نہ کرو تو؟

ٹوٹکہ

یا واسع۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے وسیع حکمت والے۔ اگر صبح نہا کر ایک سو ایک اسکا جپ کریں جیب سے خود بخود دولت ملے ہرگز تنگی نہ ہو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف اس کے ارتھوں کا دھیان کرتے کرتے ہی قادر اور قدرت پر نگاہ ڈالے اور ان دونوں کا تعلق جانکر ایسا تصور باندھے کہ جپ اور ارتھ دونوں بھول جائیں صرف تصویر ہی سامنے رہے پھر اس خواہش

دولت کو جسکو پہلے ہی دل میں خیال کیا ہوا تھا زور سے آ دے اور خیال کرے کہ سونا چاندی کے سکے اور زر جواہرات میری دلی حرکت اور قادر کے اشارے سے قدرت میں سے نکل کر میری طرف آ رہے ہیں اور خیال بیچ بیچ آتے ہوئے نظر آویں اس میں پایا جاتا [illegible] اس کی تجلیم کا تماشہ دیکھا ہے اور جو شاگردوں کو بتلایا ہے انہوں نے بھی پورا لطف اٹھایا ہے۔

پرشناولی یا فالنامہ

اپنے سوال کو اچھی طرح دل میں جماؤ اور بالکل تھوڑی دیر تک یکسو ہو جاؤ یہاں تک کہ تمہارے دل کا ولولہ ہاتھوں کی انگلیوں سے خارج ہونے لگے پھر آنکھیں بند کر کے اس فالنامہ کو چھو دو اور جہاں انگلی خود بخود جا رہے جانیدو بعد کو آنکھیں کھول کر پھل دیکھ لو تجربہ ہے۔

ک ۱۱
خوف ہو
نیست و نابود ہو
ش ۱
ر ۲
دکھ ہو
ل ۳
سدھ ہو
س ۱۰
سدھ ہو
ب ۴
فائدہ ہو
محبت ہو
ق
ک ۵
موت ہو
۹
فائدہ ہو
۸
سدھ ہو
ت
دکھ ہو
نیست و نابود ہو

تسخیر مطلوب

(۱) ہر شخص جانتا ہے کہ ہر علم و فن میں استاد یا گورو کامل کی از حد ضرورت

[illegible]

[illegible]

پھیلا رکھی ہے۔

(۷) عامل کو ہمیشہ پاک و صاف رہنا چاہئے اور وقت عمل شاکر عمل پر بیٹھے بغیر اس کے ہرگز عمل شروع نہ کرے کپڑے کی ستھرائی دلکو ستھرا کرتی ہے جگہ بامکان ایسا انتخاب ہو کہ جس جگہ دوسرے کا گزر تک نہ ہو اور نہ کسی طرح کی آواز پڑے اور نہ طبیعت کو پراگندہ کرنیوالی کوئی شے سامنے ہو جگہ

پس جس طرح یہ سب اشیا ایک میں سے دو ہو کر اپنی شکتی کے بعد دیگرے آہستہ
آہستہ ضائع کرتی گئی ہیں اسی طرح چاند اور سورج جو شکتی کے منبع ہیں اور تن
کے جدا ہونے سے سب اشیاء کو جدائی میں تقویت پہنچتی ہے آہستہ آہستہ جیو اور
برہم کے ملاپ کی ڈوری کاٹتے گئے ہیں اور تمام اشیاء کے باہمی تعلقات کو کم
کرتے ہیں جس طرح انسان کے دماغ میں جب تری کا تت کم ہو جاتا ہے تو
شکتی زور کر کے دیوانہ بنا دیتی ہے اور جو ہمردی کا تت کم ہو جاتا ہے تو گرمی
بڑھ کر پاگل سا بنا کے سخت بیمار کر دیتی ہے اور مادہ شکتی یا سوچ وچار کا جاتا
رہتا ہے اور من کے ملاپ کا سلسلہ ٹوٹنے لگتا ہے اس طرح چاند سے سورج
یا سورج سے چاند جب جدا ہو گیا تو سب کام بگڑ گیا اصلی شکتی جاتی رہی۔ اگر
دونو ملجاویں تو ایک لمحہ میں دنیا پر جو حالت طاری ہو وہ بیان سے باہر ہے
فوراً یہ مایا کا ویراٹ تنزلی پر ہو کر اپنا رخ اندر ہی اندر ترقی اعلیٰ کی طرف
لے جاوے۔

چاند اور سورج جب آپس میں ملجاتے ہیں یا جب ایک کا عکس (سایہ) دوسرے
پر پڑتا ہے تو اس وقت تمام جگت میں وہی تاثیر پھیلنے لگتی ہے۔ حمل والی
عورت اگر اس وقت قینچی سے کچھ کاٹے اور خیال ذرا بھی پیٹ کے اندر چلا
جاوے تو اسی وقت لڑکے یا لڑکی کا اعضا کٹ جاوے۔ تلک چندن کا دیوے
پر تصور اندر کی طرف کر کے لگا دے تو ٹیکا اولاد کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے سفید
سا بنا رہے یہ کئی بار بچشم خود دیکھ چکے ہیں اگر کسی کے مکان سے پیلے نہ
جاتے ہوں تو چاند یا سورج گرہن کے وقت ایک پیلہ لیکر باہر پھینکدے اور
نیت کرے کہ پھر نہ آویں تو ہرگز پیلے دوبارہ اسکے گھر میں پیدا نہ ہونگے اور
ایک دو روز میں سب چلے جاویں گے اگر ہماری یہ سب باتیں آزما کر دیکھو گے

تو ضرور ہمیں اطلاع دو گے کہ آپ نے سب کچھ ٹھیک لکھا ہے۔
چاند گرہن اور سورج گرہن کے وقت دان اور تلاوت کرنے کا مہاتم اسی
واسطے زیادہ لکھا ہے بیشک ایک پیسہ سینکڑوں روپوں کے برابر کام
دیتا ہے پس مطلب یہ نکلا کہ ایسے وقت میں جو خواہش کرو گے فوراً اسکی
تاثیر ہو جاویگی قاعدہ بسی کرن کا ذیل میں لکھا جاتا ہے

قاعدہ موہنی

چاند گرہن کی رات کو کسی ندی یا تالاب کے کنارے پر چلے جاؤ اور مطلوب
کی فوٹو کی تصویر ہے یا اس کو دیکھ کر جو عکس تم نے اپنے دل میں
لیا ہوا ہے اس کو سامنے کر کے اس کا پورا تصور جماؤ جب تصور جم جاوے
تو وہ شیریں شے جو تم پہلے ہی اپنے ساتھ لے آئے ہو ذرا منہ میں ڈال
لو اور عامل کی جو صفات ہونی چاہییں اول ہی پوری کر لو جب دیکھو
کہ ہر طرح تیار ہوں تو گہرے پانی میں کھڑے ہو کر مطلوب کے گھر کی طرف
منہ کر لو۔ اور تصور جماؤ اس طرح یکسو قلب ہو جاؤ کہ بغیر مطلوب کے کچھ نہ ہو
پھر اپنی خواہش کے معنی والا جو منتر ہو اس کا ایک دفعہ جاپ دوسری دفعہ
اس کے مطلب کا خیال اور تیسری دفعہ اس کا سروپ باندھ کر منتر۔

فلاں .... مجھ کو .... مل جاوے۔

پہلی بار مطلوب کا پورا پتہ اور اپنا پورا پتہ منہ سے بولنا ہوگا اور ساتھ ملاپ
یا وصل کی خواہش ظاہر کرنی ہوگی پھر صرف دل میں اس کا مطلب سوچنا
ہوگا اور بعد کو صرف آکرشن شکتی ہی کا استعمال ہو کہ مطلوب جو وہ سامنے
ہے میری خواہش سے وہ آرہا ہے وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ

آرہا ہے آرہا ہے آرہا ہے آرہا ہے آرہا ہے آرہا ہے۔ نزدیک آگیا نزدیک آگیا۔ آنکھیں کھلی رہنے سے اگر تصور کا سلسلہ ٹوٹتا سمجھو تو بند کر دینی بہتر ہیں اور خاص کر مبتدی کے لئے تو بند ہی بہتر ہوتی ہیں چاند گرہن سے اول ہی اول یہ کام شروع کر دو اور بعد بالکل اترنے کے عمل ختم کر دو صبح سورج چڑھتے ہی باغ باغ ہو جاؤ گے اور مراد دلی پا کر خوشی مناؤ گے۔

ضروری اطلاع۔ جو صاحب اس عمل کو بری نیت سے کریں گے اس کا اجر وہ فوراً بھریں گے جس طرح مصنف نے یوگ ودیا کی بزرگی ظاہر کرنے کی خاطر یہ عمل موثر اور آسان تحریر کیا ہے جو اس طرح کرینگے دونوں جہاں میں بھلا ہوگا اور مصنف کتاب ہر طرح کی مدد کرنے سے ان سے دریغ نہ کریگا۔

خواب کا جواب

اگر کوئی سائل تمہارے سامنے آکر اپنی خواب بیان کرے تو تم اس کا نام دریافت کر لو اور بحساب ابجد اس کے نام و دن و ساعت کے حرفوں کے عدد نکالو اور حاصل جمع کو گیارہ جگہ تقسیم کرو جو باقی رہے اس کا پھل نقشہ ذیل سے بیان کرو

باقی	پھل
۱	مراد ہرگز حاصل نہ ہو۔ بے مراد رہے۔ محنت برباد ہو۔
۲	رنج میں مبتلا رہے کسی سے گالی ملے مگر نقصان سے بچے۔
۳	تین آدمی دوست بنیں اور مدد کریں۔
۴	کسی طرح کا فکر پڑے۔
۵	سپاہ و لشکر کا افسر ہو۔ ہتھیار مفت ملیں۔

۶	چھ دن یا چھ ماہ یا چھ سال میں دولت ملے صاحب مال و ترقی اقبال ہو۔
۷	اپنے یا پرائے سے دولت ملے۔
۸	پری جنات و آفات کو یاد کرے اور ان سے تعلق ہو۔ انکا خیال کرے۔
۹	مذہبی و دنیاوی نقصان کا اندیشہ ہو مگر فتحیابی ہو۔ دشمن کو ندامت ہو۔
۱۰	ثواب عظیم پائے۔ پرہیزگار مشہور ہو جائے۔
۱۱	سرداری پائے مقصد دل ملے۔

طریقہ پنچ پکھی

پنچ پکھی کا پورا طریقہ خزانہ کرامات حصہ چہارم میں درج ہے اسکی سیر کریں۔ یہاں صرف تھوڑا سا حال لکھا جاتا ہے جس طرح یوگ جوتش یا گنت شاستر رمل فال سرودے تابو ہیمیا سیمیا جفر وغیرہ علموں کے ذریعہ پوشیدہ بات ظاہر ہو سکتی ہے اور سوکھم استھول ہو سکتی ہے اسی طرح پنچ پکھی ایک بڑا بھاری شاستر ہے جس کے جاننے والے صرف جاتے آدمی کو دیکھ کر اس کا سارا احوال کہہ دیتے ہیں ہمارے ایک دوست کے پیارے متر ایک سادھو کو دلی میں ایک چھوٹی عمر کا لڑکا ملا جو اس ودیا کو جانتا تھا اور ہر سوال کا جواب بغیر حساب کرنے کے دیدیتا تھا تیرتھوں پر بھی اس علم کے ماہر بہت پھرا کرتے ہیں اور جاتریوں کو دیکھ کر انکا سارا احوال کہہ دیتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ چالاک بڑپوپو پانڈوں کی بہیوں سے جاتریوں کی سکونت اور ان کے چھوٹے و بڑوں کے نام دریافت کر لیتے ہیں اور ایک اعجوبہ شکل بنا کر رستہ میں ہو بیٹھتے ہیں جب جاتری سامنے آتا ہے تو اپنی مستی ظاہر کر کے اسکی طرف مخاطب ہوتے ہیں کہ فلاں کے بیٹے اور پوتے ہو۔ فلانی جگہ تمہارا گھر ہے تمہارے اتنے

لڑکے لڑکیاں ہیں اتنی دفعہ آگے یہاں آ چکے ہو اتنی دفعہ پھر (گپ) آوُگے اور لکھے پڑھے ہوئے ہڑڑ پوپو کتابوں کی نقل اڑا لیتے ہیں اور کتاب پوشیدہ رکھکر ہر شہر کا تازہ بتازہ نوٹ کر لیتے ہیں ذرا سا پتہ لے لینے پر اس کو باقی کا سب احوال کہہ دیتے ہیں اور آگے بھولے بھالے یہ سنکر حیران ہوتے ہیں اور ہڑڑ پوپو کو کراماتی اور غائب کی خبر دینے والا جانتے ہیں۔

پیارے ناظرین۔ کس کس علم کی نقل نہ ہو اور کس کس کی آئندہ نہ ہو گی دیکھئے ہزاروں تماشہ گر جو صرف چالاکی سے تماشہ کرتے ہیں مشہور کر رہے ہیں کہ ہم یہ تماشہ مسمریزم کا کرتے ہیں بالمکند جھنگن لاہوری سرگباشی اور اس کے ساتھ کے تماشہ گراب بھی اپنے کو مسمرایزر مشہور کرتے ہیں اور جاہلوں کے آگے تماشہ کر کے سارٹیفکٹ حاصل کر لیتے ہیں حالانکہ مسمریزم کا انکو نام تک معلوم نہیں۔

مگر یہ سب باتیں لوگوں کو دھوکا دینے کی ہیں۔ سچ ایک قدیمی علم ہے اس کے جاننے والا اپنا اور بیگانہ احوال چشم زدن میں صحیح صحیح کہہ سکتا ہے بڑی کتابوں میں لکھا ہے کہ پاربتی نے سوال کیا کہ مہاراج کوئی ایسا علم بتاؤ کہ جس کے جاننے والا ایک لحظہ میں بغیر حساب و کتاب کے سب غائب کا احوال پرگٹ کر دیوے یہ سنکر شو جی نے اپنی پانچ انگلیاں زمین کے اوپر رکھیں اور تشریح کرنی شروع کی۔

چونکہ اس جلد میں اتنی گنجایش نہیں ہے اس لئے تھوڑا ہی بھید ظاہر کر دیا ہے

موٹا بھید

دنیا کے ہر سوال کے جواب دینے کی ضرورت رکھتے ہو تو اُس کی چوتھی جلد دیکھو اور دیکھو یہاں صرف خواب کے سوال کے جواب کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

سایل جب عامل کے پاس آوے تو عامل کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور خیال رکھنا چاہئے کہ شروع میں کیا عبارت بولتا ہے جو لفظ سایل کے منہ سے اول ہی اول آتے ہی نکلے فوراً یاد کر لو اور اس کا پہلا حرف لیلو اور جواب دیدو۔ اس علم میں حرف کے زبر و زیر وغیرہ کے یاد رکھنے کی ضرورت بھی ہوتی ہے مگر اس کا ذکر پھر آویگا نقشہ ذیل سے پتہ لیکر دیدو۔

کا حرف	پھل	کا حرف	پھل
ا	مذہبی ترقی ہو اسپ شتر ملے	ث	ہرگز محبت قدمی ہو وہمی بھی عقیدہ نہ ہو
ب	بلا اتار کے کسی کو ٹوٹے	ج	جمال و وجہ ہو زیادہ ہو
پ	کامیابی ہر طرح ہو	چ	عزت ملے
ت	کسی بات سے توبہ کرنی پڑی	ح	عمر یا حیات بڑھے
ٹ	نقصان ہو	خ	کامیابی خیریت سے ہو۔
د	دولت پائے و آرام کو زندگی گذرے	غ	غصہ سے رنج ملے
ڈ	کسی کا خوف ہو	ف	رنج و غم و مفلسی ہو
ذ	ذخیرہ ملنے کی خوشی	ق	طاقت حاصل ہو
ز	مال زیادہ ہو یا بہت زوال ہو	ک	آمدنی زیادہ و خرچ کم ہو
ڑ	جوئے وغیرہ میں ہارے	گ	کسی کو دنیاوی گفتگو ہو اور آرام ملے
س	عمر بڑھے	ل	کسی شے سے لطف آوے
ش	خوشی کسی کے ملاپ سے ہو	م	کسی سے محبت ہو
ص	کسی طرح سے صبر آوے	ن	کسی طرف سے خوشی اور دوسری [illegible]
ض	کسی طرح سے غصہ آوے	و	عزت حاصل ہو۔
ط	راگ رنگ نظر آوے	ہ	خوف ہو اور خطرہ جان کا ہو
ظ	ظلم ہو	ی	کسی کا شوق ہو
ع	برہم و دنیا کی طرف رنج ہو	.	. . . .

پہاڑی ڈاین

وہ کون ہوگا جس نے یہ نہ سنا ہو کہ ڈاین کلیجہ نکال لیتی ہے لیلا بنا دیتی ہے کبھی بنا کر دیوار سے لگا دیتی ہے اور سچ سچ یہ صحیح ہے کہ ڈاین کسی اور قالب میں نہیں ہوتی یہی عورتیں جو جنتر منتر اور تنتر جانتی ہیں ڈائنیں کہلاتی ہیں ہماری دیسی عورتیں بھی تھوڑا بہت اس کا عمل جانتی ہیں مثلاً ایک دھاگہ ہوتا ہے جس میں ایک منکا پرد یا ہوا ہوتا ہے۔ وہ دھاگہ ہماری دیسی ڈاین کی کمر میں ہر وقت بندھا رہتا ہے اس مقناطیسی منکا کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ منکا والی کے اپنے گھر میں سایہ اور نظر لگنے وغیرہ کا خطرہ نہیں رہتا اور جب دوسرے گھر میں جاتی ہے اُس گھر کے بچوں کو سایہ دیگر جھلس آتی ہے اور ایک لمحہ میں اُنکو عجیب طرح کی بیماری ہو جاتی ہے اگر اس کو چنگا بھلا کرنا چاہیں تو وہی منکا کچھ عرصے تک لڑکے کے پاس رکھنے اور اُس کو چھوتے رکھنے سے بچہ آرام میں ہو جاتا ہے جس طرح پہاڑی ڈاین عورتیں دوسرے کا مکھن چرا کر اپنے گھر لیجاتے ہیں اسی طرح کا تنتر ہمارے دیسی ڈائنیں کرتی ہیں اور یہ ہمارا کئی دفعہ کا آزمایا ہوا تنتر ہے ڈائنیں کسی کے گھر سے دہی مانگ کر لے آتی ہیں اور اپنے گھر کے دودھ میں وہی جاگ لگا کر دہی جما دیتی ہیں اور پھر اس کا مکھن نکالکر ذرا ذرا سا اپنے چولھے میں ڈالتی ہیں اور باقی استعمال میں لاتی ہیں بس اس طرح آیندہ ڈاین کا مکھن ہر روز زیادہ ہوتا جاتا ہے اور ادھر کم ہوتا جاتا ہے تجربہ کاروں نے اسکی آزمایش اس طرح کی ہے کہ جس کے گھر سے دہی گیا تھا اسکے دہی میں ہلدی ملا دی پس اُدھر ڈاین کا سارا مکھن زرد ہو گیا۔

اب ایک وہ تنتر لکھتے ہیں جو آتشی بوٹی سے کیا جاتا ہے یہ بوٹی ہر شہر سے مل سکتی ہے اور قسم اٹھانے پر کہ ہم کسی کو نقصان نہ دینگے ایک آنہ کا ٹکٹ محصول ڈاک کا آنے پر جس احباب کی سوسائٹی روانہ کر سکتی ہے جو صرف آزمایش کے لئے روانہ ہوتی ہے اس بوٹی کی گولیاں کر کے ڈاین کھا جاتی ہے اور اوپر سے خوب پانی پی کر چپ چاپ ہو جاتی ہے جس کسی کو سایہ دینا ہوتا ہے اُس کے پاس جا کر اس کو بلاتی ہے اگر زیادہ موثر عمل کرنا ہو تو اس پر اپنا سایہ بھی ڈالتی ہے بس خواہ کتنی ہی بڑی عمر کا مرد یا عورت کیوں نہ ہو اس کے اندر برقی و مقناطیسی اسکو جھلس دیتی ہے چہرہ زرد ہوتا جاتا ہے اور بدن دبلا ہوتا جاتا ہے اور تمام بدن پر جذام کی طرح دانے نکل آتے ہیں ڈاین جب آخر میں یہ عمل کر کے جاتی ہے گھر کا گھر تباہ کر دیتی ہے ہم کو اسی طرح کے کئی ٹونکے یاد ہیں جو ہمارے بارہا کے آزمائے ہوئے ہیں یہاں لکھنا اس لئے مناسب نہیں سمجھتے کہ ان کو پڑھ کر شاید کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچا وے اب ہم ان ڈائنوں کی چوٹوں سے بچنے کا ایک تنتر لکھتے ہیں

تنتر

جب کبھی ایسے ملک میں جاؤ یا اپنے ہی شہر میں شک ہو کہ فلاں ڈاین ہمیں نقصان پہنچانا چاہتی ہے تو تم جب اس کے سامنے آؤ کر وا یعنی دونوں مٹھیاں بند کر لیا کرو اور زبان تالوے لگا لیا کرو بس اب بے خطر ہو جاؤ ڈاین کی کیا مجال جو تمہیں ذرا بھی نقصان پہنچا سکے۔

مگر اس کے علاوہ بعضے عمل تنتر ایسے ہیں کہ جہاں یہ عمل بھی کام نہیں دیسکتا بعض ڈائنیں کوئی مازو سے اپنی اندام نہانی میں سانپ رکھ کر کھوج

کرتی ہیں اور مرد کو اپنے اوپر فدا کر لیتی ہیں اور وہ ان کے پیچھے ایسا ہر دم دوڑتا ہے جیسے گھاس کے پیچھے لیلا۔ گویا مرد لیلا بن جاتا ہے اور بعض عورتیں محبت بڑھانے کی خاطر یہ تنتر عمل میں لاتی ہیں۔

عجیب تنتر

حیض کے دنوں میں اپنی اندام نہانی میں ایک تیلیا سپاری برابر سات دن تک رکھتی ہیں اور بعد ازاں اس کو پیس کر اپنے پاس رکھ چھوڑتی ہیں بوقت ضرورت کسی شے میں ملا کر مرد کو کھلا دیتی ہیں تب مرد ان کے عشق میں فریفتہ ہو جاتا ہے انہی ہی ترکیبوں سے کشتوار اور بھدرواہ کے ملک کی عورتیں فقیروں کو پھنسا کر ان کی جٹائیں کتر لیتی ہیں اور ہمیشہ کیلئے اپنا تابعدار بنا لیتی ہیں۔

موہنی ٹونکہ

چاندنی اتوار کے دن اپنی مطلوبہ کے گھر کی طرف منہ کر کے اس کی [illegible] باندھے اور مٹی لیوے اور ایک کیلے کے پتہ پر سات پانچ کلیے لونگوں کے ساتھ ملاوے جو پہلے الگ کسی شے پر رکھ لئے ہوں جب دونوں اچھی طرح مخلوط ہو جاویں تو ان کو بحفاظت تمام رکھ چھوڑے پھر اس شے کو اس اتوار یا غیر کسی چاندنی اتوار مطلوب کو کسی شیریں شے میں کھلا دے محبت ضرور پیدا ہو گی اگر زیادہ فریفتہ کرنا ہو تو سات چاندنی اتوار یہی کل کارروائی کرے ضرور کامیابی ہو۔ اب آپ کو یقین دلانے کیلئے مثال دی جاتی ہے بھینس ہمیشہ پانی میں بیٹھ جاتی ہے اور گھوڑا ہرگز نہیں بیٹھتا لیکن اگر گھوڑی کے بچے کو بھینس کا دودھ پلا دے تو وہ پانی میں بیٹھ جاتا ہے اور بڑا ہو کر بھی برابر بیٹھتا رہتا ہے بس

معلوم ہوا کہ بھینس کے بیٹھنے کی پرکرتی دودھ کے رستہ گھوڑی کے بچہ میں آگئی۔

جس طرح ہمارے لوگوں میں غصہ اور بدلا لینے کی طاقت اور پرکرتی ہے پہلے پہل پٹھانوں میں اس سے بالکل کم تھی کیونکہ یہ خوشنما ملک جو کابل کا ہے ایک رشی کا آباد کیا ہوا ہے اور عام قاعدہ بھی ہے کہ سرد ملک والے غصہ کم رکھتے ہیں اور نہایت خوبصورت ہوتے ہیں کہ جیسا کہ کشمیر کا حال ہے جس دن سے حضرت علیؓ نے اونٹ کا گوشت کھانے کی اجازت پٹھانوں کو دی ہے اسی دن سے ان کا غصہ بڑھنا شروع ہوا ہے اور بدلہ لینے کا خیال بھی اسی دن سے بھرا ہے کیونکہ اس طرح گوشت کے ذریعہ اونٹ کی پرکرتی (خیالات دماغی انہیں آگئی) اونٹ کے برابر دنیا کا کوئی جاندار غصہ نہیں رکھتا جو بر بر کرتا ہو اور سیروں جھاگ منہ سے غصہ کی حالت میں نکالتا ہے بدلا لینے کا خیال اسکے دماغ میں ہمیشہ جوش مارتا ہے۔ دس یا بیس برس بعد جب کبھی موقعہ پاتا ہے تو اپنے دشمن پر وار کرتا ہے بس اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ جب اس طرح ایک کے خیالات و خواہش کا اور دوسرے کے اندر دھس کر اس سے عملی کارروائی کروا سکتا ہے تو کیا ان سے بھی نیچی اور اعلیٰ اور اگلی بھری ہوئی شے اپنے خیال دوسرے میں نہ بھریگی اور اس سے عملی کارروائی نہ کروا دیگی اوپر کے ٹونکے کی کنجی یہ ہے خوب سمجھ لیویں۔

عامل کو پورا دلی شوق ہونا چاہیئے یہاں تک کہ عامل بیتاب ہو جاوے اور اسی کے تصور میں محو رہے اور بوقت خاص ایک جان و قالب ہو جاوے اور تصور میں بھی یہی خیال کرے کہ تو مجھ سے وصل کر یا مل آنکھیں بند ہونی چاہئیں اکہ ہر دم میرے پاس رہے اور اس کو کہتا جاوے کر

گویا مطلوب وصل کر رہا ہی تصور الیسار ہے

بھوک و پیاس نہ لگنے کی ترکیب

اب سوامی دیوراج سمرتھ مارگی اور سنت گورکھ سنگھ جی کا احوال لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے اسلئے اس سے پہلے ست کرتار جی کی بابت شاید آپ سُن ہی چکے ہونگے کہ پنجاب کے سرحدی شمالی و مغربی ضلعوں میں وہ زیادہ رہا کرتے تھے یہ وہی ست کرتار ہیں کہ جن کی تصویر اب بزازوں کی دکانوں پر تھانوں میں لگی ہوئی انکو پوتر کر رہی ہے اور ہر ہندو کا گھر اس سے خالی نہیں ہے یہ وہی ست کرتار ہیں کہ جن کے راس پوتر تصویر کی اسقدر قدر ہوئی ہے کہ مختلف رنگوں سے چھپکر جا بجا دہرم استھانوں میں بطور متبرک کے چسپاں ہے۔

اس یوگی نے جب ایک جھانک سے ابناشی پرس کا درشن کر لیا اور ادہر اسکی پیدا کی ہوئی سرشٹی کو تغیر و تبدل ہوتے دیکھا تو خود بخود انکی دلی خواہش کا فوٹو نکلکر دنیا کا رہنما ہمیشہ کیلئے ہو گیا یعنی صرف ایک کرتار ہی ست ہی اور سب است ہے ست کا پلہ پکڑنا چاہیئے تاکہ دہوکا نہ ہو یہ مہاتما رجن کا پوتر شبد ہمیشہ دنیا کا اوپدیشک رہیگا) کچھ کھاتے پیتے نہ تھے صرف کچھ دنوں کے بعد تھوڑا سا دودھ پی لیا کرتے تھے۔

ہری پور کے کمپنی باغ کے بنگلہ پر اُن کے اور ہمارے درمیان سلسلہ گفتگو کا رہا مگر اس وقت انکی زبان میں گفتگو کرنے کی طاقت بہت کم تھی کیونکہ بہت عرصہ زبان نہ ہلنے سے سست ہو گئی تھی ٹک نظر سے ادہر خیال کر کے اگر کچھ بولتے تو صرف یہی کہ ست کرتار۔ یہ شبد سنکر سب حاضرین بھی ست کرتار کہتے

تھے ورنہ شبد سنکر وہ پرسن ہوتے تھے سچ پوچھو تو ان کا نام ست کرتار جی اسی واسطے مشہور ہو گیا تھا جبکہ ہم راج یوگ سوسائٹی راولپنڈی کے سکرٹری صاحب کے بار سنے پر راولپنڈی گئے تھے اور ادہر پشاور سے ہمارے دہرم مورت لالہ جیون مل صاحب سکرٹری سناتن دہرم سبھا پشاور معہ دیگر معزز ممبران ور اج پنڈت مہاراج برہم مورت سری کرشن جی شاستری کے سنسکرت پاٹ شالہ کے چندہ کی فراہمی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ست کرتار جی راولپنڈی میں ہی استھت تھے پہلے دن راولپنڈی اور پشاور کی بھجن منڈلیوں نے نگر کیرتن کر کے راولپنڈی نواسیوں کو باغ باغ کر دیا دہرماتما سردار سجان سنگھ صاحب سرگباشی کے باغیچے میں پنڈت جی مہاراج سری کرشن شاستری کے لکچر سننے کیلئے وقت سے پہلے ہی لوگ آ جمع ہوئے کچھ تھوڑا ہی آرنبھ کیا ہو گا کہ ایک شخص نے لالہ جیون مل صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ آ کر دیا اس کو دیکھ ساری سبھا حیران ہو گئی کہ یہ کیا ماجرا ہے لالہ صاحب کاغذ کو پڑھکر افسوسناک حالت میں ممبر کے پاس آ کھڑے ہوئے اور ایسی موثر تقریر کی کہ سب کے خیالات پھر کر صرف کاغذ کی تحریر سننے کے منتظر ہو گئے بیان کیا کہ یوگی راج اوتار زمان برہم مورت سنت چیت آنند سروپ ہو گئے ہیں لہذا سبھا برخاست کی جاتی ہے ہم بھی اس وقت لکچر گاہ کے پاس ہی کھڑے کھڑے ٹہل رہے تھے کہ یہ آواز سنی۔

ہمارے گورو دیوراج سمرتھ مارگی صاحب آٹھ سال ست کرتار جی کے ساتھ رہے ہیں اور ۱۴ سال تک انہوں نے کچھ نہیں کھایا پیا اور نہ ہی اس عرصہ میں وہ بولے ہیں یہ ابھیاس صرف اس لئے کیا گیا کہ من جو بڑی بڑی سادھن کے بعد بھی بڑے بڑے یوگیوں کا قرار (باغی یا چنچل) ہو جاتا ہے اس کا

قطعی فیصلہ کیا جاوے اور اپنے درشن خاص سے اپنے کو اپنے میں ایسی پوری طرح پاوے وملاوے کہ باقی سربز رہے اور ہمیشہ کیلئے انا الحق کہنے اور بدھ مکت وجیون مکت کے بندھن سے چھٹکارا ہو۔

دیوراج سمرتھ مارگی جی اپنا مقام کوئی خاص نہیں رکھتے ان چودہ برسوں میں ہر روز صبح سے شام تک ٹکٹکی باندھکر سورج کی طرف دیکھتے رہے ہیں جس ابدال میں گورونانک دیومہاراج چھٹے صاحب پربروز بیساکھی جو بڑا بھاری میلہ لگتا ہے تب تین دن آکر ہمارے پاس رہے اور درشن دیکر من پرشن کیا جن جن سوکھم باتوں کا ہم کو اپدیش کیا ان کو استھول اور مجسم حالت میں ہم ہرگز نہیں لاسکتے اور نہ ہی وہ تحریر ہوسکتی ہیں۔

دیوراج سمرتھ مارگی جی وہی ہیں کہ جن کی کراماتوں کو دیکھکر گدی نشین گوروں کو رشک پیدا ہورہا ہے جس وقت کہ پراو پنڈی کے چوبچہ میں تو اس رکھتے تھے اس وقت زمانہ ساز گوروں نے مشہور کردیا تھا کہ دیوراج سمرتھ مارگی جی نے فلاں تاریخ اور فلاں دن و وقت کو شریر چھوڑ دینگے حالانکہ دیوراج سمرتھ مارگی جی نے کسی کو نہ کہا تھا کہ ہم شریر چھوڑ دینگے اور نہ ہی ان کے دل میں ایسی منشا تھی انہوں نے صرف ایک ادھکاری شخص سے جو ہر روز آکر خدمت کرتا تھا، اتنا کہا کہ کال گیا ان ہم کو ہے یعنی ہم کو اپنی موت کے دن کی خبر اب بھی ہے یعنی اس سادھن والے شریر کا جب تک سندھ ہے وہ عرصہ ہم کو معلوم ہے پس یہ بات کسی طرح زمانہ ساز لوگوں تک پہنچی اور فوراً سارے شہر میں مشہور ہوگئی اور لوگ باجے گاجے کے ساتھ بن میں پہنچے اس وقت کو قریب دس سال کے گزر گئے۔

دیوراج سمرتھ مارگی جی وہی ہیں کہ جنکی حرنٹ ڈیرہ خالصہ میں ابھیاس

کے وقت کسی بدمعاش نے چکر پھینکدیا تھا کہ انکا سر الگ ہوجاوے چکر اس زور سے چلا گیا تھا کہ اگر پتھر پر لگتا تو اس کو کاٹ ڈالتا مگر دویت سے رہت پرشوں کو کون تکلیف دے سکتا ہے شری شنکر آچارج جی حالت سمادھی میں کئی برس تک خونخوار شیروں کے سامنے پڑے رہے اور کسی بھوکے شیر کی توجہ تک ادھر نہ ہوئی کیونکہ سوامی جی کی حالت دویت تھی یعنی آتما پرماتما سے وصل کرچکا تھا اور شریر کے کسی پرمانوں کا تعلق دوسرے شریر کے پرمانوں سے یعنی ع رہا تھا یعنی شریر کے پرمانوں بھی آزادی پر تھے۔

اسی طرح دیوراج سمرتھ مارگی جی ہر طرح آزاد بے تعلق اور بے خواہش تھے ان کے تعلقات دنیا سے ختم ہوچکے تھے اول تو ادویت پرشوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ضرر دینے والی خواہش یا پرمانوں کا تعلق ان کے پرمانوں سے نہیں رہتا وہ آزاد ہوتے ہیں اگر بوقت ابھیاس عامل کی طرف سے کوئی اگنی چکر رام لیک یا برقی شعاع ویراٹ میں ہمیشہ کیلئے پیدا بھی ہوجاتی ہے مگر مجسم ہوکر نقصان دینے کی خاطر سامنے اور نزدیک آتی ہے تو عامل کی بے تعلقی کے سبب تعلق نہیں کرسکتی۔

اس وقت اس بدمعاش نے یہ جانا کہ چکر گردن پر لگ کر پار ہوگیا ہے مگر چکر نزدیک بھی نہ گیا سوامی دیوراج سمرتھ مارگی جس کا بتلایا ہوا ایک منتر آگے لکھا جاویگا کہ جس سے مقدمات میں فتح حاصل ہوتی ہے اور ہمارا آزمودہ ہے۔ اب سنت گورمکھ سنگھ کا حال سنیئے یہ سنت ضلع راولپنڈی تحصیل اٹک کے ایک قصبہ مومن پور میں ایک گپھا میں رہتے ہیں جو دریائے سندھ کے قریب ہے یہ فقط ہر اتوار یا پورنماشی کے دن گپھا سے باہر نکلکر ہزاروں لوگوں کو درشن دیتے ہیں اور لوگ اتوار و پورن ماشی سے

ایک دن پہلے ہی وہاں آ جمع ہوتے ہیں سچ پوچھو تو جنگل میں منگل کر دیا ہی یہ مہاتما کچھ بھی کھاتے پیتے نہیں ہیں صرف بروز اتوار بوقت صبح پاؤ بھر کچا دودھ پی لیتے ہیں اور آٹھ دن صرف اسی پر گذارہ ہوتا ہی ہر اتوار کو نیلے رنگ کا نیا لباس پہنکر پرانا اتار دیتے ہیں گھپا کے نزدیک کی بہت سی زمین لوگوں نے دان کر دی ہے مکانات عالیشان تعمیر ہو گئے ہیں بھنڈار (لنگر) جاری ہی جو آتا ہی اس کو روٹی و چاول وغیرہ ملتے ہیں ہمارے دیوراج سمرتھ مارگی جی کا وہ کھیل جو چند اشخاص کی پرارتھنا پر انہوں نے کیا عجیب طرح سے موثر ہوا یہ صرف یوگ ودیا کی بزرگی دکھلانے کی خاطر کیا تھا تمام لوگوں کو اس کا بھید معلوم نہیں ہے کہ اس کی اصل کیا تھی لوگوں میں صرف یہی شور مچا رہا کہ صاحب ضلع نے حکم بھیجا ہی کہ چونکہ مومن پور میں خلقت کا ہجوم بہت ہوتا ہے جس سے بیماری اور چوری چکاری کا خطرہ ہے لہذا سادھو گورکھ سنگھ جی اس گھپا سے نکالے جاویں اصل میں یہ دیوراج سمرتھ مارگی جی نے کھیل کیا جو چند لمحہ کی سمادھی کے بعد نمودار ہو گیا۔ اور ہم نے اسی دن سنا کہ مومن پور والے سنت کو پولیس نے آ کر گھپا سے نکال دیا اور وہ سندھ کے کنارہ کسی دوسری جگہ جا بیٹھے ہیں کہ چند دن کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بدل گئے تب تو لوگوں میں خوب کھلبلی مچی آخر کو سنت جی اسی گھپا میں آ گئے اور اب آگے سے بھی زیادہ وہاں رونق ہوتی ہے ہر روز نئی نئی باتیں سننے میں کہ جو جاتا ہی مراد دلی پاتا ہی اور بہت باتیں سچ مچ دیکھنے میں صحیح نظر آئی ہیں غرضیکہ یوگی سب کچھ کر سکتا ہے ہندوستان میں اس وقت برہم کا سماج اور اس کے چار فرقے رادھا سوامی کے متوالے جے کرشنے کو کے نرنکاری سناتن دہرمی آریا سماجی۔ نیچ کارگی۔ شونتے دام مارگی یکھی نگا

جوگی اوگھڑ چاکو کٹے۔ اوداسی نرملے وشنو۔ خاکی پنچری عیسائی۔ یہودی۔ مسلمان بودھ۔ سادھ ناتھ۔ رام اس پرنداسی۔ گلاب داسی نانک پنتھی کبیر پنتھی۔ داؤد پنتھی۔ اور اس کے بارہ فرقے وغیرہ وغیرہ قریب آٹھ سو کے مت ہیں اور کئی متوں کے بانیوں کا کوئی خاص منشا جو یوگ ابھیاس کرتا ہے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو۔

اب ہم تین طریقے بھوک و پیاس نہ لگنے کے لکھتے ہیں

۱۔ اپر دکھم گیان سے فوراً بھوک و پیاس جاتی رہتی ہے یعنی جز شریر کو کچھ کھانیکی ضرورت نہیں اور برہم کچھ کھاتا پیتا نہیں کیوں اناج گندا کریں پس اس طرح اکاس کے پرمانوؤں اور ہوا کے ذرات کے ذریعے خود بخود شریر عمدہ طرح بنا رہتا ہے دیوراج سمرتھ مارگی اسی طریق اعلیٰ پر ہیں۔

۲۔ اس کا عامل ہر روز خوراک کم کرتا جاتا ہے اور یہاں تک کہ دودھ پر آ جاتا ہے اور پھر جنگل و بن کی بناس پتی پر گذارہ کرتا ہے صرف درختوں کے پتے ہی کھا کر گذارہ کرنیوالے دو مہاتما اب تک ہم کو ملے ہیں ایک نے صرف ڈیڑھ سال کی مشق کر کے بناس پتی کھانی اختیار کی ہوئی تھی۔

۳۔ پچھ کنڈا کے بیج پنساری کی دکان سے یا جنگل سے لے آؤ اور گائے کے تازہ دودھ میں بھیر بنا کر زمین میں دفن کر دو۔ جتنے دن یہ زمین میں ہینگی اتنے دن بھوک و پیاس نہ لگے گی پھر نکال کر کھا لو اور ابھیاس میں بیٹھ جاؤ اگر پچھ کنڈا کے بیج نہ مل سکیں تو بڑ اور پیپل کے چھوٹے بیجوں میں بھی یہی خاصیت ہے انکو بھی اسی طرح سے تیار کر کے کھانا ہوگا آزما کر ضرور دیکھنا چاہیے

کراماتی منتر

خدانخواستہ جب تم پر یا کسی تمہارے دوست پر کوئی مقدمہ سخت پڑ جاوے تو تم اس کراماتی منتر سے فائدہ اٹھا سکتے ہو جس روز مقدمہ پیش ہونا ہو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار دم بند کر کے یکسو قلب ہو کر حاکم کا تصور باندھے اور حاکم کا نام لیکر ایک لوہے کا سوا جو لیکے ہیں گاڑ دیوے اور آگ اس کے اوپر زور سے سلگانی شروع کرے یہاں تک کہ صبح سے لیکر شام تک برابر آگ جلتی رہے بوقت سوا گاڑنے کے اپنی خواہش پر بھی خوب زور رکھنا چاہئے کہ یہ سُوا فلاں کے منہ میں آوے اور وہ ہمارے فلانے دوست کے ساتھ ہرگز بری طرح پیش نہ آوے۔ اور ہر طرح اسکو بری کرے پس ایسا ہی ہوگا کہ ہمارا اپنا آزمودہ عمل ہے کر کے دیکھ لو اور نیز جس کے پاس سونیا پا جا درخت کی لکڑی ہوگی ہر مقدمہ میں وہ فتح پاویگا یہ لکڑی قیمتاً فروخت نہیں ہو سکتی صرف جو صاحب واپس دینے کا اقرار کریں اور ہماری تسلی کر دیں تو ہماری سوسائٹی روانہ کر سکتی ہے۔

انہد شبد

انہد شبد کے معنی نہ فنا ہونیوالی آواز کے ہیں یہ شبد جو اکاس کے پولاڈ کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے صرف اکاس بننے کے بعد پیدا ہوا مگر انہد شبد نادی ہے اور ہمیشہ سے اصلی ابدی ہے من اس شبد پر ایسا عاشق ہے جیسا ناگ بین کی آواز پر یا مرگ زاگ پر۔ انہد شبد کے سنتے ہی من استھر ہو جاتا ہے جب من استھر ہو گیا تو ست سروپ دیکھنے میں آتا ہے ایک فلاسفر کا قول ہے کہ سنی پڑتے انہد کا باجا۔ پر جاتے ہو جیسے راجا اور گورو نانک صاحب بھی تحریر کرتے ہیں کہ تین بند لگانے کے انہد سنے تکور غرضکہ ہر اسرار کی کتاب میں

اس انہد شبد کی مہما آئی ہے اور کتنی مہاتما اس کے سننے والے دیکھے گئے ہیں لہٰذا ہم بھی اس کا طریق اگلے صفحے پر لکھتے ہیں۔



بیٹھک اور طریقہ

سویرے ۴ بجے اٹھکر اول اشنان سے فارغ ہو جاؤ اور جائے خاص پر آسن بچھا کر آسن اس طرح مار کر بیٹھو کہ ہر پاؤں دوسری ران پر رہے اس سنسان سمے میں اپنے دائیں کان کی طرف سے آواز سننے کی خواہش کرے بائیں سے ہرگز نہ کرے کیونکہ مایا کی شعاعیں ادہر زیادہ ہوتی ہیں یہ شبد اکاس بانی کے نہایت نزدیک ہے بلکہ یہ اکاس بانی سے پیچھے کی تہ رکھتا ہے اس کے عامل کو اس کے سنتے ہی اکاس بانی ہونے لگتی ہے اور وہ ہر غایب سے آنیوالی بات کو پہلے کہہ سکتا ہی ہر شے کے اشارے و کنارے کا عکس جس طرح اکاس میں جاتا ہے اسی طرح اس کی ایک گونج دار آواز بولتی ہوئی ہمیشہ اکاس میں رہتی ہے اور اپنے اندرونی اور اس کے ذریعہ آئندہ ہونیوالی بات کا شبد کرتی ہے جس طرح انسان کا فوٹو اکاس میں رہتا ہے اسی طرح کل ویراٹ کا عکس اکاس میں رہتا ہے اور اسی سے آواز پیدا ہو کر اکاش بانی کہلاتی ہے۔ جس طرح آنکھوں میں من سے طاقت پہنچ رہی ہے اور دونوں کا پورا تعلق ہے اسی طرح کانوں کا خیال ہے یعنی من سب کا سب صرف دائیں کان کی طرف ہی لگتا ہے اور اس کی باگیں ادہر ہی پھر جاتی ہیں اول ہی ایسی

آواز آوے گی جیسی مکھی کی بھنبھناہٹ پھر ساتھ سامنے سے بدلکر بعد کو اصلی ایک ہی رس سے ہوتی ہوئی سنائی دیگی بس اس کے سننے سے وہ من جو ہم تجھیو صوفیوں کی نگاہ میں صرف خیالات کا مجموعہ ہے خیالات کو چھوڑ دیتا ہے اور ادہر ہی لگ جاتا ہے پھر ذرا آگے اور پھر بس آنند ہی آنند۔

پانچ بیر سدھ کرنا



پانچ بیر سدھ کرنیکو بعض لوگ پانچ عنصر سدھ کرنا کہتے ہیں اس کا عامل ہر جگہ عزت پاتا ہے اور دونوں جہان میں نیک نام مشہور ہو جاتا ہے اور یہہ سادھن وقت بھی کم مانگتے ہیں خوراک دودہ اور چاول کی کھانی ہوگی اور یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مانسک یوگ میں ہرگز کبھی بھی کسی طرح کا خطرہ نہوگا آپ صبح کے تین بجے کے قریب اٹھ کو پاک وصاف ہو جادیں اور معطر و پاک صاف جگہ میں دوزانوں (گھٹنوں کے بل) ہوکر بیٹھیں اور آنکھیں کھول

مقرر کر کے آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کریں جب دم اندر کو لیں جو کہیں اور جب دم باہر نکالیں ہم کہیں اور جب سادھن کو شروع کیا کریں یہ خواہش کر لیا کریں کہ پانچ بیر سدھ کرنے کی خاطر یہ سادھن کر رہا ہوں پہلے پہل جو تت چل رہا ہوگا اس کی رنگت آپ کو نظر آویگی اور آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جائیگی اس وقت اگر آکاس میں نگاہ ڈالو گے اسی رنگت کی لہریں نظر پڑینگی گویا کہ نیلے سبز سرخ زرد اور سفید رنگ کی ندیاں بہ رہی ہیں جب اس حد تک پہنچ جاویں تو جاننا چاہیے کہ منزل مقصود نہایت نزدیک ہے عنصر آہستہ آہستہ معلوم سے استقول ہوتے جاوینگے اور براول اول انسان کے بت کی طرح انکو شکلیں بطور جھانکی نظر آویں گی اور بعد کو ہو بہو حاضر ہوکر دست بستہ کھڑے نظر آوینگے اور تمہاری نگاہ ادہر ادہر ہونے سے غایب ہو جاوینگے جب مشق کامل ہو جاویگی تو ہر وقت حاضر رہیں گے اور جو کہو گے کرینگے۔ سادہن میں جتنا زیادہ وقت خرچ کروگے اتنی ہی جلدی کامیابی ہوگی۔

چوتھیہ بخار کا منتر

درخت پٹھ کنڈا

اس منتر سے ہر قسم کے بخار سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور خاصکر چوتھیہ بخار کو تو جڑ سے اکھیڑتا ہے جس شخص کو تپ ہو تم سویرے ہی اٹھ کر پٹھ کنڈا کے پودے کے پاس چلے جاؤ اور ساتھ تھوڑا سا گڑ لے جاؤ اس شخص کا نام لو کہ فلاں کا بخار ٹوٹ جاوے اور تین کونپلیں اسکی لیکر گڑ میں لپیٹ کر تین گولیاں بنا لے اور بیمار کو کھلا وے بخار ہرگز نہ رہیگا ہمارا اپنا آزمودہ ہے۔



بھوت ودیا اور بھوت

اماوس کی آخری عجیب رات کو کسی پیپل کے نیچے ایکانت جگہ بیٹھکر ہمارے بتلائے ہوئے قاعدہ کیموافق عمل کرو ایک بھوت نہیں ہزاروں نمودار ہونگے قاعدہ بھی نہایت آسان ہے ضرور کرکے دیکھو۔

پیپل کے درخت کے ساتھ اپنے سر کے بل کھڑے ہوکر ٹانگیں اوپر کو کرو اور درخت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہو اور اسی منتر کو پڑھتے جاؤ پھر دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے منتر کے پڑھنے سے بھوت حاضر ضرور ہونگے مگر تکلیف ہرگز نہ دینگے سادھن کے وقت ہر طرح اشد رہنا ہوگا اور بعد ازاں ہر وقت پوتر۔ اس حصہ میں پورا حال لکھنے کی گنجایش نہیں اگلے حصوں میں انکا بیان پڑھو شکل اس طرح ہوگی۔

دیکھو تصویر



پیپل کا درخت

منتر........

جو صرف اس کی سادھن کرنے والوں کو روانہ کیا جاتا ہے تاکہ ہر شخص اپنے طور کرکے نہ دیکھ

[illegible]

نہ کھاوے۔

معمول کو ہوا میں معلق کرنا

ایک پیپل کی ولٹوہی لیکر اوندھی کرو اور اس پر ایک تختہ رکھو اور پھر تختے پر ایک لڑکے کو بٹھا کر اسپر عمل کرو لڑکا تختے پر بیہوش ہو جائیگا۔ اس کو حالت روشن ضمیری میں لے آؤ تاکہ تمہارا حکم مانیں اور اسکو کہو کہ بازو اونچا کرو اور کھڑا رکھو جب وہ ایسا ہی کرے تو تم کہو کہ ولٹوہی کو ہلاؤ پس معمول ہلیگا اور ولٹوہی بھی ہلیگی جب ایسا ہی ہونے لگے تو تم معمول کو حکم دو کہ ولٹوہی سمیت زمین سے اٹھو اور ہوا میں کھڑے رہو پس معمول تمہارے حکم کا فرمانبردار رہیگا اور ہوا میں معلق ہو جاویگا۔

محبت کرنا

اگر کوئی مرد عورت کے ساتھ بگاڑ رکھتا ہو اور عورت اس کو اپنے بس میں لانا چاہے تو اس کی یہ ترکیب ہے کہ عورت اپنے سر کے بال کان کی میل و بدن میل لیکر سب کو ایک جا کرے اور بیسوں ناخنوں کو کاٹ کر ان میں جلا دے اور راکھ کو بیوے پھر روٹی میں یا کسی اور شے میں مرد کو کھلاوے مرد عورت کی محبت میں گرفتار ہو جاویگا۔

ایک روپیہ دینے والی یکھنی

یہ سادھن ذرا خطرناک ہے کیونکہ روحانی دنیا سے ایک طاقتور شے کو بلا کر اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جب تک کوئی لائق شخص ہمزاد نہ بنالو ہرگز اس سادھن

کو شروع نہ کرو اگر خواہش ہو تو اول اپنے میں عامل کی سی صفتیں پوری کرو جب جانو کہ بیشک دل صاف ہے اور طاقت یکسوقلبی پوری ہے تو پھر اس نہیں اور خطرہ بے استادوں کو ہوتا ہے کامل گورو والا ہرگز دغا نہ کھائیگا

ترکیب منتر سادھنے کی

ہینگ کلینگ - جو منتر ہے کسی جل کے کنارے بیٹھکر سوا لاکھ اس کا جپ کرنا ہوگا گھی کی جوت اور دھوپ پاس رکھنا ہوگا خواہ کتنی میعاد کے اندر کرو مہیہ ہرگز نہوگا بلکہ جس دن ایک جگہ بیٹھوگے جوت و دھوپ ہر وقت رکھنا ہوگا اور دن رات کو اسی کام میں مشغول رہنا ہوگا شاغل کیلئے ضروری عمل یہ کرنا ہوگا کہ اس کی ٹکٹکی ہمیشہ پانی میں رہے جب پانی اڑنے لگے تو اس کو پونچھ کر پھر اسی طرح کسی صاف میدان میں یا اسی جگہ دوبارہ اسکو شروع کرے اور اکاس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے پہلے پہل چھوٹے چھوٹے پرانو ادھر ادھر اڑتے ہوئے نظر آویں گے اور آہستہ آہستہ جمع ہوتے ہوئے نظر آوینگے اور انکی استھول شکل سی بننی شروع ہوگی اور اسی عرصہ میں تمہاری سادھن بھی ختم ہونے پر ہوگی پھر ایک ایسی جگہ آک کے بوٹے کے پاس (غزدیک یا نیچے) پکانہ پھر وا اور تل سیاہ جو پیشتر ہی گھر سے ساتھ لے گئے ہو اس سے وضو کرکے وہی پانی آک کے درخت کی جڑ میں ڈالو یکھنی نمودار ہوگی جو ایک خوبصورت زمانہ کی شکل کی ہوگی اسی ترکیب سے ایک برہمن نے یکھنی سدھ کی ہوئی ہے جو اصلی باشندہ شہر دہلی کا ہے اور اب ایک راجہ کے پاس دربار میں رہتا ہے اور اسی ترکیب سے ہری پور کے برہمن شورام نے (جسکی عمر ۲۳ سال کی تھی) اسکو سدھ کرنا شروع کیا

گیا تھا جب آک پر پانی ڈالتے ڈالتے میں دن گذر گئے اور شیو رام کچھ دن پانی ڈالنے کیلئے گیا تو یکھنی نمودار ہوئی چونکہ گورو دسر جرت تھا لہذا شیو رام اسی وقت خوف کھا کر مر گیا آدھ گھنٹہ کے بعد جب اس کا ساتھی اسکو بلانے کیلئے گیا تھا تو وہ آک کے اوپر مرا پایا اور یہ بات تمام شہر میں مشہور ہوگئی اب اسکی جو یکھنی ہے تحریر ہوتی ہے اور جب وہ ہمبستری کو کہے تو فوراً منظور کرنا ہوگا اور یکھنی ہرگز تم کو کسی دوسری عورت کے پاس نہ جانے دیگی اول سے لیکر آخر تک ہر لمحہ یہی خیال کرو کہ یکھنی نمودار ہو کر مجھے ایک روپیہ ہر روز دیوے پس نمودار ہوگی

مہابیر سُدہ کرنا



ہر سادھن میں بعضے باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ دوبارہ مصنف کتاب سے پوچھنے پڑتی ہیں اپنی طرف سے ہم نے تو خزانہ کرامات کے چاروں حصوں میں سب

کچھ لکھدیا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں چھوڑا ہے بہت رمزیں ایسی ہیں کہ جن کی ہر سادھن میں ضرورت ہوتی ہے مگر ہر سادھن میں اگر ان کو لکھیں تو کتاب کے صفحے کے صفحے بڑھ جانے کا خطرہ ہے اس لئے عامل کو چاہئے کہ جب کوئی سادھن شروع کرنے لگے تو کتاب کی چاروں جلدوں کو بخوبی دیکھ لیوے تاکہ مصنف کی بدنامی اور عامل کی محنت رائیگاں نہ جاوے۔

قاعدہ۔ جہاں مہابیر کی مورتی بہت پرانی ہو اور پورے طریق پر استھاپن کی گئی ہو وہاں اسکو شروع کرے۔ سوا لاکھ منتر (رنگ) منتر کا جپنا ہوگا بس صرف یہی رنگ رنگ رنگ کہتا جاوے اور مہابیر کی مورتی کے بیچ کے درمیان نگاہ ڈالے اور ہر وقت ٹکٹکی باندھے رکھے کیونکہ وہاں گنتھے ہے جو روح کی شاخ کا ایک مرکز ہے خوراک چاول و خام دودھ کی ہووے اور گائے کے گھی کی سرخ مالا پہنے اور کپڑے بھی سب سرخ ہوں دھوپ دیپ برابر موجود ہو جب کچھ تھک جاؤ تو جلدی تمام باہر آکر آکاس کی طرف دیکھو اور ذرا آرام کرکے پھر اپنے کام پر جا بیٹھو مگر اس عرصہ میں وہاں کوئی شخص تک نظر آوے اور تم اپنے ارادہ پر پورے جمے رہو اور لڈو کا پرشاد پاس ہر وقت موجود رکھو نیند نہ آنی چاہئے اگر نیند کی شکایت ہو تو کافور بہت سا پاس رکھ لو تاکہ نیند آنی بند ہو جاوے اس عرصے میں تمہیں کئی خوف دینے والی شکلیں آکر ڈراوینگی اور کئی اشیاء عجوبہ نظر آویں گی تم ہرگز نہ ڈرو کیونکہ دل میں ڈر پیدا کر لینے سے کچھ اور خطرہ ہے ایک پنڈت صاحب نے اس عمل کو کیا مگر گھبرا گئے اور ایک بید صاحب نادے نے بھی کیا وہ بھی ڈر کر باہر بھاگ آیا ہم نے خود اپنے شہر میں ایک ہندوستانی گوڑ برہمن کو یہ کام شروع کروایا مگر افسوس کہ وہ میعاد سے پہلے ہی کسی اور حادثے سے مر گیا اگر وہ اتفاقیہ موت سے

نہ مرجاتا تو امید ہے کہ ضرور کامیاب ہو جاتا کہ عامل کو یہ بھی واجب ہے کہ اپنے ارد گرد روشنی کے اثر کی لکیر کھینچ دیوے تاکہ بے خطر رہے۔

آویش یوگ

ایک فقیر ایک گپھا میں رہتا تھا اور نزدیک کے شہروں کے سب برہمنوں کے لڑکے اُسکے پاس ودیا سیکھنے کی خاطر رہتے تھے فقیر نے کئی مختلف علوم لڑکوں کو سکھلائے بعضے علم سیکھ کر گھر آکر اولیا بن بیٹھے اور نام پیدا کر لئے اور بعضے سیکھنے کی خاطر بہت عرصہ تک وہاں ہی رہے اس طرح آہستہ آہستہ فقیر کی شہرت دور دور تک ہو گئی دو برہمن کے لڑکوں نے یہ سنا اور بن میں فقیر کے پاس گئے عرض کی کہ ہمیں بھی اپنی پراچین ودیا کے سیکھنے کا شوق ہے فقیر نے انکی پرارتھنا منظور کر لی اور وہ دونوں وہاں رہنے لگے چھوٹا لڑکا جو نہایت لائق تھا اس مہاتما فقیر کی بڑی خدمت کرتا تھا یہاں تک کہ فقیر ہر طرح خوش ہو گیا اور کہا کہ بچہ جو چاہو سو مانگو تب چھوٹے برہمن کے بالک نے جواب دیا کہ کوئی ایسی ودیا بتاؤ کہ جس کے سیکھنے سے اپنی برہمن قوم کا کلنک مٹاؤں ایک وہ زمانہ تھا کہ برہمن کا بچہ پیدا ہوتے ہی ابھیاس کرنے لگ جاتا تھا اور چھوٹی ہی عمر میں ایسی طاقت پیدا کر لیتا تھا کہ اُسکی غصہ کی نگاہ سے شہروں کے شہر تباہ ہو گئے تھے اور رحم کی نگاہ سے آباد ہر ایک برہمن بچہ معجزہ اور کرامات دکھلانے ہر وقت تیار تھا مگر اب وہ وقت نہیں رہا اب برہمن قوم ایک بھکاری قوم سمجھی جاتی ہے اور دھیلا دھیلا کے لئے در بدر پھرتی ہے حالانکہ اس کے بزرگ اشرفیوں کے خزانہ بکھیر دیتے تھے اور اسکی طرف نگاہ تک نہ کرتے تھے تب فقیر بولا کہ میں تم پر پرسن ہوں ایسی ہی ودیا بتلاؤنگا یہ کہکر لڑکے

کو جل کے کنارے لے گیا اور اس کو ڈھائی لفظ کا منتر بتلایا اور سادھنے کا طریقہ بھی سکھا دیا تب لڑکا ابھیاس کرنے لگ گیا اور میعاد مقررہ کے بعد نظر سے غائب ہونا مردہ میں اپنی جان ڈالنا اور ہر شے بن جانا اسکو آگیا۔ اوتار پترکا میں چھپ چکا ہے کہ ایسے ہی ایک فقیر گپتی بیٹھکر کشمیر کے پہاڑوں میں ابھیاس کر رہے ہیں جو کچھ وقت کے بعد پرگٹ ہونگے جیسا کہ انکا ارادہ ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ کلیانہ ضلع راولپنڈی کا ایک بوڑھا شخص ڈھائی الفاظ کا منتر جانتا ہے خیر اسکی بابت جو کوئی ہم سے سوال کریگا جواب معقول دینگے اب نظر سے غائب ہونے اور بند مکان سے باہر نکلنے اور سوکھم شریر نکالنے وغیرہ کا قاعدہ لکھتے ہیں۔

سوکھم شریر نکالنا

رات کے ۹ بجے کے قریب جب سب سو جاویں اور کسی طرح کی آواز و کھٹکا نہ رہے تم کسی باغیچے کے خیال میں سو جاؤ اور مصمم ارادہ کرو کہ میں رات کو باغ میں جاؤنگا اگر طاقت یکسوقلبی پوری ہووے تو چند دن میں تم رات کو باغ میں ہوگے اور چاند کی روشنی کی طرح تمہیں اپنا بدن نظر آویگا اور باغ کی سیر کروگے اور آسمان پر اڑوگے بدن بالکل ہلکا سا معلوم ہوگا اور شیشہ کی طرح چمکتا نظر آویگا جس طرح ہم نے (یعنے سوامی دیال مصنف) ہمزاد میں کامیابی کی ہے اسی طرح اس میں بھی کامیابی کی ہے ہاں اگر قوت ارادی کمزور ہے تو بیشک اول اول کچھ یاد نہ رہیگا اور پھر آہستہ آہستہ خواب کی طرح یاد ہونے لگیگا اور بعد کو بالکل کامیاب ہوگے یہ بھی ظاہر ہو کہ سوکھم شریر ہر کام کرسکتا ہے اور ہزاروں کوس پر جاکر نظارہ دیکھتا ہے مگر وہ یاد صرف

لایق اور پورے عامل کو رہتا ہے۔

بند مکان سے باہر نکلنا

جب مشق بالا میں پوری کامیابی ہو جاوے تو اس طرح مشق دوسری یہ شروع کرو کہ ایک مکان میں بیٹھکر آنکھیں بند کرلو اور مصمم ارادہ کرو کہ مکان سے باہر ہو جاوے اور اس جگہ کا خیال رکھو اور یہ سادھن جاگتے ہوتی ہے جب باہر کے مکان کا نقشہ نظر آنے لگے تو تم یہی خیال کرو کہ ہم باہر آگئے اور بالکل اپنے کو باہر ہی سمجھو ایک دن ہوگا کہ سچ مچ باہر ہوگے خواہ مکان کو تالا لگا ہوا ہو تمہاری اس حالت میں شریر سوکھم و استھول کے ذرات اڑکر باہر پھر وہی شکل ہو جاوینگے خزانہ کرامات حصہ اول میں گھڑا درخت کے ساتھ باندھنے کی سادھن میں اس کا مطلب سمجھ لو ڈائن ہاتھ لمبا کرکے بیس گز کے فاصلہ سے چراغ اسی اصول پر ہوکر گل کر دیتی ہیں۔

نظر سے غائب ہو جانا

پھر جب یہ مشق اس سے بھی زیادہ ہو جاویگی تو تم ہزاروں کے سامنے کھڑے کھڑے غائب ہو سکتے ہو یعنی وہاں ارادہ کسی دوسری جگہ کا کروگے تو جسم لطیف و استھول کے ذرات ایسے جلدی جدا ہونگے کہ جدا ہوتے حاضرین کو معلوم نہ ہونگے یعنی بیان پر نہیں مگر یہ کرشنگی ودیا ہے جو کریگا سو دیکھیگا

ہمارے شاگرد اور ہم

(۱) خزانہ کرامات کے خریدار جو پوچھنا چاہیں یہ نہایت ضروری ہے کہ واپسی خط

خزانہ کرامات

حصہ سوم

مصنفہ

جناب گوسائیں سوامی دیال جی۔ ایس۔ والی
مسمرایزر مالک کارخانہ راجیوگ حسن ابدال پنجاب

سنہ ۱۹۱۱ء

حسب فرمایش لالہ نانو مل اگروال سابق مالک قیصر ہند پریس

در مطبع بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ لدھیانہ باہتمام منشی کرم بخش پرنٹر چھپا

نظر بندی

شائد آپ نے بھی کبھی دیکھا ہوگا کہ دیکھتے دیکھتے طرح طرح کی مٹھائیاں آ موجود ہوتی ہیں دریا چل رہا ہوتا ہے مچھلیاں تیرتی نظر آتی ہیں سامنے باغیچہ میں طرح طرح کے میوہ جات درختوں کے ساتھ لگے نظر آتے ہیں اور حاضرین پھل پھول توڑ کر مزے سے کھاتے ہیں اور آپس میں مگر خوشی مناتے ہیں پھر دیکھتے دیکھتے سب کچھ غائب ہو جاتا ہے اگر دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تو ایسا سنا تو ضرور ہوگا کہ فلاں شہر میں ایک شخص پنڈت یا سنیاسی آیا ہوا ہے۔ جو ہزاروں آدمیوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے باغ لگا دیتا ہے اور بعد کو وہاں نہ درخت ہوتے ہیں نہ باغ سب حیران ہوتے ہیں۔ اور جادوگر کی تعریف کرتے ہیں۔ باہر اگر کوئی کہتا ہے کہ اس کے پاس بھوت ہیں کوئی بولتا ہے کہ اس نے جن بس کیا ہوا ہے کوئی آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ نہیں نہیں یہ کام ہمزاد سے ہو سکتا ہے ہمزاد کا عالم چشم زدن میں ہر شے منگوا سکتا ہے اور تمام خفیہ راز ظاہر کر سکتا ہے کوئی دل میں سوچتا ہے کہ یہ کوئی منتر ہے۔ ہولی یا دیوالی کے دن اس کو سدھ کیا جاتا ہے کوئی انگول کے نیل کی کرامات بتاتا ہے کہ سب درختوں کی گٹھلیوں کو اسمیں ہفتہ بھر تر رکھا گیا ہے اور اب گیلی مٹی میں دفن کر کے پانی چھڑکنے سے اگ کر بار آور ہو گئی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں تو ڈنڈا تھوہر اور سیر مدار میں گٹھلی تر کر کے بونے سے جلد اگ آتی ہے اور کئی سوچتے ہیں کہ نہیں کوئی اسرار ہے بھلا مٹھائی کیونکر آگئی اور دریا چلا کس طرح دکھائی دیا۔

ہپناٹزم

بھید: ہپناٹزم انگریزی لفظ ہے مسمرزم اور اس میں بہت فرق ہے مسمرزم کا
عامل صرف کمزور آدمیوں اور چھوٹے لڑکوں پر ہی عمل کر سکتا ہے۔ لیکن ہپناٹزم کا
عامل یعنی ہپناٹائیزر ہر عمر کے عورت اور ہر عمر کے جوان و بوڑھے مرد پر عمل کر سکتا ہے
مسمرائیزر اپنی طاقت خرچ کر کے معمول کو بیہوش کریگا اور بعد کو تھکان سا معلوم ہوگا
لیکن ہپناٹائیزر اپنی طاقت کو ہرگز خرچ نہ کرے گا اور نہ ہی بعد عمل اس کو تھکان
معلوم ہوگا۔ ہپناٹزم بھی مانسک یوگ کی ایک شاخ ہے جس کے معنی ہیں کہ مقناطیس
بھری ہوئی جڑ اشیاء کی طرف دیکھکر خواب طاری کرنا۔ خواہ جڑ اشیاء میں مقناطیس
قدرتی موجود ہو خواہ بذریعہ معمول یا کامل یوگی کے بھری گئی ہو۔ اہل ہنود کے منادر
میں پورے یقین سے جو لوگ جانیوالے ہیں ہر شہر میں ان میں سے دو چار ایسے نکلینگے
کہ جب وہ کرشن کی شام رنگ اور چمکیلی مورت کی طرف دیکھ رہے ہوں۔ تو ان کو
ناواقفیت کے سبب اپنی حالت بدلی ہوئی نظر آوے گی مگر کرشن کو وہ اپنے
نزدیک آتا ہوا دیکھیں گے ان سے باتیں کریں گے اور وہ ہر بات ہنستے ہوئے
منہ سے کہینگے اور جواب دینگے۔ اشارے کرینگے۔ اگر حالت اسی طرح عرصہ تک رہے
اور توجہ یکسو رہے تو حالت روشن ضمیری ہو جاوے گی ہمارے ایک دوست بابو
بال مکند صاحب پر کئی بار یہ حالت گزر چکی ہے وہ باتیں کر رہے تھے ہم ان کے
پاس سے گزر گئے اور بلایا مگر وہ برابر توجہ کئے ہوئے تھے۔ اور ہلانے سے ہوش
میں آئے اور نہایت افسوس کیا کہ میں عجیب حالت میں محو تھا جس کا ذکر زبان سے
میں آپ کو نہیں سنا سکتا۔ صرف میری خاموشی سے آپ سمجھ لیں اور بھولے نہیں
سمانے تھے ایسی حالت میں جس خیال کو لے کر عامل متوجہ ہوتا ہے اسکی بابت
سب کچھ حل ہو جاتا ہے اور پوری خواہش پر نیک یا بد دعا کا اثر بعد کو بھی اپنا
اثر دکھاتا ہے۔ اب ہپناٹزم کی ترکیب لکھتے ہیں جس کے ذریعہ ہزاروں آدمیوں

پر نظر بندی ہو سکتی ہے۔

ترکیب

اول مقناطیسی قرص بہت سے تیار کر کے اپنے پاس رکھ لو۔ اس قرص کے بنانے
کا قاعدہ آگے درج ہے ایک مکان میں بہت سارے آدمی جو اس علم کا کھیل دیکھنا
چاہیں داخل کر لو اور پھر بٹھا کر ان کو ترتیب وار بٹھاؤ اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک
ایک قرص دو اور حکم دو کہ گوٹھ مار کر بیٹھیں اور دائیں ہاتھ کی انگلی پر قرص
رکھیں اور اپنے دل سے خیالات دور کر کے خواہشمند ہوں کہ ہم کو نیند آ جاوے اور
عمل طاری ہو عامل خود اس وقت ایک موثر سریلی آواز سے اس علم کی صداقت میں
مختصر گفتگو کرے کہ فلاں جگہ میں نے کیا خوب ہوا عجیب اشیاء نظر آئیں غائب کی باتیں
روشن ہو جاویں بعد کو یکتائی غزل بولے اور حکم دیوے کہ انگلی باندھ کر رکھے مگر قرص
پر نظر جماؤ جب قریب آدھ گھنٹہ کے گزر جاوے تو حکم دیوے کہ سب آنکھیں بند کر لو اور
بالکل بند ہی رکھو جب پانچ منٹ گزر جاویں تو کہو اب تم آنکھیں ہرگز نہیں کھول
سکتے تم ہپناٹائز ہو گئے ہو اگر طاقت ہے تو کھولیں بہت آدمی آنکھیں نہ کھول سکینگے
اگر چند کھول بھی دیں تو ان کو پھر قرص دیکھنے کی اجازت دو جب ان کی حالت بھی
اسی طرح ہو جائے تو حکم دو سب آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ اس باغ میں کون کون
درخت ہیں بے شک پھل توڑو اور کھاؤ اور اڑاؤ۔ باقی احوال مقناطیسی قرص
کے بیان میں پڑھو۔

رات کو دائرہ بھرنا


شکل

کئی بھگوے کپڑوں والے سادھو رات کو اس طرح دائرہ بھر کر بند کرتے ہیں کہ ایک

بارہ برس سے کم عمر کے لڑکے کو ایک اکیلے مکان میں بٹھا کر حکم دیتے ہیں کہ جیسا کہ
مت تم کو آج جن بھوت نظر آویں گے اور تمہارے سامنے طرح طرح کے کھیل کریں گے جو علم
تم جانتے ہو اس میں عبارت تمہارے جواب میں تحریر کریں گے تمہارے ساتھ باتیں
کریں گے تم کو راگ سناویں گے پریاں آسمان سے آکر ناچ کریں گی تم اپنے مرے ہوئے بزرگوں
کے درشن کرو گے یہ کہہ کر ایک تھالی میں اشٹ گندھ ترتیب وار رکھتا ہو یعنی جائفل
لونگ۔ تج۔ الائچی۔ ناگ کیسر۔ مرچ کستوری اور پھول ان آٹھ اشیا کا نام اشٹ گندھ
ہے اور تھالی کے درمیان آٹے کا چراغ بنا کر اس میں بجائے خاص تیل کے سیاہی
ملا کر جلاتے ہیں اور لڑکے یا لڑکی کو حکم کرتے ہیں کہ دیکھو جو نظر آوے کہو بس وہ
جو دیکھتا ہے بولتا جاتا ہے۔

اگر لڑکا چالاک ہو اور اس کا دل کسی اور طرف لگا ہو۔ تو دوسرا بٹھا دینا چاہئے
اگر اتفاقاً دوسرا نہیں ملتا تو خود متنفل ہو کر علم مسمریزم سے بھی ساتھ مدد دینی چاہئے
خواہ وہ لڑکا سر نیچے کئے ہوئے ٹکٹکی باندھ کر چراغ کی سیاہی میں دیکھ رہا ہے مگر
تم اس کی کنپٹیوں اور دماغ کے مقام پر پاس کئے جاؤ بدیں خواہش کہ یہ حالت
روشن ضمیری میں ہو جاوے اور اس کو سب کچھ نظر آوے مگر دائرہ بھرنے کا
عامل بھی مسمریزم کے عامل کی طرح نیک چلن ہونا چاہئے۔

اہل لنکا کے طریق پر دایرہ بھرنا

وقت دن کا ہو یا رات کا لنکا کے لوگ ایک لڑکے یا لڑکی کے دائیں ہاتھ کی
ہتھیلی میں تیل اور سیاہی ملا کر لگا دیتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ماتھے
کے اوپر رکھو اس طرح کہ ہاتھ کی ہتھیلی بطرف زمین ہو۔ اور جب وہ اس طرح
رکھے تو اس کو کہتے ہیں کہ آنکھیں اونچی کر کے اوپر ہتھیلی کے مرکز میں دیکھو جو نظر

آوے بیان کر دیں لڑکا جو کچھ دیکھتا ہے بیان کرتا ہے۔

آنکھوں کی بینائی تیز کرنیکا طریقہ

ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام کسی بہتے پانی کے کنارے گھونٹ مار کر آسن
جما دیں اور ٹکٹکی باندھ کر پانی کی طرف ایک مرکز قایم کر کے دیکھنا شروع کریں چالیس
دن کے ابھیاس سے بوقت صبح ایک تارے کی طرف دیکھتے رہیں اگر ذرا دم لینا
ہو تو جگہ یاد رکھیں تمام دن تارا نظر آوے گا۔

دیگر

ایک چمنی دار لیمپ جو صاف اور عمدہ قسم کا ہو لیکن اس کو اپنے مقابل رکھو اور
کمرہ اس طرح تیار ہونا چاہئے جس طرح عمل کے واسطے پہلے کئی بار بتلا چکے ہیں ایک
چینی کی یا کانچ کی نہایت عمدہ اور چمکدار پیالی لیکر لیمپ کے نزدیک اس طرح رکھیں
کہ اگر اوپر کی شکل کے موافق لیمپ کے اوپر کاغذ کا غلاف دیکر اور اس سے نیلی کاغذ
کی رنگ کر پیالی میں شعاع گرائی جاوے تو ٹھیک درمیان پڑے اب تل کے تیل
میں عمدہ کاجل خوب گھول کر کے پیالی کی تہ میں روپے کے برابر نقطہ بنا دیں۔
مگر یہ ضروری ہو کہ سیاہی نہایت گاڑھی رہے جب نقطہ تیار ہو جاوے تو ذرا دھوپ
پر رکھیں اور بعد ازاں نقطہ والی سے پیالی کو لبریز کر دیویں اور جب سب کام ٹھیک
ہو جاوے یعنی تمام مکان میں اندھیرا ہو دروازہ اندر سے مضبوط بند ہو اور
شعاعیں پیالی میں درمیان آئینہ پڑنے لگیں تو اپنی طرف سے تیاری کر کے اس
سیاہی میں مرکز بنا کر دیکھنا شروع کریں دل یکسو اور نظر پوری ٹھیک ہو تو
چاہئے دیکھتے دیکھتے دیکھو گے کہ مصنف کتاب نے کیا لکھا تھا واہ واہ واہ
ماضی حال اور مستقبل کی خبر دینا معمولی بات ہو گی۔ اصلی تیز طبیعت لوگ ایک ماہ کے

ابھی اس سے کیا کام کیا کریں گے۔

مگر اس سادھن میں اتنی بات ضرور ہے کہ عامل اپنے گھر کے رشتہ داروں کو یا محلہ کے کسی شخص کو یا اپنے کسی ہمراز دوست کو ضرور یہ اول کہہ دیوے کہ میں کالا دیوی لینے کی سادھن کر رہا ہوں اگر کسی دن میں بلے پڑا ہوا آپ کی نظر پڑوں یا جگانے سے نہ اٹھوں یا بلانے سے دروازہ اندر سے نہ کھولوں یا جواب نہ دوں۔ تو فکر نہ کریں خواہ ہفتہ گزر جاوے میں خود بخود اٹھ کر کھڑا ہونگا۔ خطرہ کچھ نہیں ہے

اسی طرح کئی لوگ اطلاع دینے کے بغیر سادھن شروع کر دیتے ہیں اور اپنی موت اپنے ہاتھ لیتے ہیں اگر عامل ہندو ہو تو آگ کی تپش سے جاگ بھی اٹھتا ہے مگر مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ تو آرام سے قبر میں سو دینگے اور جاگ اٹھنے پر بلا مٹی میں دفن کئے ہوئے آواز کس کو دیویں اس حالت میں نبض اور حرکت دل بند ہوتی ہے۔ بالکل مردہ نظر آتا ہے۔

مختلف طرح کے دائرے کے طریق

(۱) ایک کانسی کی دھات کا چمکیلا اور صاف برتن یا کٹورا مصفا پانی سے بھر کر اس میں دوآنی۔ چونی۔ اٹھنی یا روپیہ ڈال کر لڑکے کو اس کی طرف دکھایا جاتا ہے (۲) بساطی کی دکان کے سفید کاغذ کے چمکیلے ڈبے سے گتا لے کر اس کا گول قرص بنایا جاتا ہے ایک طرف اس کی پندرہویں کے منتر سے اور جگہ یونہی کلمہ یا منتر سے پر کی جاتی ہے دوسرے طرف دوات کی سیاہی سے نقطہ بنا کر لڑکے کو اس کی طرف دیکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

(۳) بعضے اہل مصر کے طریقہ کی طرح ناخون پر سیاہی لگا کر کام نکال لیتے ہیں۔ مگر سیاہی چمکیلی اور آبدار ہونی چاہئے۔

(۴) بعض وقت صرف کوئی چمکیلی شے یا دوانی سامنے رکھکر لڑکے کا دھیان اس کی طرف کرایا جاتا ہے۔

(۵) تیز حس بچے صرف اپنی پگڑی کا سرا آنکھ سے ماتھے کی طرف لے آکر اور آنکھیں اوپر کی طرف کر کے اس کی طرف دیکھنے سے بیہوش ہو جاتے ہیں۔

حاضرات

آپ کو کئی لوگ ایسے ملیں گے یا مل چکے ہونگے یا کسی تمہارے دوست کو ملے ہونگے جو یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جن بس کیا ہوا ہے یا ہم جنوں کی سات بادشاہت کی کلام جانتے ہیں سات بادشاہت چشم زدن میں سامنے کر سکتے ہیں اور ان سے اپنی مرضی کے موافق کام بھی لے سکتے ہیں چونکہ انسان کا جسم کثیف ہے اور ارواح یا جنات کا جسم لطیف اسی واسطے انسان کو عالم ارواح یا عالم جنات کا نظارہ نہیں ہوتا۔ مگر برخلاف میں برابر وہ اپنا کام کر رہے ہیں ان کے قانون جاری ہیں پلٹنیں صف بستہ حاضر ہیں تخت موجود ہیں باغیچے برائے سیر لگائے ہوئے ہیں

آپ کو چھوٹی عمر کی یہ کہانی یاد ہوگی کہ بادشاہ کا لڑکا جو پری کی تلاش میں نکلا تھا اس کو باوجود تمام ملک پھرنے کے کچھ نظارہ آیا آخر ایک فقیر کی جھونپڑی میں جا گھسا اور پاؤں پر سر رکھ کر آہ و زاری کی۔ فقیر کو رحم آیا اس کے سر کو اٹھایا اور کہا کہ بیٹا حال بیان کر کہ تم پر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس جنگل بیابان میں آگھسا اور اس قدر آہ و زاری کی۔

لڑکا بولا اے نیک پارسا چھوٹی عمر سے میں نے پریوں کی کہانی سنی تھی اور مجھے شوق ہو گیا تھا کہ جب شادی کروں گا کسی پریوں کی سردارہ سے کرونگا اسی خیال میں عمر ضایع کی دوست گھر سے باہر ہوا۔ جنگل و بیابان اپنا

گھر بنایا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آپ کا آسن نظر آیا اب غریب آپ کی شرن آیا۔ فقیر بولا اب کچھ فکر نہ کرو۔ کل تم کو ایک ٹوپی اور سونٹی دونگا۔ جب ٹوپی سر پر پہنو گے تم کو کوئی نہ دیکھیگا۔ جب سونٹی ہاتھ میں لوگے تم سب پریوں دیووں اور جنوں کو دیکھنے لگو گے اور مراد دلی پاؤ گے۔

اب اس سونٹی کے بنانے کا قاعدہ تحریر کرتے ہیں جس کے ہاتھ میں رکھنے سے سب بیماریاں کافور ہوتی ہیں اور اس کی طرف نگاہ کرنے سے نگاہ کثیف سے لطیف ہو جاتی ہے اور عجیب طرح کی حالت روشنضمیری کی ہو جاتی ہے اس سونٹی سے آپ تسخیر مطلوب کا کام بھی لے سکو گے اور حیوانات کو بھی قابو رکھ سکو گے مسمریزم میں اور ہپناٹزم میں یہ جادو کی چھڑی بڑا کام دیگی۔ ناظرین پر واجب ہے کہ ایسی چھڑی تیار کرکے اس کا امتحان کریں خزانہ کرامات کے تقریباً پچاس حصہ ہم اپنی زندگی میں ضرور لکھیں گے ایک سے ایک بڑھ کر ہو گا کسی حصہ میں ہم ضرور جادو کی ٹوپی کی ترکیب بیان کریں گے اب چھڑی کا پورا حال جادو کی چھڑی بنانے کی ترکیب کے بیان میں ملاحظہ فرماویں۔

مسمریزم کے ذریعہ ہر بیماری کا علاج

علم طب میں یونانی انگریزی اور ویدک علاج میں ہی بڑا فرق ہے اور صرف یونانی گروہ ہی کئی اشیار کی تاثیر بنانے اور امراض کی تشخیص میں اختلاف رکھتا ہے ولایت میں علم مسمریزم کے ذریعہ مدت سے علاج شروع ہے ہمارا اپنا قاعدہ ہے کہ جہاں ہم خود موجود ہوں وہاں خواہ کسی طرح کا مہلک مرض کیوں نہ ہو دوائی ہرگز نہیں دیتے صرف باطنی توجہ سے علاج کرتے ہیں بیماری خواہ گرمی سے ہو یا سردی سے ہم کو کیا۔ اس کی پہچان کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہاں

تک بھی ہو سکتا ہے کہ بیماری کا نام بھی عامل نہ جانتا ہو صرف یہی توجہ کافی ہے کہ اس کی بیماری جاتی رہے۔ بعض وقت ہم پانی پر اور بعض وقت صرف خاک پر نظر ڈال کر مریض کو کھلا دیتے ہیں اور کلی آرام ہوتا ہے باہر جو ادویات روانہ ہوتی ہیں ان میں بھی اثر ڈالا جاتا ہے جن کی تاثیر بے حد بڑھ جاتی ہے مگر یہ کام کامل عامل کیلئے ہے عامل اول دریافت کرے کہ مرض گرمی سے ہے یا سردی سے بعد ازاں پانی کو مسمرائز کرے اگر مرض گرمی سے ہے تو بائیں ہاتھ سے اور اگر مرض سردی سے ہے تو دائیں ہاتھ سے مقناطیسی چھوڑنا ہو گا۔

مگر پانی پر اثر ڈالتے وقت اتنا ضروری ہے کہ انگلیوں کے پوٹے پانی سے ذرا چھوتے رہیں اور بھاپ و نظر سے بھی ساتھ ہی کام لیا جاوے اور دانت کے درد یا کسی اور جگہ کے درد دور کرنے کیلئے سیدھے پاس آہستہ آہستہ کرو سیدھے پاسوں سے مراد اس طرف کے پاسوں سے ہے جس طرف کو خون جاتا ہے مثلاً اگر کوئی دانہ پھوڑا گھٹنے پر ہے تو تم ٹانگوں کی طرف پاس کرتے ہوئے پاؤں کی انگلیوں پر ختم کرو اس طرح اس کا زہر دور کیا جاتا ہے اور ان کو بے حس کرنے کیلئے مقامی چھوٹے اور سیدھے پاس جلدی جلدی مگر نرم دیگ سے ہوتے ہوئے گرد و درد سے آرام ہو گا گشتی پاس کرنے سے اس کی تمام زہر ہاتھوں میں آجاتی ہے ایسی صورت میں اوّل کلائی پر اکڑا کر دینا چاہئے اور جلدی جلدی ہاتھ جھٹک کر زہر جھٹکے ڈالنا چاہئے۔ سر درد اور بخار ہر قسم کا صرف توجہ سے فوراً جاتا رہتا ہے مگر عامل کیلئے ضروری ہشیاری کی بات یہ بھی ہے کہ زہر اپنے کو چڑھنے نہ دیوے کیونکہ کالا دانہ وغیرہ بیماریاں زہریلی ہوتی ہیں۔ باقی حال بھی کسی حصہ میں پڑھو گے۔

کرن پشاچنی

مدت ہوئی کہ حسن ابدال میں ایک پہاڑی برہمن آیا تھا اس کا بیان تھا کہ کرن پشاچنی مجھکو سدھ ہے جب کوئی سوال کرنے آتا تھا وہ اسکو کہتا تھا کہ اپنا سوال کاغذ پر صحیح لکھو جب سایل لکھ کر کاغذ اپنی جیب میں ڈال دیتا ہے تو برہمن دیوتا ایک سادہ کاغذ پر پنسل سے کچھ حروف تحریر کرتے اور سایل کو کہتے کہ لو تمہارا سوال یہ تھا سایل نے جو سوال کیا ہوتا حرف بحرف بیشک وہی کاغذ پر لکھا ہوتا۔ سایل یہ دیکھ کر حیران ہوتا۔ کہ ہمارا سوال ہو بہو کیونکر برہمن نے کاغذ پر لکھدیا۔
پھر برہمن ان کی آیندہ زندگی کے دکھ سکھ کا احوال تمام بیان کردیتا وہ احوال خواہ جھوٹ ہی ہوتا لیکن سایل اس کو ضرور صحیح مانتا کیونکہ پنڈت اول ایک کرشمہ دکھلا کر اس کو قابو کر لیتا +

کرن کے معنے کان اور پشاچنی کے معنے شکتی کے ہیں یعنی بذریعہ کان کی آواز کے شکتی عامل کو خبر کردیتی ہے ادہر سایل نے اپنا سوال کاغذ پر لکھا ادہر عامل کے کان میں بھون بھون ہونے لگی اور عامل نے کاغذ و پنسل لیکر سب سوال لکھدیا اس کا اسی طریقہ پر شدھ کرنا کسی حصہ میں پڑہ ہوگے لیکن اب یہاں ہم اپنے ناظرین کی خاطر ایک باقاعدہ علم سیمیا یعنی باطنی توجہ کا تحریر کرتے ہیں جو بیشک عجیب ہے۔

طریقہ

دو شخص جن کی طبیعت پہلے سے ملتی ہو اور دلی انس رکھتے ہوں اول نزدیک کے دو مختلف کمروں میں اپنا اپنا آسن جمادیں اور دن رات میں چار دفعہ

وقت مقرر کرکے خیال ڈالنا شروع کریں ایک صاحب اپنے دل سے سب خیالات دور کرکے بوقت صبح اپنے کمرے میں بیٹھے اور منہ دوسرے کمرے کی طرف کرکے توجہ کرے کہ میرے دوست کے دل میں کیا خیال گزر رہا ہے اور دوسرا ابھی کوئی خیال خود بخود اوٹھا ہوا یا اپنا بنایا ہوا دل مقرر کرے اور اس کو زور پر سے اگر خیال کرے کہ میرا دوست میرے اس خیال کو جان لیوے یا یہ خیال اس کے دل پر سے گذرے ایک ہی وقت پر دونوں اپنے اپنے خیالات کو سمجھ کر سفید کاغذ پر تحریر کردیویں دوسرے تیسرے دن بیشک دونوں کے خیالات ملنے لگینگے مگر دو ہفتہ تک مقابلہ نہ کریں دو ہفتہ بعد مقابلہ کرنے سے ایک دن کے ایک ہی وقت کا خیال برابر ملے گا اور قریب نصف کے ضرور ٹھیک ہونگے۔
چالیس دن تک پوری ترقی ہوسکتی ہے اور اسی طرح زیادہ مشق سے زیادہ ترقی ہوگی اب جو شخص خیال ڈالنے والا ہے وہ کامل عامل ہوگیا یہ شخص لاہور کوسوں سے باتیں کرسکتے ہیں خیال ڈالنے والا اسٹیر مطلوب میں ٹیلیفون یا ٹیلیگرافی میشن میں ترقی یافتہ اور حاکم اور راجوں کے کسی کرن میں لاثانی اور دوسرا خیالات پڑہنے والا کرن پشاچنی سے بھی زیادہ کام اس سادہن سے لے سکتا ہے جو شخص اس کے پاس آویگا اور اس کے دل میں جو کچھ ہوگا اس عامل کے دل پر اس کا نقش قایم ہو جاویگا غرضیکہ دونوں شخص دنیا میں بے نظیر ہونگے بحنفے مختصر ابھی لکھکر ختم کردیا ہے ہمارے لایق و مہربان ناظرین بہت فایدہ اٹھا لیویں +

قوت ارادی یا من شدھ کرنیکا ایک عجیب خفیہ طریقہ

ہر ہم ودیا یا روحانی علم میں اس علم کی ماں قوت ارادی ہے پس اس کے

بڑھاپے کا ایک عجیب طریقہ تحریر کیا جاتا ہے جو کریں گے ضرور فائدہ اٹھاویں گے ایک مکان ایسا تلاش کرو جو عمل مسمرزیم کے قابل ہو سکے اور اول اس کو ایسا ہی بناؤ رات کو اپنا بستر از زمین پر کرو اور تمام مکان میں عمدہ فرش بچھاؤ روئی صاف کرنے والے پینجے جس طرح چھت پر کمانی مانند غلیل کے لگاتے ہیں اسی طرح ایک قدرتی ٹیڑھی بنی ہوئی کمانی کسی جگہ سے پیدا کر کے کسی کنواری عورت کے بال آپس میں جوڑ کر اس کے دونوں سروں پر باندھ دو یعنی اس کو پوری غلیل کی شکل اس طرح بناؤ اور بال کے عین درمیان کی جگہ اور بال آپس میں جوڑ کر باندھو اور کمانی کو چھت پر باندھو۔ بال کے نیچے کے سرے میں لوہے کی ایک سوئی کا ٹکڑا توڑ کر اس کو بال کے ساتھ اس طرح درمیان سے باندھو کہ ترازو کی طرح تنتی رہے جس کی شکل یہ ہے

عامل اپنا مقررہ آسن مار کر بیٹھ جاوے اور ہاتھ دونوں سوئی کے پاس لے جا کر انگلیوں کے سروں سے مقناطیسی بجلی خارج کرے نظری اور بھاپ سے بھی کام لیوے مگر سوئی نہ ہلے۔ جس طرح چمک پتھر سوئی کو کھینچتا ہے اسی طرح عامل خواہش کرے کہ سوئی میری طرف ہاتھوں کے پیچھے پیچھے کبھی آوے پس بہت جلد یہ معاملہ حل ہو جاویگا جو حل کرلیں وہ جان لیں کر پورے یوگی ہو گئے ہیں۔

سوہنگ اور پرانایام

ایک ایسے مکان میں یا کھلی جگہ جہاں کی ہوا نہایت صاف ہو اور دل وہاں بشاش ہو عامل پرانایام کرے۔ جب دم اندر کھینچے لفظ سو کہے اور جب دم باہر نکالے لفظ ہنگ یعنی ہم کہے دم ناک کے ذریعہ اندر کھینچے اور جہاں

تک ہو سکے روکے اور مشق کو ہر روز بڑھاتا جاوے۔ واضح ہو کر صرف سوہم کے اکھنڈ جاپ سے چھ ماہ میں دوسرے کے دل کی بات کا پتہ لگا سکتا ہے اور ہر سوال کا جواب انجھو طاقت (اشارہ از طرف روح اعظم) سے دے سکتا ہے۔ دم اندر جس قدر زیادہ رکے گا۔ اندر کی ہوا میں اسی قدر زیادہ تمہارے خیالات کا اور ابھر جاویگا۔ جو ارادہ کرکے (دم روک کر) باہر کسی شے پر مسمرایز کرو گے بے انتہا اثر اس پر ہوگا۔ عورتوں کے گنڈے تعویذ کرنے والے گورو اور شاستری منتروں کے استاد بھی ہمیشہ ہر عمل دم روک کر کرتے ہیں اور ہر منتر میں دم قراری سے کام لئے جاتا ہے عاملوں کو چاہیے کہ ہمیشہ ہر عمل میں اس سے کام لیویں۔

مصالحہ کی انگوٹھی

عامل ایک پیتل کی انگوٹھی بازار سے لے کر اس میں مصالحہ بھر لیتے ہیں مگر وہ پورا کام نہیں دے سکتی معمولی سی حالت معمول پر اس سے ہوتی ہے کامل عامل گرہن کے دن آٹھ دھات کی انگوٹھی تیار کرواتے ہیں اور اس میں مقناطیسی مصالحہ بھر کر کام لیتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے سندرس نیلا تھوتھا۔ برادہ جست۔ گندھک ہم وزن اور ان سب کے برابر لاکھ اور لاکھ سمیت ان سب سے چار گنا بروزہ خشک ملا کر نگینہ کی جگہ بھر لیویں۔

ترکیب ملانے کی

ایک لوہے کے برتن میں اول بروزہ خشک کر ڈالیں اور نیچے کوئلوں کی آگ کریں۔ جب وہ گل کر پانی سا ہو جاوے۔ تب باقی کی ایسی ہوئی

اشیا یکلخت چھوڑ دیویں اور ذرا ہلا کر نگینہ کی جگہ بھر لیویں یہ وہی جادو کی
حاضرات کی انگوٹھی بن گئی ہے جس کی قیمت بہت لوگوں نے صرف ہزار اور ہزار
رکھی ہوئی ہے بنا کر فائدہ اٹھاویں دیکھو خزانہ کرامات حصہ اول۔

سپلنا بچار یعنی تعبیر خواب

جتنی اشیا سفید ہیں اگر سپنے میں نظر آوے تو ضرور نیک پھل ہووے گا مگر
کپاس۔ لسی یا چھاچھ۔ بھسم۔ بھات یہ چاروں سفید اشیا منحوس ہیں ضرور
دکھ دینگی اور جتنی سیاہ اشیا ہیں اگر سپنے میں نظر آوے تو ضرور دکھ دیویں
مگر گئو۔ ہاتھی۔ دیوتا۔ برہمن اور گھوڑا سیاہ اگر خواب میں نظر آوے۔ تو
ضرور اچھا اور نیک پھل دیں گے۔

خط میں تاثیر ڈالنا

سیاہی قلم اور دوات پاک وصاف لیکر عامل پاکیزہ ہو کر ایک جگہ آسن
جماوے اور اپنے سب خیالات دل سے دور کرے صرف جائے مقصود
کا خیال دل میں لاوے اور دل میں خوب مصمم ارادہ اپنے دلی دعا
کا کرے اور ہر لفظ جو لفظوں کے جوڑ سے بنتا ہے اس کے ہر لفظ پر اپنے
مطلب کی چابی گماوے یاد رہے کہ اگر عامل باعمل ہے اور قدرے
بھی طاقت رکھتا ہے تو خط میں اگر یہ تحریر کر رہا ہے کہ یہاں ہرگز نہ آنا
اور تاثیر ڈالے جاتا ہے کہ مطلوب بدیدن خط میرے پاس آجاوے
تو بیشک مطلوب خط کے دیکھتے ہی طالب یا عامل کے پاس آجاویگا۔
لیکن پہلے پہل یہ ضروری ہے کہ عامل خط اس طرح برعکس نہ لکھے جیسی

تحریر ہے ویسا ہی ایسا ہونا چاہئے یا تحریر یونہی کسی اور مدعا کی اور اثر اور مگر
تحریر اور اثر اول ہی اول برعکس ہونے پر معمولی عامل کیلئے تاثیر کے بالکل
ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

جن یا بھوت کو کوزہ میں بند کرنا

لمبی لمبی زلفوں والے اور سبز صوفی جامے کی نقل اڑانیوالے جھوٹے منتروں کے
عامل ایک خاص منتر کا چلہ کھینچتے ہیں اگرچہ اصلی مدعا کو وہ نہیں سمجھتے کہ سب
کچھ صرف قوت ارادی ہی کا کام پورا ہو ہی جاتا ہے مانند یوگ کا عامل
خواہ کسی طریقہ سے اپنی قوت ارادی کو بڑھالیوے ہر امر میں وہ اس کی مددگار
ہوگی سانپ کے کاٹنے پر ہوا دینے ہی زہر کافور ہو جاتی ہے اور بچھو و بھڑ
کی زہر کا بھاپ لگتے ہی اثر جاتا رہیگا چارپایوں کی بیماری مو کھر پیچھے آگے
کا گلو لادم کر کے دینے سے مو کھر جاتا رہیگا حیوان خرمستی سے باز آویگا۔
دودھ دیگا ایک دھاگہ پر دم کر کے بچے کے گلے میں باندھنے سے بچہ ہرگز نہ
ڈریگا اور رونے سے باز آویگا عورتوں کا سوکھا ہوا دودھ ہرا ہو جاویگا
وغیرہ وغیرہ۔

راز

جب کسی عورت یا مرد پر پکڑ کی حالت طاری ہوئی ہو اس وقت تم وہاں جاؤ
ایک کوزہ منگواؤ اور ایک چاقو یا کھری پاس رکھو مریض کے کان تک یا دل
تک یہ آواز پہنچا دو کہ پکڑ کو دور کرنیوالا عامل کامل آگیا ہے جب وہ دلمیں اتنا
سمجھ لیوے تم کہو کہ تم کون ہو اس کو چھوڑ دو ورنہ کوزے میں بند ہو کر آگ میں جلائے
جاؤ گے پس اگر مریض عورت ہے اور پکڑ یا روحانی شئے کا سایہ مرد کا ہے تو مرد کی

طرح وہ عورت باتیں کرے گی گویا وہ عورت بے جان ہے صرف سلطنت پردیش
شدہ روح کی ہے اگر مریض مرد ہے اور پکڑ کسی مونث کی روح کی ہے تو گفتگو
مونثانہ ہوگی تم مریض کو متوجہ کرکے چھری زمین میں گاڑ دو اور اونچی آواز
سے کہو کہ اب کہاں بچکر جاؤ گے نکل جاؤ ہرگز نہ چھوڑونگا پھر آہستہ آہستہ چھری
پر پتھر مارو جو پکڑ ہوگی جن ہو یا بھوت چڑیل چیخیں ماریگی واویلا کریگی اگر نکلنے کا
اقرار کرے تو خیر ورنہ گندم کے دانے دم کرکے کوزے میں ڈالو اور منہ کوزے کا ڈاٹ
ٹھہر کر بند کر دو خوب واویلا ہوگا اور بیماری کا خاتمہ۔ باقی آئندہ

(نوٹ) دم سے مراد قوت ارادی یا موقع بھی کہتے ہیں۔ مریض کی حس اس
وقت بہت تیز ہوتی ہے کیونکہ روحانی شے سے تعلق ہوتا ہے کامل عامل
بغیر زبان کے بولنے کے صرف دل کی توجہ سے سب کچھ کرسکتے ہیں۔

ہمزاد کھیل

ہمزاد دیکھنے والوں کیلئے یہ ضروری بات ہے کہ درمیان میں کسی دن ناغہ نہ
کریں کیونکہ اس طرح پہلی تاثیر نہیں رہتی اور مستقل طبیعت ہو کر دیکھتے رہیں جب
رنگ بدلنے شروع ہوں تو ان کا کھیل دیکھ لیوے اگر کرشن یعنی شام رنگ دیکھے
تو چھ ماہ بعد مرجاوے اگر زرد رنگ دیکھے تو کچھ خوف ہو اگر نیلا رنگ دیکھے ہانی
جانیں اور جو بہت طرح کے رنگ ملے ہوئے دیکھے تو وہ عامل جلدی کامیاب
ہوگا مشکل آسان ہوگی اور ویرات جلدی حل ہو جاویگا اگر چھایا یعنی ہمزاد کے
پاؤں گھٹنے اور پیٹ نہ دیکھے یا دونوں بازو کٹے دیکھے تو ضرور اپنی موت ہو بائیں
بازو کو کٹا دیکھے تو عورت مرے دائیں بازو کو کٹا دیکھے تو بھائی مرے۔ سر نہ دیکھے تو
ایک ماہ بعد آپ مرجاوے ٹانگیں نہ دیکھے تو آٹھ ہی دن میں مرے۔ اگر گند سے دیکھے

ملا خزانہ کرامات حصہ اول صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک پہلے پڑھو

نہ دیکھے تو آٹھ روز میں مرجاوے اگر ساری چھایا بالکل ہمزاد نظر نہ آوے تو
اسی دن موت خیال کرے

ہر قسم کے بخار اتارنے کا عجیب ٹونا

ایک سیب ثابت اور عمدہ سا لیکر مریض کے پاس لیجاؤ اور اس کو کہو کہ بخار
اتاریگا ایک عجیب ٹونا ہے جو آج رات کو کیا جاویگا مگر اس وقت ٹونا ہوگا جب
آپ بالکل سوئے ہوئے ہونگے پس بوقت رات جبکہ مریض گہری نیند میں سویا ہوا
ہو سیب سات بار اس کے جسم سے چھوتا ہوا گذارو اس طرح کہ اسکو معلوم تک
نہ ہو اور سیب چپکے سے مریض کے سرہانے پوشیدہ جگہ رکھدو مگر اس کے بستر سے
کے اوپر رہے جب ایک گھنٹہ گزر جاوے اور لوگوں کی آمدورفت بند ہو جاوے
تو مریض کے گھر میں سے ایک شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد سیب کو لیجا کر چوراہے
میں پھینک آوے مگر رستہ میں خود کسی کو نہ دیکھے اور اس رات کسی وقت کسی کو نہ
بلاوے بلکہ خود بھی نہ بولے اور سیب پھینکتے وقت سانس روکے اور سیب اٹھاتے
وقت بھی دم روکے ضرور بخار جاتا رہیگا اور جو بوقت صبح سیب کو زمین سے لیگا
اسکو بیماری جا چمٹے گی۔

مقناطیسی قرص

سورج گرہن کے دن ایک نیک چلن بزرگ کے پاس جاویں
اور پارہ جست اور تانبا تینوں نہایت خالص تلاش کرکے ساتھ
لیجاویں اور اس سے اٹھنی کے برابر کے سانچے تیار کرواویں جب گرہن لگ جاوے
فی قرص سوا تولہ جست خالص اور ۳ رتی پارہ کے حساب سے لیویں۔ جب

جست کٹھالی میں گل جاوے پارہ چھوڑ دیں اور ملنے کے بعد فوراً سانچہ میں گال دیویں سرد ہونے پر سانچہ کو توڑ کر اندرونی شے کو نکال لیویں اور بری سے گل کا باریک سوراخ کرکے ایک تانبے کی کیل اس میں دیویں اس طرح کہ دونوں طرف سے برابر نکلے ایک طرف سے پہلے ہی میٹھا کر صاف کی ہوئی ہوگی۔ اب باریک اور عمدہ ہوائی سے دوسری طرف بھی رگڑ کر بٹھا دیویں قرص کا سیدھا طرف وہی ہوگا جس کی کیل اول صاف کرکے دی گئی ہے۔

تانبے کی کیل کا دیکھنے کا مرکز نہ بہت باریک ہو اور نہ بہت بڑا چنے کے دانے کی گولائی سے نصف ہونا چاہیے۔ اگر گرہن کا موقعہ نہ ملے تو ہر وقت بھی بنا سکتے ہو لیکن تاثیر کچھ کم ہو جائے گی۔ جب اس طرح یہ مقناطیسی قرص تیار کرلو تو کسی معمول یا یوگی سے مقناطیس بھروالو تاکہ عمدہ اور موثر بن جاوے اس مقناطیسی قرص کی طرف نظر جما کر دیکھنے سے عجیب حالت ہو جاتی ہے عام آدمی اکٹھے چکر بنا کر بھی دیکھ سکتے ہیں اور عامل صرف اپنے ایک ہپناٹزم کے معمول کو بھی دکھلا سکتا ہے مگر نشہ خور چالاک حرام خور اور بدکار اشخاص ایک تک نہ ہوں سب پاک خیالات کے لوگ ہوں۔

ہپناٹزم کے ذریعہ جب آنکھیں بند ہو جاویں تو کھولنے کی اجازت دو لیکن اول تجربہ کرلو کہ معمول اپنی طاقت سے آنکھیں نہیں کھول سکتا صرف ہمارے حکم کا پابند ہو گیا ہے یعنی اس کا اور میرا سلسلہ مقناطیسی ٹھیک طرح قائم ہو گیا ہے جب تمہارے حکم سے معمول یا بہت مجمع کے سب لوگ آنکھیں کھولیں تو اول تم ان سے اس طرح تجربہ کرو کہ دیکھو میرے ہاتھ پر کتنے روپے ہیں بس سب کو روپے نظر آویں گے اور اگر تم تعداد بتا دو گے تو سب اتنی ہی تعداد کہیں گے۔ پھر تم کہو کہ دیکھو اس باغیچہ میں کیا خوبصورت درخت ہیں بس

عمدہ گلستان ان کو نظر آویگا حلوائی کی دکان کا کہو گے تو حلوائی بعد طرح طرح کی مٹھائی سجائی ہوئی حالت کے نظر پڑیگا ان کو کہو کہ دیکھو ہزاروں سانپ ہیں ان کو بیشک سانپ نظر آویں گے مگر خطرناک اشیاء کا دکھلانا منع ہے کیونکہ اصلی حالت میں بھی وہ خوف دل پر اپنا بڑا اثر قائم کریگا اور باعث کمزوری دل و دماغ کا ہوگا۔

اگر اس ہپناٹزم کا عامل ساتھ ہی علم مسمریزم سے بھی کچھ واقف ہوگا۔ تو کسی صورت ناکامیابی نہ ہوگی۔ علم مسمریزم میں پچاس فیصدی کامیابی ہوتی ہے اور ہپناٹزم میں اسی فی صدی مگر ہپناٹزم میں مسمریزم سے بھی مدد لی جاوے اور عامل پاسوں آنکھوں اور دلی توجہ سے کام لیوے تو وجاہت ظہور پذیر ہو جو کبھی ہوا اور نہ ہستی ہو۔ دانا لوگ اس تھوڑے لکھے سے زیادہ کام لے سکیں گے اور بس۔

نئے علم کی ایجاد

دنیا میں کوئی شے بے قاعدہ نہیں ہے اور نہ کوئی علوم بناوٹ۔ رنگت۔ تمام مواد سب ایک مرکز پر قائم نہیں تجربہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے دنیا میں تجربہ سے علم ایجاد ہوئے تجربہ سے کتابیں تصنیف ہوئیں تجربہ سے معلومات بڑھیں تجربہ دنیا کا رہنما ہے کمسوار سفا سفر لندن تو ایسا لکھتے ہیں کہ وید دنیا بھر سے پرانی کتاب ہے اور معلومیت کا ذخیرہ ہے وید اسم آریہ ہے جس سنسکرت لفظ کے معنی ودیا کی جگہ ہاو دیا کے گھر کے ہیں یعنی معلومیت کا گھر یا ذخیرہ اور یہ ذخیرہ پہلے سے پہلے صرف تجربہ سے مہیا کیا گیا ہے۔

جس طرح ہر سال دنیا میں ہر زبان میں نئے الفاظ پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح

ہر علم اور فن کو ترقی ہے دنیا کا مادہ کسی خاص شے کے مطیع ہے جو باقاعدہ وقت
بدلوا رہی ہے مادہ اس سے جدا نہیں وہ مادہ سے جدا نہیں اگر اصلی جدائی
ہوتی تو ہرگز ایسا وصل نہ ہوتا۔ اصلی وصل کا سبب عارضی جدائی ہے مثال
پیش کرتے ہیں اور ہم مثالیں ہمیشہ صرف اپنے تعلقات کی دیا کریں گے۔

ہمارے اپنے بلاغ ہیں۔ ۹۰ آدمی حسن ابدال کے آرام کرنے کے لئے آئے
موسم گرما کا تھا اور شہر میں سخت ہیضہ پڑا ہوا تھا ان میں سے کسی رام سہائے
کو ہیضہ ہو گیا سب نے جان لیا کہ وہ مر گیا ہے شور پڑ گیا سب نے
واویلا کیا مگر ایک گھنٹہ بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ہنستے ہنستے بیان کیا کہ مجھکو دھرم
رائے کے پاس لے گئے دھرم رائے نے دیکھ کر کہا کہ یہ رام سہائے نہیں وہ
دوسرا ہے وہ مجھ کو یہاں آکر چھوڑ گئے یہ بات ختم ہو چکنے کے پانچ منٹ بعد
شہر میں شور پڑا کہ دوسرا رام سہائے مر گیا ہے جانے پر معلوم ہوا کہ واقعی مر گیا ہے

ایک اور مثال مادہ۔ ذات۔ رنگت۔ نام کی بناوٹ کی مطابقت کی دیتے ہیں

ہمارے حسن ابدال میں ایک صاحب فقیر چند نام کے موجود ہیں ان
کے باپ کا نام بیلی رام اور ذات گھمار ہے ان کو فساد خون کی بیماری خنازیر
ہو چکی ہے اور حسن ابدال سے چار کوس پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں
بھی ایک شخص کا نام فقیر چند ہے جس کی ذات گھمار اور باپ کا نام بیلی رام
ہے اسکو بھی خنازیر کی بیماری ہے ہم عجیب مطابقت کی مثالیں پھر کبھی پیش
کریں گے یہ احوال تھوڑا سا لکھا گیا دانا زیادہ سمجھ لیں اور اصلی مطلب کی
طرف رجوع کریں اور اصلی نیچری اصول کو ٹھہراویں آٹھ دانتوں کو جمع کرکے
بروز سورج گرہن ان کو گھوا کر ان کے تین زائچے بنوا دیں جو اس شکل کے

؎ دو دانتوں کی عمر بھی برابر ہے اور دونوں کی گردن پر گلا کی جگہ ہوئی ہے۔

مکعب ہوں۔ [۰] [۰۰] [۰۰۰] جب تیار ہو جاویں۔ ان کو ایک
قطار میں رکھیں اور ان پر اس طرح نقطے قائم کریں ؛

۳	۲	۱
۶	۵	۴
۹	۸	۷
۱۲	۱۱	۱۰
۱۵	۱۴	۱۳
۱۸	۱۷	۱۶

جہاں جتنے ہندسے ہیں وہاں اتنے
نقطے لگا دیں جب ایک طرف لگا چکیں
ایک تخت اپنی طرف کا رخ اور سب کا
کردیں اور اس طرح کرتے اور جاتے
جاویں اور اٹھارہ تک ختم کر دیں یہ
بہتر ہوگا کہ بغیر بتائے ان کو ہاتھ نہ
کوئی لگا دے۔ اگر کوئی لگائے شاید
ورنہ تو جاتی رہے اس کی تاثیر کردو اب
تجربہ کو پڑھانا شروع کرو خود پاکیزہ خیال ہو کر کسی کو کہو کہ اپنے سوال کا مصمم
ارادہ کر جب وہ دل میں سوال سوچ لیوے پاسا کو اس کے ہاتھ لگوا لو اور
لکڑی کی تختی پر اس کو خوب ہلا کر پھینکو جو تینوں پاسوں کے نقطے ہوں ان کا تقریر
لکھ لو اور اس کو کہو کہ تمہارا فلاں (یونہی جھوٹ) سوال یا دل کا مطلب
ہے جب وہ کہے نہیں کہو بتاؤ جب بتا دے وہ بھی اس کے تجربہ میں درج
کرو پھر اسی طرح ہر روز ایک بار کیا کرو اور جب کتاب تیار ہو جاوے
تو کئی بار مشق کا تجربہ کرو اور پھر اس کتاب کے ذریعہ ہر سوال کا جواب
یعنی دل کا حال کہو بالکل ٹھیک ہوگا سائل کی مقناطیسی اس کے دلی
خیال کو لئے ہوئے پاسا میں آجاتی ہے اور برقی موثر پاسا کو قاعدہ پر گراتی
ہے اور اپنا ہم خیال بناتی ہے غرضکہ کتاب کا پاسا کا عامل کا اور سائل کے
دل کا ایک مقناطیسی مادہ ہو جاتا ہے اور جو کتاب فرما وے۔ وہی

سایل کا منشا ہے

جادو کی چھڑی

چترا اور درخت کی لکڑی اگر پاس ہو سانپ اس سے دور بھاگتے ہیں سوتیا
باجا درخت کی لکڑی اگر پاس ہووے عجیب برکتیں نازل ہوں مقدمہ میں
فتح پاوے لیکن یہ سوٹی مصنوعی ہوتی ہے اس کو جادو کی چھڑی کہتے ہیں۔
لکڑی خواہ کسی درخت کی ہو اس کی چھڑی بن سکتی ہے اول مقناطیس خالص
کا ایک ٹکڑا مہیا کرو اس کا امتحان اس طرح کرو کہ وہ ایک پاؤ لوہے کو اٹھا
لیوے اور اگر صندوق میں بند ہو تو ایک گز سے ایک لکڑی کے ٹکڑے
کو کھینچ لیوے جس میں ایک لوہے کا ٹکڑا جڑا ہو جس طرح بھان متی والے
تماشا کرتے ہیں۔



دستہ کی جگہ آٹھ دھات کا دستہ بنوا کر
لگواؤ اور اس میں اس چمک پتھر کو
بطور نگینہ منڈواؤ اور چھڑی کو ہاتھ
میں رکھ لو مگر نگینہ کی جگہ بھی دستہ
کی سی چمکیلی کر لو۔ جو شخص اس کو
ہاتھ میں لے کر دیکھے گا اس پر ایک طرح کی حالت ہو جاوے گی اشراقات
اور ارواح کا نظارہ بھی ہوگا اور عالم ارواح سامنے نظر آوے گا۔ دیو پریوں
کا تخت اٹھائے ہوئے نگاہ میں آویں گے بعضوں کے سر پر پھیرنے سے
ان پر یہ حالت ہو جاتی ہے مسمریزم کا سب کام اس سے لے سکتے ہو
ہم سے دریافت کر لو۔

واپس آجانے والا روپیہ

خزانہ کرامات کی جلدوں کا سلسلہ جو ہم نے لکھنا شروع کیا ہے اس میں
وہ عجیب پوشیدہ اور سینہ بسینہ بھید ظاہر کر دیئے ہیں جو عامل لوگ برسوں
کی خدمت اور لاکھوں کی نذر سے بھی نہیں بتلاتے اور آئندہ اسی طرح صاف
دلی سے کام لیا جاوے گا اور سب حصوں میں وہ وہ باتیں افشا کریں گے جن
کو پڑھ کر سب عامل ضرور ہمیں حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور گنہگار
بتاویں گے کہ کیوں علم راز کو پرگٹ کر کے کیوں عاملوں کی قدر کم کی گئی اور
پاک علم کی بزرگی ہٹائی گئی مگر میرے پیارے ناظرین کچھ پرواہ نہیں پڑتا
خیال ہمیں ناپسند ہے جو ترقی کا مانع ہے ہم علم کے چھپانے کو گناہ سمجھتے ہیں

مطلب

ہندی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر اعلیٰ اور پوری کامیابی صرف کامل
عامل کے لئے ہے اور دوسرے کے واسطے بھی لائق عامل روپیہ بنا سکتے
ہیں جو ہمیں گھنٹہ تک روپیہ پہ اچھا اس کیا جاتا ہے ایک روپیہ یا بہت
لیکر ایک کاغذ کی چوکی پر اپنے سامنے [illegible] رکھو اور ان پر پاس کرو اور
لکھو جاپ کی کل بھی پھیر لو۔ اگر وہ جہان آرام کرو تو اچھا اس کے وقت
کا پانچ کل [illegible] گھنٹہ پورا کر لو مگر ایک ہی وقت سلسلہ وار بہتر ہوتا ہے مگر
ایسا ہو کہ جوا کھیلنے پر کمر باندھ لو بڑا گناہ اور خلاف قانون ہے صرف
امتحان کے لئے ہم نے لکھا ہے کیونکہ کی بزرگی کیا ہے اس کا عامل
سب کچھ کر سکتا ہے نہ کہ روپیہ کمانے کی کل بنانے کا ذکر کیا ہے

کروگے تب لطف دیکھوگے۔

گورو منتر

شاید آپ نے بھی کسی سے سنا ہوگا کہ آجکل صرف اہل اسلام کی کلاموں میں ست رہا ہے یعنی وہ موثر اور ٹھیک ہیں اہل ہنود کے منتروں میں تاثیر مطلق نہیں۔ یہ بات اہل اسلام تو خود بھی تعصب سے کہتے ہی ہیں مگر لاکھوں ہندو بھی یہ اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ آج کل کل جگ ہے ہمارے پوتر اور پاک منتروں میں تاثیر مطلق نہیں ہے

ہم ہر طرح کے تعصب سے بری ہیں۔ اہل اسلام کے غلام ہیں اور اہل ہنود کے خاکپا ہیں۔ صرف سچائی ہمارا مذہب ہے جھوٹ سے نفرت ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ قوت ارادی ہر کلام اور منتر کی جان ہے یہی تاثیر ہے اس کے بغیر سب کلامیں اور منتر پھوکے ہیں۔ منتر ساتیری بالکل بے معنی اور من گھڑت بنائے ہوئے ہیں مگر ہٹ سے جب کوئی ان سے کام لینا چاہتا ہے تو برابر چلتے ہیں اگرچہ اِن کے چلانے والا منتروں کی تاثیر جانتا ہے در اصل یہ اس کی اپنی تاثیر ہے ہاں ہم اور بھی تحریر کرتے ہیں کہ بعض منتروں اور کلاموں کی بناوٹ باقاعدہ ہے اور وہ مختلف عاملوں کے مسمرائز شدہ ہیں ساتیری منتر ٹونا چمیاری کے وید منتر اور دیگر سنسکرت کے منتر مختلف رشیوں کے اور آیتیں اور کلامیں مختلف پیشوایاں اہل اسلام کے مسمرائز

شدہ ہیں۔ گاتیری منتر جس کو گورو منتر بھی کہتے ہیں اس کی بزرگی تیس کروڑ اہل ہنود مانتے ہیں اس کی بناوٹ باقاعدہ مانتے اور اس کو مسمرائز شدہ مانتے ہیں انکا بیان ہے کہ علاوہ اس کے اصلی رشی کے دیگر سب رشیوں نے اس کا جاپ کیا اور اس کو مسمرائز کیا دکھن دیس کی ایک کہاوت مشہور ہے کہ وہاں کے ایک برہمن نے اس کا کئی لاکھ جاپ کیا اور دل میں ارادہ رکھا کہ دولت بخش۔ مگر کچھ نہ ہوا آخر وہ دنیا کے خیالات سے دور ہو کر اسی منتر کے ذریعہ برہم میں پورا محو ہو گیا اور رنگ آنند سے بن میں باس کرنے۔

ایک دن اتفاقاً گاتیری ہاتھ باندھ کر سامنے آکھڑی ہوئی کہ برہمن دیوتا جتنی دولت چاہے لے حاضر ہوں برہمن بولا جب مجھکو ضرورت تھی تب نہ پوچھا اب میں بے خواہش ہوں تب گاتیری نے اصرار کیا برہمن نے کہا کہ اس دکھن دیس میں سونے کی بارش کر۔ تب سونے کی بارش ہوئی۔

یہ جھوٹ ہو یا سچ ہمیں اس سے کیا مطلب۔ ظاہر یہ کرنا ہے کہ بغیر گورو کامل اور بدہی کامل اور ادھکار کے جو لوگ ہندو ہو کر اس کا جاپ شروع کر دیتے ہیں مذہب کی سخت توہین کر دیتے ہیں اور اپنے کو گنہگار بناتے ہیں اگر اس طرح جلدی کچھ چمکار نظر نہ آیا تو گاتیری کی بزرگی ختم ہوئی اور لوگ اس سے بے شردھا ہوئے

حسن ابدال میں ایک مہاجن برہمن مدت دراز سے اس کا جاپ کر رہا ہے سویرے ۳ بجے اٹھ کر جاتا ہے اور بر لب تالاب اس کی سادھن کرتا ہے مگر اب تک تین کانے ہیں بدہی ویسی کی ویسی

ہے اور من ویسے کا ویسا ہر سادھن میں برہم ودیا کی ترقی کی پوری
یہ ہے کہ بڑی بڑی ہے یہ پوری نشانی من کی شدھی کی ہے اگر لوگ
بڑھتی نہ دیکھیں تو جان لیویں کہ مجگا بھگت ہے اور اول درجہ کا گنہگار
ہے۔ ایسے لوگ ہرگز اس سادھن کے لایق نہیں ہوتے یہ لوگ صرف کرم
کانڈ میں مشغول رہیں جنم میں بہری شدہ ہو جائے گی ایسے لوگوں کو جو
شخص دان اس نیت سے دیتا ہے کہ اچھا کام کر رہے ہیں وہ شخص
مہا پاپی ہو جاوے گا۔

اگر کسی شدہ کل کا برہمن یا کسی کل کا ترقی یافتہ شخص ایک ماہ
گائتری کی سادھن باقاعدہ کرے تو مطلب پورا ہو۔ ایکا نا اگر ہم ایک
ماہ کریں یا کسی کو کرا دیں سب مشکلیں دور ہوں اور دنیا کو چمتکار دکھا دے
جو کوئی چمتکار نہیں دکھلا سکتا وہ سچ جانو بگلا ہے اور مہا پاپی ہے اور
دھوکہ باز ہے۔

ڈاین کا سایہ ڈالنے والا دھاگہ

پہاڑی شہروں کے علاوہ میدانوں میں بھی ہر چھوٹے بڑے قصبہ
و گاؤں میں دس بارہ دھاگہ والی ڈاینیں ہوتی ہیں جن کے پاس دھاگہ
ہوتا ہے اگر وہ مشہور ہیں تو لوگ ان کو گھر میں نہیں آنے دیتے۔ اگر
نامعلوم ان کے پاس دھاگہ ہے تو جس گھر میں جا دیں اُس گھر کے
بچوں کو اسی دن سے کچھ بیماری ہونے لگتی ہے اور سوکھنے لگتے ہیں
سایہ تو بڑے لوگوں پر بھی پڑتا ہے مگر وہ برداشت کر لیتے ہیں چھوٹے
بچے جھلس جاتے ہیں بنانے کا قاعدہ یہاں صاف صاف اسلئے نہیں

لکھتے کہ شاید کوئی چالاک شخص بنا کر فروخت پر کمربستہ ہو جاوے اور
ہزارہا بے گناہ خون کروا ڈالے جس کے ہم بھی حصہ دار ہوں اگر اپنے
بچوں کو بچانا ہے تو برتی تعویذ منگا لو اعجوبہ و اکسیر شے ہے ہمیشہ بے ڈر
رہو گے صرف پاکیزہ خیالات کے صاحبان کیلئے ترکیب تحریر ہے طریقہ جادو
دریافت فرماویں جواب کیلئے ٹکٹ آوے۔
گرہن دھن رنگ ریشم سات جوڑ ان سات دو کمر ڈاین بند ہواؤ۔ ختم
سورج کے سات کے گئی دھاگہ کر لیں گرہ اور میں کے

نظر کا لگنا

مانسک یوگ کے ذریعہ بے ہوش کر دینے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ عامل کی
مقناطیس نکل کر معمول کے بدن میں بجلی کی طرح تاثیر پیدا کر دیتی ہے
معمول بے ہوش ہو جاتا ہے بیہوشی کے بھی کئی درجہ ہیں مگر ان کا ذکر
پھر آئندہ کریں گے انسانی اور چار جگہ سے نکل کر انسان کے بدن
میں دھس جاتا ہے۔

(۱) منہ کی ہوا سے بذریعہ سانس و بھاپ کے۔
(۲) ہاتھوں کی انگلیوں یا بذریعہ پاسوں کے۔
(۳) کسی چمکیلی شے کے ذریعہ۔
(۴) بذریعہ نظر کے۔

واضح ہو کہ مقناطیس کم و بیش ہر انسان میں موجود ہے اور زندگی
کا مدار یہی ہے۔ بلکہ یہی روح کا لطیف اڑتا ہوا جوہر ہے ہر شخص
بشرطیکہ مستقل طبیعت ہو ہر شخص کو قابو میں لا سکتا ہے اور اس

کو مسمرائیز کرسکتا ہے ابتدائی حالت میں اگر کامیابی نہو تو گھبرانا نہیں
چاہئے ضرور کامیابی ہوگی۔ کامل عامل ۹۵ فیصدی معمولوں پر
کامیاب ہوسکتا ہے مبتدی کے لئے ۲۵ فیصدی کامیابی کافی ہے
بعض اشخاص میں قدرتی طور پر مقناطیس ازحد زیادہ ہوتی ہے اور
ان کی آنکھوں کے ذریعہ خارج ہوتی رہتی ہے ان کا قیافہ یہ ہے
کہ قد کے کم اور بہت چپٹے ہوتے ہیں آنکھیں موٹی اور پیشانی چپٹی
ہوتی ہے ایسے لوگوں کی نظر بحالت خوشی زیادہ لگتی ہے اگر کسی
جوان کو دیکھکر خوش ہووے جوان اسی وقت بیمار پڑجاوے اگر
گھوڑے کی چال کی تعریف کریں گھوڑے کا بچنا محال ہوجاوے
اس میں گمان ہرگز نہ کرنا ایک شخص حسن ابدال میں ہو گزرا ہے جو سات
سال ہوئے مرگیا ہے اس نے تقریباً تیس کے حسن ابدال کی بھینسوں
کا خون اپنے سر پر لیا اور ایک پنساری کی دکان پر بوتلیں پڑی ہوئی
دیکھیں جن میں گلاب پڑا تھا اور دیکھکر خوش ہوا کہ تھان چندجی یہ
بوتلیں کیا آنند بنا رہی ہیں یہ کہکر تھوڑی دور گیا ہوگا کہ سب بوتلیں
ٹھس ٹھس کرکے پھٹ گئیں اور گرکر ڈھیر ہوگئیں حضرو میں ایک
حلوائی کی دوکان پر ایک سوا دو من کی بڑی موٹی پتھر کی سل پڑی
تھی تحصیل نوشہرہ کے علاقہ ڈاگی کا ایک پٹھان اُس کے پاس آ کھڑا
ہوا۔ اور کہا کہ کیسا خوبصورت پتھر ہے ابھی وہ یہ کہہ بھی نہ چکا تھا۔ کہ
سل کے دو ٹکڑے ہوگئے یہ دیکھکر لوگ اکٹھے ہوئے اُس نے
بیان کیا کہ ہم جاہل اور جٹ لوگ ہیں منتر جنتر کچھ نہیں سمجھتے ہمارے
علاقہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اپنے گھر بیٹھے بیٹھے شرط لگاتے

ہیں کہ میں اس پہاڑ کی چوٹی کی فلاں بھینس کو نیچے گراتا ہوں یہ کہکر
بولتے ہیں کہ توبہ توبہ اتنی دور کیونکر نظر پڑ گئی یہ کہہ بھی نہیں چکتے ہیں
کہ بھینس پہاڑ سے نیچے گرتی ہوئی نظر آتی ہے بڑی عمر کے لوگوں کو بھی
انکی نظر کا خطرہ ہے مگر چھوٹے بچے تو ہزاروں انکی نگاہ پر ہر سال جان
سے قربان ہوتے ہیں ہر شہر میں ایسے مرد اور عورتیں بہت ہیں۔ اہل ہند
ان کی نظر کے بچاؤ کے لئے یہ تدبیریں کرتے ہیں۔
(۱) ان کے پاؤں کی مٹی لے کر مریض کو اس کا دھوپ دینا (۲)
مریض کے بدن پر سے سرخ مرچیں سات عدد وار آگ میں ڈالنا۔
(۳) پھٹکڑی جسم پر سے وار کر کوئلوں میں دفن کرنا (۴) مریض کے
جسم پر سے گندم کا گیلا آٹا ار گرد کر اس کو دریا میں پھینکنا (۵) کوئی خاص
شے جو معلوم ہونے کی صورت میں چوراہے کی مٹی کا دھوپ دینا
جس طرح مکان پر آلہ بجلی لگانے سے مکان محفوظ رہتا ہے اور بجلی
کی ضرب اور تاثیر آلہ اپنے میں جذب کرلیتا ہے اسی طرح راجیوگ
سوسائٹی حسن ابدال نے بچوں کی حفاظت کے لئے برقی تعویذ
ایجاد کیا ہے ایک پنتھ دو کاج زیور کا زیور اور علاج کا علاج
بچے کے گلے میں پہناؤ۔ نظر لگنے رونے سایہ پڑنے اور ڈرنے
سے نجات کلی ہوگی۔

بھوت ودّیا اور دایہ اکھبئی

دایہ اکھبئی قوم کی مسلمان پٹھانی ہے اور دایہ کا کام کرتی ہے
اور اس وقت ہری پور ضلع ہزارہ میں رہتی ہے نہایت غریب

اور مسکین ہے اگر کوئی امیر اس کو کرایہ دو طرفہ اور کچھ لالچ زر
دے۔ تو ہندوستان کے ہر شہر میں جا سکتی ہے امریکہ کی روحانی
کمپنی کے پاس جو میڈم بھتی یہ ان سے کئی درجہ بہتر ہے عمر قریب
ساٹھ سال کے ہوگی۔ اگر تھیوسوفیکل سوسائٹی مدراس اس
کی پرورش کی ذمہ وار ہو کر اس کو بلا وے تو عجیب نظارے
نظر آ دیں اور نیا تجربہ حاصل ہو یا کوئی اور سوسائیٹی اس کام
میں ہاتھ بڑھاوے۔ ہم نے اپنے اخبار کلکی اوتار تیر کا ماہ اگست
سنہ ۱۸۹۹ء میں اس کے کرشموں کو لکھنا شروع کیا تھا۔ مگر زمانہ کی
ناموافقت نے ہماری قلم کو پکڑ لیا اور بڑھنے نہ دیا ہم کسی حصہ
خزانہ کرامات میں ذکر کریں گے کہ یوگ ودیا نے ہماری کس
نازک وقت میں مدد کی۔ اور کس طرح ہم دشمنوں کا منہ
پھر کر صحیح وسلامت مقدمے سے بری ہوئے۔ دایہ اچھی کا حال
سننے زیادہ خوشی یا غمی کی حالت میں اس پر ایک حالت ہو جاتی
ہے جو وہ ہوش میں بیان کرتی ہے۔ کہ مجھ کو بھوتوں کی پکڑ ہے
اور حالت بیہوشی میں اس کے منہ سے جھاگ نکلنی شروع ہوتی
ہے۔ سر کے بل کھڑی ہو کر ٹانگیں اوپر کر کے اور ہاتھ زمین
سے ہٹا کر گھومتی ہے گویا اس کو کوئی گھما رہا ہے۔ کبھی سامنے
کے درختوں میں بہت سی بلیاں میاؤں میاؤں کرتی نظر آتی
ہیں۔ اور کبھی دروازہ کی آہٹ میں کتوں کے بچے پھرتے نظر آتے
ہیں تماشبین یا کوئی لڑکا کہے کہ ابھی اماں خربوزے دے تو
بھاری خربوزے آسمان سے گرنے شروع ہوتے ہیں

اور کبھی گئے۔ غرضیکہ اس وقت ملک بھر میں جس شے کا موسم نہ ہو
اور موجود ہوتی ہے خربوزہ گرتے وقت بڑی آواز دیتا ہے۔ مگر
صحیح وسلامت آ کر پڑتا ہے جو چاہے آ کر امتحان کرے۔

حصہ سوم تمام شد

خزانہ کرامات

حصہ چہارم

مصنفہ

جناب گوسائین سوامی دیال جی۔ ایس والی

مسمرایزر مالک کارخانہ راجیوگ حسن ابدال پنجاب

سنہ ۱۹۱۱ع

حسب فرمایش لالہ نانو مل گروال سابق مالک

قیصر ہند پریس لودیانہ

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ میں باہتمام منشی کرم بخش

پرنٹر چھپی

یوگ دھرم

دنیا کے مذاہب کے اصول قریب قریب ملتے ہیں۔ مگر ان کے ریفارمر
ے جو زمانہ آب و ہوا طبیعت اور عقل یعنی سمجھ کے مطابق تو عمدہ اصول
بنائے ہیں ان سب اشیا و صفات کے مختلف ہونے کی وجہ سے بھی اصولو
میں اختلاف ہو گیا ہے مگر پوری غیر محدود عقل تو ہم کسی بانی مذہب کی بھی نہیں
کہہ سکتے کیونکہ ایسا ہونیکی صورت میں اس کے مذہبی اصول ایسے ہونے چاہیے
تھے کہ ان مضبوط زنجیرے جکڑے ہوئے اصولوں کو کسی زمانہ کی ناموافق
ہوا جنبش نہ دے سکتی۔ مگر دنیا کے سٹیج پر ذرا نگاہ ڈالئے کسی مذہب کو ہزار سال
ہمیشہ ترقی ہوتی رہی اور جب تنزل ہونے لگا تو ایک سال میں نام و نشان
نہ رہا کوئی آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہے کوئی دن بدن تنزلی پر ہے کسی مذہب
میں سب کے سب جاہل داخل ہیں کوئی داناؤں سے پُر ہے ہر سال نئے
ریفارمر دنیا کے ہر حصہ میں اٹھتے ہیں پرانے اصولوں سے کچھ کم و بیش کر کے
اپنی نئی شاخ رائج کرتے ہیں اور بانی مذہب ہونے کی خوشی میں دل میں
پھولتے ہیں۔

اب ایسا کوئی مذہب نہیں ہے کہ جو ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو چکا ہو۔ زمانہ۔ آب
و ہوا طبیعت اور سمجھ کی تفریق کے علاوہ نئے نئے ریفارمروں کی خودغرضی
اور جہالت سے یہ تنازعہ برپا ہو رہا ہے بعض اصول جو لاثانی ہیں افسوس
کہ سب مذاہب میں ایک جا جمع نہیں ہیں تقسیم ہو گئے اور اسی طرح بڑے

اصولوں کا حال ہے جو سب میں کمی بیشی سے داخل ہیں مذہب وہ اچھا ہوتا ہے جو سب کا سب لاثانی اصولوں کے ذخیرے سے پُر ہو اور گندے و بُرے اصول سے بری ہو مگر یہ بھی خیال رہے کہ اصول سبکے سب غیر محدود ہوں زمانہ آب و ہوا. طبیعت اور سمجھ کی ان میں کوئی قید نہو خالص روحانی مذاہب کے ہوتے ہوئے پھر معمولی قواعد وغیرہ کے بنانیکی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ زمانہ آب و ہوا کی تفریق سے جو قواعد و اصول اول یا بعد کو اکثر بنتے بنتے ہیں ان سے خالص روحانی مذہب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے بلکہ نقصان ہے اور جس مذہب کے اصول بدلتے رہیں یا جو اس لایق ہو تو محدود مذہب ہے اور کسی جاہل کا بنایا ہوا ہے لیکن یاد رہے کہ صرف کسی مذہب دہرم یا مت کا بانی بن جانا بھی کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔

مذہب چلاتے وقت تو سب کے سب لایق ہوتے ہیں ہم صرف اس لئے انکو جاہل کہتے ہیں کہ عرصہ دراز تک انہوں نے ایک کثیر تعداد گروہ انسان کا ستیاناس کر رکھا ہے اور ان کو گمراہ کیا اور نیز لایق سے مراد ہماری عام معاملہ کے دانا سے ہے نہ کہ خالص روحانی ترقی یافتہ لایق سے۔

بدھ یا گوتم پر لوگ سخت اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے انسانی طبیعت کیموافق مختلف اصول قایم نہ کئے بلکہ صرف ایک ہی راستہ سب کے لئے بنایا لیکن یہ اُن کی غلط فہمی ہے وہ مذہب جو سب کیلئے یکساں ہے فوراً ترقی کریگا اور ہمیشہ جگڑا رہیگا یہی وجہ ہے کہ بدھ دہرم بہت جلدی دنیا بھر میں پھیل گیا اور روئے زمین پر پچاس کروڑ اس کے ماننے والے قایم ہو گئے۔

لیکن بدھ کے مت کو بھی ہم خالص روحانی مذہب نہیں کہہ سکتے کیونکہ بعض اصول اس کے بھی محدود ہیں اگر سب کے سب اس اخلاقی مذہب

کے اصول غیر محدود ہوتے. تو دنیا پر آج اسی دہرم کا جھنڈا لہراتا نظر آتا اور دیگر مذاہب کی طرح گوتم کی زندگی کے بعد اس کے مختلف فرقے نہو جاتے۔ علم نشان یا حروف صرف حافظہ کی مدد کیلئے بنائے گئے ہیں کیونکہ آج کل لوگوں کے حافظہ کمزور ہیں ورنہ پہلے زمانہ میں بغیر حرفوں کے نشانات کے کام چلتا تھا اہل ہنود کا بھی عقیدہ ہے کہ وید لاکھوں برس زبانی لوگوں کو یکے بعد دیگرے یاد رہے کہ لنکا اور مصر کے لوگ اب بھی سب کچھ زبانی سناتے بتاتے اور سب کارروائی کرتے ہیں اور بے بھی سچ کر موجودہ خزانہ دولت کی طرح اس روحانی خزانہ کو جمع کرنیکی کوئی ضرورت نہیں پورے پرہیزگار کے دماغ میں یہ خزانہ ہمیشہ جمع ہی رہتا ہے اور سب کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پھر اس خالص روحانی مذہب کے بھی دو حصے سمجھے بعضے اہل مذاہب اپنے پاک اصولوں کو شاگردوں تک ظاہر نہیں کرتے اور اگر کوئی سوال کرے اُس کا جواب خاموشی ہوتا ہے دوسرے فرقہ والے ہر سوال کا جواب برابر دیتے ہیں اور اپنے دماغ کا عکس دوسرے تک پہنچاتے ہیں اس سے یہ نہ سمجھنا کہ اس روحانی مذہب کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے ہرگز نہیں۔ صرف سمجھانے کیلئے یہ فرق دکھلایا گیا ہے۔

موجودہ مذہبی کتب میں مختلف اصول مختلف آدمیوں کیلئے مقرر ہیں جس سے سب کی طبیعت بھرم جاتی ہے اور نیز ہونے والی بات کا جب حال پہلے معلوم ہو گیا تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ہی اُس کی قدر و شوق رہتا ہے یعنی وہ بے اثر ہو جاتی ہے۔

روحانی مذہب کے سینہ بسینہ تعلیم دینے والے گورو اسی واسطے جلد کا میاب

ہوتے تھے کہ جوں جوں شاگرد آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا تھا اس کو گہری سے گہری روحانی تعلیم دیتے جاتے تھے۔ اسی واسطے عام لایق لوگوں میں مشہور ہے کہ اب سادھنوں و جنتر منتر میں اثر نہیں رہا واقعی یہ ٹھیک ہے مراج یوگ سوسائٹی حسن ابدال کے بے شمار باہر کے ممبر جو ہم سے تعلیم پاتے ہیں ہمیں اس بات کا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ جس سادھن کا جس ممبر نے نام بھی نہ سنا ہو وہی اس کو کراویں اور اس کو ہدایت ہوتی ہے کہ بغیر ہمارے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا دیگر یہ بات سب ادنیٰ و اعلیٰ جانتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں بنیچ قوموں میں سدھیان زور پکڑ گئی ہیں اور وہ لوگ یوگ کے بڑے بڑے کرشمے دکھلا سکتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتہ گروہ اور تو معاملات میں ہر طرح اِن سے جلدی ترقی کر سکتا ہے لیکن یوگ کی تعلیم شروع کرتے ہی اپنی دماغی چالاکی سے جلدی کرنا چاہتے ہیں اور کتابیں منگوا کر دیکھنا اور ہر ایک سے پوچھ پاچھ کر مدد چاہتے ہیں جس سے تاثیر کم ہوتی جاتی ہے۔

مصرعہ

انگشتوں سے حمل ہوتا تو شوہر کب روا ہوتا

ادھر ناخواندہ بچارے کمر باندھ کر جیسا گورو یا مرشد دکھلاتا ہے یقین کر کے شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ان کی ترقی کی ہوتی ہے جب پہلا حصہ ختم کر چکتے ہیں دوسرا تب بتلایا جاتا ہے۔ اور وہ کامیاب ہو جاتے ہیں ایک اصول ہوتا ہے اور ایک عقلیہ اصول ہوتا ہے اصول اُس کو کہتے ہیں کہ دل و عقل سے جس کو سیدھا طریقہ مانا گیا ہو۔ اور عقلیہ اصول اس کو کہتے ہیں کہ دل سے اس کو اور طرح مانا گیا ہو اور عقل سے اور

طرح مانا گیا ہو یعنی اپنے اور اپنے گروہ کی بہتری کیلئے اس کو کچھ اور جا نکرا اور ثابت کیا گیا ہو۔

سبحان تیری قدرت! جو تو نے عقل بخش کر اپنا نام آپ گم کرایا۔ اور عقلیہ اصول ایجاد کرائے۔

ناظرین حیران ہونگے کہ بدھ جو منکر خدا تھا اور آتمہ یعنی روح کو بھی نہیں مانتا تھا لایق و فایق شخص کیوں اس کے مذہب کو قبول کر رہے ہیں اور کیوں اس مذہب نے ابتک دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور اب پھر دوبارہ کیوں چمکنے لگا ہے۔

واضح ہو کہ گوتم آتمہ کو بھی مانتا تھا اور خدا کو بھی۔ صرف عقلیہ اصول انسانی کی طبعی حالت کو روکنے کے لیئے جاری کیا۔ اس کا عقیدہ تھا۔ کہ دل کی طبعی حالت ہی مایا ہے۔ شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ ویداسی کو آتما کہتے ہیں کہ جس کو میں خیالات کا مجموعہ کہتا ہوں۔ لیکن اس کو آتما کہتے جیتین ماننے اور خدا تک سلسلہ پہنچانے سے میں سخت نقص دیکھتا ہوں کیونکہ انسان خواہشات نفسانی کے تابع ہو کر یہ خیال کرتا ہے کہ میں ہوں میں رہونگا۔ اس سے سخت نقص ترقی میں پڑتا ہے مگر جو لوگ بدھ دہرم کے تعلیم یافتہ ہیں وہ ایسی جہالت سے بری ہیں اور اُن کے دل میں میں ہوں کا خیال نہیں گذرتا ہے۔ کیونکہ میں نے وہ سلسلہ ہی توڑ ڈالا ہے۔

روح کو الگ یا علیحدہ (حرکت کرنے والا و تغیر ہونے والا) صوفی بھی نہیں مانتے۔ پس بدھ کا بھی یہی قول تھا کہ آتمہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ ایک جسم معہ ذہنی قابلیت اور توجہات کے جنم لیگا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی بھاری فلاسفی ہے جس کے ماننے والے کا

بیڑا پار سمجھو اور اس کو مکت جانو۔ لیکن بدھ کے بعد اس عقلیہ اصول کو جو ہم
سمجھ بیٹھے ہیں مطلب تو اُن کا بھی حل اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن عام لوگ
ان کو ناسک بھی کہہ سکتے ہیں مگر اس میں اُن کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ اُن
کے بانی کا اعتقاد ہے کہ بادی النظر میں جو چیزیں ہم محض بے حقیقت دیکھتے
ہیں اگر بغور دیکھیں تو انسان بہت بڑا سبق ان سے حاصل کر سکتا ہے اور
خود بخود عالم ہو سکتا ہے۔ جس طرح طالب علم مدرسوں میں اپنی کتابوں کو پڑھتا
اسی طرح پیشیح دنیا کی کتاب کا مطالعہ کرے یہ معاملہ باریک ہے نہ ویدوں کے
پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے نہ طعنوں سے نہ دوسروں کے سمجھانے سے بلکہ مَن
دانش سوچ بچار اور باطنی ترقیوں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ گوتم نے نفس کشی
یعنی ہٹ یوگ کی سادھن کی بعد اس کا بھی کھنڈن کیا اور کہا کہ ایسی تپسیا سے
کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے۔ گوتم نے محض اسی سمندر
عمیق میں غوطہ مارنے سے سب کچھ حاصل اور وفعتاً منہ سے نکل گیا کہ دنیاوی
خواہشات و غلطیوں پر فتح پاؤ۔ تمہارے لیے حیات ابدی کا دروازہ کھلا ہے
غرضیکہ جو مسائل بدھ کے ہیں وہی اعلےٰ اور آزاد ویدانتیوں کے ہیں
اور وہی صوفی صاحبان کے گھر کے گر ہیں۔ وید بھی ان ہی مسائل کا قائل
ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ قدیمی برہمن اور صوفی لوگ جن باتوں کو پوشیدہ رکھتے
تھے ان میں سے ان دو باتوں کا بدھ نے اظہار کر دیا ہے۔
حالانکہ یوگیوں اور صوفیوں کے گھر کی ایسی ایسی پوشیدہ باتیں اور بھی
ہیں۔ جہاں تک بدھ صاحب بھی نہیں پہنچے۔
مسٹر مکس مولر وید دان یورپ ان آزادی کے اصولوں کو ہی دیکھکر
کہتا ہے کہ اخلاقی مجموعہ بدھ کا ایسا جامع و مکمل ہے کہ شاید دنیا میں کوئی مجموعہ

ایسا نہیں ہے۔
بدھ اور قریب قریب دنیا کے سب مذاہب جو آواگون کو مانتے ہیں۔ کرم
یعنی افعال کو بھی مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انسان کے سابقہ اعمال
ضائع ہو جاتے ہیں اور نئے پیدا نہیں ہوتے۔ تو دل کے اصلی آرام کی
حالت ہوتی ہے گوتم اس کو نروان کہتا ہے اور دیگر مذاہب مکت یا نجات کہتے
ہیں سب کا بیان ہے کہ ترشنا کی مضبوط زنجیر توڑ ڈالو بس فیصلہ ہوا۔
درخت سے بیج پیدا ہوتا ہے اور بیج سے پھر درخت پیدا ہوتا ہے اور یہی
طرح سلسلہ چلا جاتا ہے اگر درخت کاٹ ڈالو اور بیج ضائع کر دو تو اُن کا
خاتمہ ہوگا۔
اسی طرح بیج انسان کے افعال ہیں۔ دیگر جب تک تیل ہوتا ہے۔ چراغ
برابر جلتا رہتا ہے اور چراغ سے چراغ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر چراغ کو گل
کر دیں یا تیل کو پھینک دیں تو اُن کی نجات ہوگی۔
پس جس کو لوگ روح جنم لینے والا کہتے ہیں۔ یہی خیال۔ کرم یا اعمال یا
روح ہے۔ جو جنم لیتی ہے۔ اس کو بے شک شے اعظم اصلی سے کوئی تعلق
نہیں یعنی نہ یہ اس کی مدد کر سکتی ہے اور نہ وہ اس کی مدد کر سکتی ہے
ہم دوبارہ اشارہ سے سمجھاتے ہیں کہ یوگ دھرم والے اپنی اصلی تعلیم
کسی کو نہیں سمجھاتے اور نہ ہی کوئی عبارت میں باریک مسائل کو سمجھ
سکتا ہے۔ صرف ابتدائی رخ چلانے کیلئے اور لوگوں کو اپنے میں شامل کرنے
کے لیے کچھ اُلٹے ترچھے اصول دکھلائے جاتے ہیں ورنہ جواب خاموشی
یا تعلق خاص کے ذریعہ ملتا ہے۔
ہم مانتے تو کچھ اور ہیں لیکن ظاہر کرتے ہیں کہ بدھ کے موجودہ پیرو

غلطی کرتے ہیں کہ عامل جا کر بلا کسی مرد کے جنم لیتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ دوسری جگہ جڑ سے نہیں جا سکتی اور نہ ہی جنم لے سکتی ہے۔ ضرور ہر وقت ان اعمالوں کو اس نور اعظم سے بغیر اس کی خواہش کے چھین سکتی اثر دکھلاتی ہے اور اعمال اسی کے سہارے ہیں۔

یوگ دہری کرم کو بھی نہیں مانتے کیونکہ یوگی ریکھ میں میکھ مار سکتا ہے اور ہر وقت کرموں سے آزاد ہوتا ہے اور مدت کے بعد شدہ کرموں کا اثر چند منٹ میں زائل کر سکتا ہے اور ہمیشہ آزاد ہے۔ ہاتھ پاؤں اس کے سب کچھ کریں۔ اس نے کرنے کی خواہش اس سے بری ہے۔ کیونکہ دوسرے کے کہنے کے اشارے کی حرکت سے وہ ہاتھ اٹھاتا ہے اور کرموں کے سلسلہ کو ترے گنی مایا کا سلسلہ مانتا ہے۔ یہ فلاسفی گوتم کی فلاسفی سے بھی کئی درجہ باریک ہے اور اس فلاسفی کے منہ کو خوب کھٹا کرتی ہے۔ کیونکہ اس فلاسفی سے بھوک کی پرواہ نہیں رہتی اور عجیب مستی کی حالت ہو جاتی ہے اور فوراً حل ہو جاتی ہے۔

بدھ کا یہ اعتراض کہ آہنگ برہم یعنی انا الحق یا میں خدا ہوں کا بھی جاتا رہتا ہے اور یوگی اس بات کے سمجھتے ہی چند لمحہ میں گیان وان ہو جاتا ہے دنیا کا افعال کا اور کرم کا جھگڑا ہی توڑ ڈالتا ہے۔

یوگی دھیان کرتا ہے کہ میں ہمیشہ سے یہی تھا۔ یہ نہیں کہ عرصہ تک بھولا رہا۔ اور اب خدا ہو گیا۔ دیگر یہ دنیا کا سلسلہ بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ جب یہ خیال کرتا ہے۔ خود بخود خواہشات غائب ہو جاتی ہیں کیونکہ ڈوری کٹ جاتی ہے۔ ایسی ایسی باتیں اس واسطے یکلخت تحریر نہیں ہوتیں کہ یہ لوگوں کو نئے خیال معلوم ہونگے۔ دراصل سینہ بسینہ

چلے آتے ہیں۔

پھر ترے گنی مایا کی موجودگی کی فلاسفی کو کاٹنے کے لیے ایک اصول سینہ بسینہ صوفیوں و یوگیوں میں چلا آتا ہے یعنی انسان جو کچھ دیکھتا ہے دراصل کچھ بھی نہیں ہے جو لوگ ہمزاد کا عمل کرتے ہیں اُن کے عقل میں یہ فلاسفی پوری آ سکتی ہے اور وہ خوب سمجھ سکتے ہیں ورنہ یہ باتیں تحریر کرنے اور سمجھانے کی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر تجربہ کر کے حظ اٹھانے کی ہیں۔ گھنٹوں تک وہ سادھن کے درمیان ہی عامل جس شے کی طرف نظر کرتا ہے۔ وہ رنگت تک شے ہر طرف اس کے پاس رہتی ہے جس رنگ کو دیکھتا ہے آنکھوں کے سامنے چاروں طرف دیکھتا ہے۔ مثلاً اگر عامل نے ایک پلٹن جاتی دیکھی تو جدھر نگاہ کرے گا پلٹن نظر آوے گی۔ اگر پہاڑ یا درخت دیکھا تو ہر جا پہاڑ یا درخت نظر آوے گا۔ علیٰ ہذا القیاس خیر یہ پوشیدہ باتیں علم راز کی ہیں۔

اب دنیا کے سلسلہ کی طرف چلتے ہیں کیونکہ عام لوگ برابر کرم اور آواگون کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔

اندھے لڑکے کی تصویر



اندھا لڑکا

یہ اندھا اس واسطے پیدا ہوا ہے کہ پچھلی زندگی میں یعنی پچھلے جنم میں اپنے آنکھوں کی طبعی حالت کو نہ روکا یعنی جدھر وہ چاہتی رہیں ادھر استعمال کیا۔ اس طرح کرنے سے

اس کی بیرونی حس بڑھتی گئی اور باطنی
کم ہوتی گئی یعنی جد ہر وہ دیکھتا اندر کی
مقناطیس آنکھ سے نکل کر اس شے میں
جا داخل ہوئی بس اسی وجہ سے
موجودہ جنم میں اس کی مقناطیس کم
ہے اور وہ اندھا ہے۔

بہرے کی تصویر



بہرا آدمی

یہ اس لیئے بہرا ہوا کہ اس نے اندھے
کی طرح اپنی قوت سامعہ کو بے جا
خرچ کیا

لنگڑا آدمی

یہ اسلیئے لنگڑا ہو گیا کہ پچھلے جنم میں
ٹانگوں سے بے جا کام لیا اور رہی
سہی شکتی اب ختم ہوتے عین وقت
پر ٹانگ ٹوٹ گئی ؂



لنگڑے کی تصویر

گونگا آدمی

یہ اس لیئے گونگا ہوا کہ پچھلے جنم میں
بے جا الفاظ بکتا رہا۔



گونگے کی تصویر

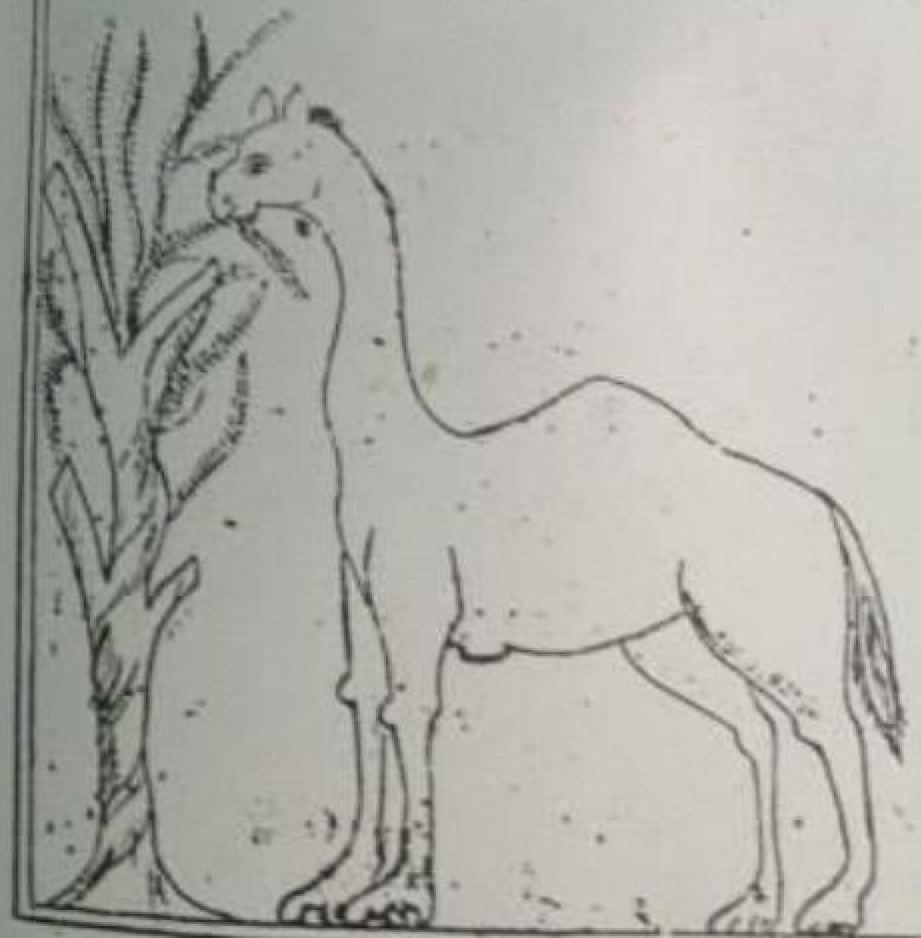
ہرن



یہ اس لئے ہرن ہوا کہ پچھلے جنم میں یہ جنگل پہاڑ سبزی وغیرہ کو بہت چاہتا تھا غرضیکہ یہ خواہش اس کی بے حد زبردست ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا دیگر یہ پچھلے جنم میں بہت چالاک و تیز طبع تھا یا یہ کہ کبھی ایک سبزی کو پسند کرتا کبھی دوسری کو اور سبزی اور پھولوں سے خوشبو کھینچنے کی خواہش کرتا جس کے سبب اس میں خوشبودار نافہ ہوا۔

اونٹ

درختوں سے نیچے گذرتے وقت اس کو ہر وقت خواہش رہتی کہ افسوس اگر میں اونچا ہوتا تو اس درخت کو چھو لیتا۔ بس خواہش بہت جنموں تک پیدا ہوتے ہوتے اور بڑھتے بڑھتے وہ اونچا ہوا مگر ساتھ ہی اس کا یہ خیال ہوا کہ اونچا ہو کر میوہ جات میں منہ ڈال لوں



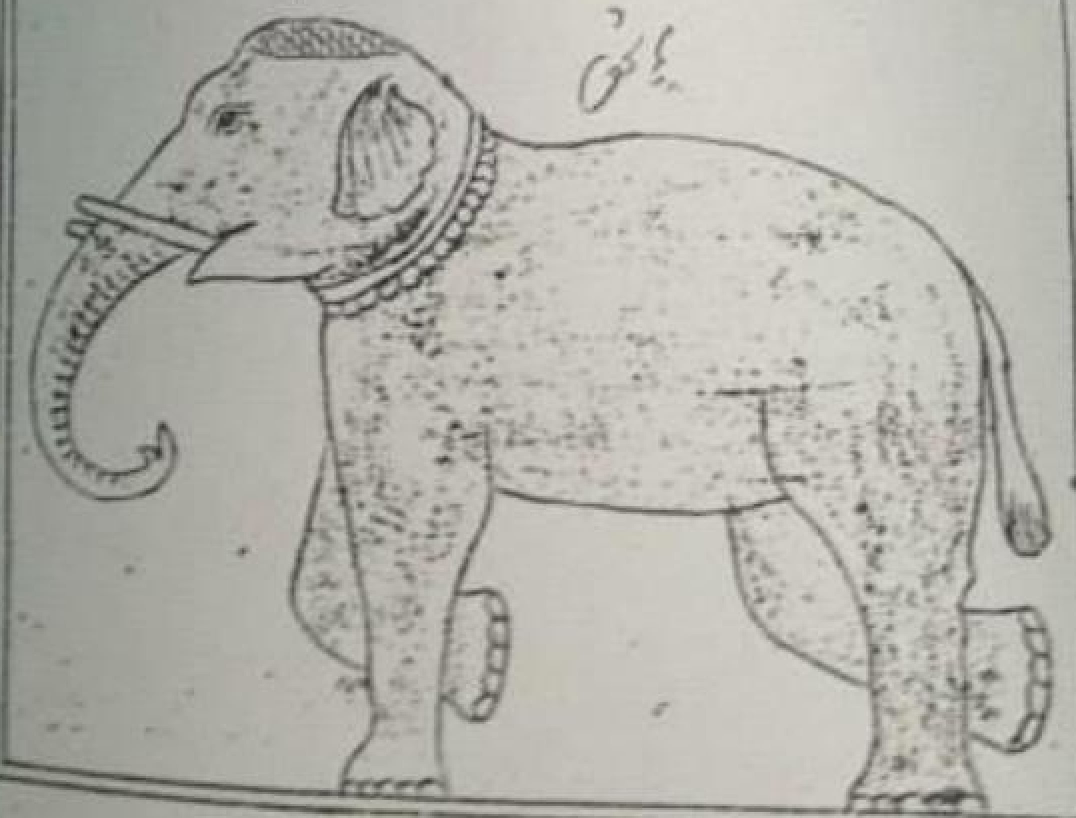
یہ تبدیلی درجہ بدرجہ ہوئی اور بڑھتی گئی جوں جوں خواہش ترقی کرتی گئی لمبا ہوتا گیا جب انسانی لمبائی کی حد ختم ہو چکی۔ فوراً قالب اونٹ ہی شکل کا لے لیا۔ لیکن گردن تو چھوٹی تھی۔ کیونکہ اس خیال سے غلبہ نہ کیا تھا اونٹ بیٹھ کر پانی پیتا۔ اور کچھ کھاتا۔ کیونکہ بوجہ جسم اور ٹانگیں لمبی ہونے کے اس کی گردن زمین تک نہ پہنچ سکتی بس اونٹ کو ہر روز تکلیف ہوتی۔ اور اس کی دلی خواہش ہوتی کہ اگر میری گردن لمبی ہو جائے تو خوب ہو غرضیکہ آہستہ آہستہ یہ خیال جنم بعد جنم جوش پر آگیا۔ اور موجودہ شکل تک مادہ تبدیل ہو گیا۔ اور بناوٹ آگئی۔ پاؤں اس کے چوڑے نرم ریت پر چلنے کے لئے ہوئے لیکن بوجہ ریگستان میں پانی نہ ملنے کے پیاسا رہتا۔ آخر پیاس سہتے سہتے۔ اس کی پرکرتی یعنی نیچر میں پانی کم پینے کی خواہش ہو گئی۔



گھوڑا دریائی

عام زمین کے گھوڑے جب ادھر ادھر کچھ عرصہ چلتے پھرتے تب تو اُن کے پاؤں پتھروں کی ضرب سے زخمی ہوگئے اور اُن کو تکلیف ہوئی اس نشتِ تکلیف میں انہوں نے خیال کیا کہ ہمارے پاؤں اگر سخت ہو جاتے تو چھٹکارا ہے بہت عرصہ کے بعد یہی خیال پختہ ہو کر پھل لایا اور اُن کے سم آہستہ آہستہ سخت ہونے لگے بھوٹان کے پہاڑی لوگوں کے پاؤں کے نیچے گھوڑے کے سم سے بھی سخت ایک شے ہوتی ہے۔ اور پیدائشی ہوتی ہے آگ پر سے اور کانٹوں پر سے بے کھٹکے گذر جاتے ہیں۔

یہی گھوڑا جب دریا کے کنارے رہنے لگا تو ادھر ادھر سے گھاس کھانے لگا تو خواہش مند ہوا کہ نزدیک کے ٹاپو کا گھاس کھاؤں اس خواہش نے اس کو تیرنے والا بنایا اور پر بخشے۔



[illegible] تھا تو لوگ اس کو بہت دق کرتے جنگلوں اور پہاڑوں میں جو [illegible]
کر [illegible] پیچھے آپ دوڑتے اور کتے دوڑاتے بس اس کی نسل کا خاتمہ ہونے [illegible]
[illegible] اس عرصہ کر نہیں اسکی زبردست خواہش ہوئی کہ یہ مجھ کو نہ پکڑ سکیں بس
خواہش سے اس کی پچھلی ٹانگیں بڑھانی شروع کیں اور سال میں کئی بار بچے
پیدا ہونے لگے۔
پھر ٹانگیں ہوئی جس سے یہ سبب پہاڑوں پر چڑھتے وقت وہ ہموار ہو جاتا
[illegible] شکاری تھک کر پیچھے رہ جاتے اور زیادہ اولاد سے کمی بھی پوری
ہوتی گئی

مختلف درخت

بیلدار درخت۔ دالکھ۔ آل۔ کدو۔ توری وغیرہ کئی بار کھڑے درختوں پر پڑے رہے لیکن ہاتھ نیچے گر پڑے ان کی سو کھم خواہش سے ایک پر کرتی قائم ہوئی جس سے اس بیلدار بوٹوں کے ساتھ ایک درخت کو پکڑنے کا ٹینڈروا پیدا ہوا جوں جوں بیل چڑھنے اور بڑھنے لگی جا بجا یہ پیدا ہوتا گیا جس کے سبب سے بیل درخت کیساتھ جکڑی ہوئی رہتی ہے۔

رنگوں کی تبدیلی

یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ ساتوں ستاروں سے جو ستارہ جس ملک پر جاتا ہے۔ جاندار و بے جان اشیار کی طبیعت و رنگت اپنے جیسی بناتا جاتا ہے۔ برہسپت جس طرف جاتا ہے۔ اس وقت زرد رنگ کے پھول و چاول وغیرہ پکنے پر آتے ہیں۔ جہاں سورج جاتا ہے۔ گندم

ہاتھی

اہل ہنود مانتے ہیں کہ گنیش جی ہاتھی کے چہرے کی شکل کا منہ رکھتے ہیں
اور میل یا مٹی سے دبائے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہاتھی میں
پرتھوی تحت بہت ہے یعنی موٹا ہے۔ جنگل کا دیو ہے اس کو آنکھیں
بہت باریک ملی ہیں۔ کیونکہ پہلے جب اس کی آنکھیں جسم کے برابر بڑی اور بڑی
تھیں تو یہ جانوروں کو دور سے دیکھ کر ان کو تکلیف دینے کے لیے دوڑتا
تھا اور بہت ہنکار کرتا تھا۔ ہاتھیوں کے راجہ گجھ کا ہنکار مشہور ہے
کہ وہ خدا کو نہیں مانتا تھا۔ لیکن نیچر نے اس کے بے جا جوش اور بے جا
نقصان کو انتظام دنیا کا خلل انداز جان کر اس کی آنکھیں باریک لگا دیں



خرگوش

یہ خوبصورت جانور شکل تبدیل کرتے کرتے جب خرگوش کے نام سے ہوا
یعنی گدھا ہے جیسے کان دار جانور معلوم ہوتا ہے کہ گدھا اس سے پہلے اپنی

پکنے لگتی ہے اور جہاں بدھ ستارہ جاتا ہے جو نہ گرم ہے نہ خشک بلکہ
معتدل ہے مونگ کی دال پیدا ہونے لگتی ہے جو معتدل ہے اور
تاثیر بھی ویسی ہی ہوتی ہے لیکن بعض ملکوں میں ہمیشہ کسی نہ کسی ستارہ
کا اثر زیادہ رہتا ہے اس کے سبب وہی تاثیر ہمیشہ رہتی ہے اور بعض
تبدیلیاں تتوں کی کمی و بیشی سے ہوتی ہیں۔ مثلاً کشمیر یا سرد ملک جہاں
سفید رنگ کا پانی زیادہ ہے۔ لوگوں کا رنگ سفید اور اگنی پینے والوں
کا زیادہ غصہ وغیرہ وغیرہ

اس طرح کی ہمیشہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کے ملاحظہ
کرنے والے چلے جاتے ہیں اگر ایک ہی شخص ایک پوری تبدیلی کو دیکھ لیوے
تو پتہ معلوم ہو کہ کیا معاملہ ہے۔ یوگ دہرم کا عقیدہ ہے کہ دنیا تر گنی جس
حالت میں اب ہے اس طرح پہلے کبھی نہ تھی۔ اور نہ ہوگی۔ دنیا کی اور
ایک مفرد شے کی حقیقت اور اصل دو لمحوں میں یکساں نہیں رہتی ہے
یعنی کتوں کی یا سانپوں کی جتنی قسمیں پہلے تھیں اب نہیں ہیں۔ کم یا
بیش ہیں اور آئندہ بھی کم یا بیش ہوتی جاویں گی۔ یوگ دہرمی جو کرموں
کی بندن سے آزاد ہیں۔ ان کا ذکر یوگ دہرم کی کتابوں میں با ہم کرینگے
اس وقت صرف ان لوگوں کا حال تحریر ہوتا ہے جو کرموں کے شکنجے
میں آئے ہوئے ہیں اور پھر آخر میں ایسے لوگوں کا حال چھیڑا جاتا
ہے جو صرف دل کی طبعی حالت یعنی من کو روح مانتے ہیں ایسے ہی
لوگ نرگ و سورگ کے قائل ہیں۔ ایسوں کو ان کی مختلف دلی خواہش
یعنی کرم کے انوسار مختلف سزا بہشت و دوزخ میں ملتی ہے۔ اچھے
برے کام جو بیس قسموں پر بانٹے گئے ہیں اسی سبب سے چوبیس نرک

وچو میں سرگ ہیں۔ یہ دکھ و سکھ صرف اس لیئے ہوتا ہے کہ سوکھم طور
پر اثر انجھو قائم رہے اور جب مقرر میعاد کے بعد روح کو پھر جنم ہو۔ تو اچھا
کام کرتے وقت اس کو مبارک کا اشارہ دیوے اور برا کام کرتے وقت
اس سے باز رہنے کی رمز ہو۔

دنیا کے تمام مذاہب میں سے جو اس خیال کے معتقد ہیں ایک
دو ایسے بھی ہیں جو اس سے بھی نئی طرح کا خیال رکھتے ہیں وہ روح کو
ہمیشہ کے لیئے الگ (علیحدہ یا جدا) مانتے ہیں اور مکت کو بھی دائمی نہیں
مانتے ہیں۔ اُن کا قول ہے کہ روح بُرے کاموں کا عوض اسی دنیا
میں پاتی ہے اور نیک کاموں کا بھی۔ مگر کوئی خاص نیک کام ہیں جن
کے عوض روح اس جسم کثیف کو چھوڑ کر برہمانڈ میں اکیلی ہی بسر
کرتی ہے اور بڑی خوش ہوتی ہے۔ مگر جس طرح اپنے موسم پر سب
درخت پھوٹ آتے ہیں۔ اسی طرح وہ روح سکھ بھوگ کر پھر اسی
دنیا پر جنم لیتی ہے۔

مگر یہ خیال پہلے خیال سے بھی ہزار گنا خام ہے۔ کیونکہ جب مکتی
سے بھی واپس آنا مانا گیا تو ایسی خراب شے کی تلاش ہی کیوں کی جاوے
سچ یہ تو ہے کہ دنیا کے تمام موجودہ مذاہب کوئی حصہ کسی خیال کا لیئے
ہیں اور کوئی کسی خیال کا دراصل جو جو ان کا خیال ہے وہ سچ ہوگا۔
اور اُن کی روح ضرور ان کے خیال کے تابع رہکر وہی کارروائی کرے گی کیونکہ
سینکڑوں اصول اس خیال کی تائید کے لیئے موجود ہوتے ہیں جن کی متواتر
کوشش روح کو گھیر گھار کر ویسی ہی جگہ اور حالت نصیب کرتی ہے۔ پس اگر
آپ ان خام خیالوں سے اپنے کو آواگون سے بچا کر دائمی سکھ چاہتے ہیں

تو یوگ دہرم کی شرن لیں۔ دنیاوی سکھوں کے کروڑوں برس اندر
تعداد آنند اس سکھ اعظم کے ایک لمحہ کے برابر بھی نہیں ہیں جو دنیاوی
سکھ بھی یکسو قلبی سے ہوتے ہیں مثلاً شہوت کی لذت کہ اس وقت میں
دل یکسو ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہو ہرگز آنند حاصل نہ ہو اور راگ وغیرہ کے
وقت بھی قلب استھر ہونے سے لذت آتی ہے۔ غرض کہ کوئی مذہب
اختیار کرنے یا کسی میں پیدا ہونے سے بشرطیکہ اخلاق ٹھیک نہ ہوں
کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور یہ اخلاق سنوارنے کے لیئے
صرف جو اخلاقی مذہب ہیں ان کے لیئے ایک بڑی بھاری میعاد چاہیئے
اور وہ بھی خطرناک معاملہ ہوتا ہے کہ اس بھاری میعاد میں کہیں کشتی
منجدھار میں نہ ڈوب جائے۔

یوگ دہرم ایک ایسا پراچین اور قدیمی مذہب ہے کہ جو ہمیشہ
سے لوگوں کے دلوں میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے جس کی پیروی سے کسی
مذہب کو چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ خود بخود نظارہ ہوتے ہی
کام سدھ ہو جاتا ہے اور صرف ایک یوگ دہرم ہی کے پانے سے اخلاقی
دنیا میں آن کی آن میں اعلےٰ ترقی ہو جاتی ہے۔

ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی مذہب کا تیاگ کرو یا گورکھ ناتھ کے
جوگیوں کے گروہ کی طرح کان کٹواؤ۔ یا سنیاسی بنکر بھگوا پہنو آپ
خواہ کچھ خیال رکھتے ہوں ذرا ہمارے کہے پر بھی چلو۔ اور اس عالمگیر
مذہب کا بھی نظارہ کرو خود بخود خام خیالی دور ہوتی جاوے گی میں اس
یوگ دہرم کا بانی نہیں ہوں بلکہ اس مذہب کے ازسرنو گشت کرنے والا ہوں
یہی موقع پر میرے ہاتھ سے اس کا پرچار ہونا تھا۔ بس میرے ہی قلب پر

ہدایات و رموز ہو رہی ہیں جن میں سے بعض شائع کر دیں۔ ایک دفعہ کو ضرور
اس کے پوشیدہ عملی اصول اور نظارے آپ کو دکھلا کر پریم پد کا آنند دکھلا
دوں گا۔

اپنی کہوں میں کس کو رے سنتا نہیں ہے کوئی...

اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

سوامی دیال

جنتر منتر تنتر

دنیا میں اگر کوئی آنکھ والا پوری نگاہ کر کے دیکھے تو جنتر منتر و تنتر کے بے شمار عامل اس کو نظر آویں گے۔ اور کروڑوں کتب اس علم پر لکھی ہوئی نگاہ سے گذریں گی۔ ہم یہ ہرگز نہیں مانتے کہ سب عامل سچے ہوتے ہیں یا سب کتب صحیح ہوتی ہیں بلکہ یہ مانیں گے کہ جھوٹ سچ کے ساتھ اور سچ جھوٹ کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے ورنہ سچ کو سچ کوئی نہ کہتا اور جھوٹ کو جھوٹ کوئی نہ مانتا اس طرح دونوں کی طرف بالکل توجہ نہ ہوتی اور نہ کوئی انکو یاد کرتا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جھوٹے عامل اور کتابیں بہت ہیں جس طرح دغا باز عامل شہر بہ شہر پھر کر ملک کا ستیاناس کر رہے ہیں اور لوگوں کا وقت اور روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ اسی طرح جھوٹے عاملوں کی کتابوں نے ملک بھر میں شور برپا کر رکھا ہے۔ لوگ دیوانے اور پاگل ہو گئے ہیں وقت اور روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ یہ ہم صاف کہتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی جنتر منتر تنتر کارگر نہ ہوگا جب تک کہ عامل لوگ دنیا سے واقف نہ ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ نصف سے زیادہ بلکہ بعض وقت سارے کی ساری طاقت عامل کی اپنی ہی ہوتی ہے جو قلب سے پیدا ہو کر کام کرتی ہے۔ سانبری منتر۔ لونا چماری اور کھوا بیر وغیرہ کے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا مطلب ہی کچھ نہیں بنتا۔ اور بالکل ٹوٹی پھوٹی عبارت ہوتی ہے تو بھی بعض وقت وہ تیر بہدف ہوتے ہیں ان کی بابت مشہور ہے کہ ان کے عاملوں نے بے شمار چلہ کھینچکر ان کو مسمرائز کر دیا ہے اور مدت لا انتہا تک ان کا اورا یا مقناطیس اس میں بھری رہیگی

مگر ناظرین کو جتلاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بغیر یوگ ودیا کی واقفیت کے عامل کامیاب نہ ہوگا۔ بعض منتر ایسے رائج ہیں کہ وہ ہیں گو بامعنی اور پرمطلب مگر مسمرائز نہیں ہیں ایسے منتروں کے لیئے بھی یوگ ودیا کی کو سخت ضرورت ہے بعض پراچین اور قدیمی منتر جنتر اور تنتروں کی بابت افواہ ہو رہی ہے کہ یہ شوجی نے یا ان کے موجد نے کیلِ دیئے ہیں یعنی بے اثر کر دیئے ہیں لیکن یہ جاہلوں کی باتیں ہیں صرف اس وجہ سے کہ زمانہ سابقہ کی بنسبت آج کل تعلقات زیادہ ہو گئے۔ بول چال کے الفاظ زیادہ ہیں۔ ایجادیں اور معلومات بے شمار بڑھ گئے ہیں جس کے سبب انسانی دل یکسو ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ پہلے جیسی بے تعلقی اور جنگل و بن گوشہ نشینی اور جھونپڑیوں کا پاس نہیں رہا۔ لہٰذا وہ نہیں چلتے اور نیز عامل بدمعاش اور بُرے خیالات کے اور یوگ ودیا سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو ناکامیابی کی صورت میں اُن کو بے اثر اور کیلے ہوئے یعنی ردی کیئے ہوئے مانتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا بیان ہے کہ شوجی مہاراج جو دن رات یوگ سمادھی میں محو رہتے تھے۔ بیدار ہو کر پاربتی اپنی استری سے شغل کیا کرتے تھے اور ہر سمادھی کھلنے پر کوئی نہ کوئی نیا علم جنتر منتر یا تنتر پاربتی کو خوش کرنے کے لیئے دکھلایا کرتے تھے۔ جب زمانہ بدلتے بدلتے بہت گناہوں سے آلودہ ہو گیا۔ بقول "ہر کمالے را زوالے"۔ اس وقت سے کل جگ کی بنیاد قائم ہوئی تب پاربتی نے کہا۔ اے سوامی اگر یہ منتر و جنتر اور تنتر اس کل جگ میں بھی با اثر رہے تو آلودہ دل لوگ ایک دوسرے کو سخت تکلیف دیا کریں گے۔ واجب ہے کہ یہ بے اثر کیئے جاویں۔ تب یوگی کال نے سب کو بے اثر کر دیا ؎



تنتر

جس کو تیتے کے بخاری واری ہو اور جب تیسری باری آوے۔ تو تم صبح سویرے اپنے دائیں آنکھ میں سرمہ ڈال لو۔ بشرطیکہ کسی کا منہ نہ دیکھا ہو۔ یا روٹی پکانے کے ایک منے کو بیلن دے دو بخار اس دن چھوٹ جائیگا۔

دیگر ایک اوپلہ دھوکا کر اس کو ایک چوراستہ کی طرف لے جاؤ نہ آتے کسی سے بولو اور نہ جاتے اور نہ آتے پیچھے دیکھو اور نہ جاتے اور اوپلہ کو چوراستہ میں رکھ آؤ بخار جاتا رہے گا۔ اوپلہ کو دریا میں بھی بہا سکتے ہو۔

عورت یا مرد کا خون چلانا

لائق اور ایماندار آدمی کو چاہیئے کہ ہرگز کسی کو تکلیف نہ دلیوے صرف ایک بار آزمالیوے اور جب امتحان ہو گیا۔ تو اور عمل کرنے اور آزمانے پر کمر باندھے بہت جلدی پردہ اُٹھ جاوے گا اور جلوہ خاص نظر آوے گا کیونکہ تمام طریقوں سے زبردست یہی طریقہ ہے کہ جس سے فوراً دل میں تسکین پڑتا ہے



منتر

دم ہنو آدیس۔ ماتا پتا کو آدیس۔ پون پانی کو آدیس۔ چند سورج کو آدیس تری کارے۔ تری کز ورے۔ تری گنگر و نہارے بر گلے۔ بت ہٹے جنجھ ٹے ٹے۔ ایک پھول ہنسے ایک پھول روئے۔ ہماری بدھا ہی تب چھو

مگر ہم دوبارہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان کا گھڑنت ہے۔ دراصل ایسی
اور جاہل۔ راج یوگ سوسائٹی حسن ابدال اگرچہ ہندوستان کے سنٹر میں
نہیں ہے۔ ہندوستان کے شمال مغربی کونہ پر کوہ ہمالیہ کے دامن میں
تو بھی یہ اپنے اصول پھیلانے میں پوری ترقی کر رہی ہے اس کی منشا
ہے کہ یہ گم شدہ علم دوبارہ اسی طرح ترقی کرے جس طرح پہلے ترقی کر چکا ہے
اور ہر جگہ سچے اور لائق عامل پیدا ہوں اور جنتر منتر اور تنتر بھوت ودیا وغیرہ
کے منکروں کو دانت شکن جواب دیوے۔ بس جس لیے یہ سوسائٹی ظہور پذیر
ہوئی تھی اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ کامیابی حاصل کر لی ہے
اور ہندوستان کے ہر قصبہ و شہر میں اس کے ممبر موجود ہیں ایک دوسرے
لو اپنا حال کہنے کی اجازت نہیں ہے لہذا ظاہری شہرت کم ہے۔

عنقریب اس سوسائٹی کے ممبر اپنی مقناطیسی روشنی کی چمک سے دنیا
کی آنکھیں چندھیا دیں گے۔ اب چند موثر تحفے درج ہوتے ہیں لیکن
اپنے ناظرین پر ہم یہ بھی روشن کرنا چاہتے ہیں کہ ہر ایک منتر کا جنتر اور تنتر
بھی ہوتا ہے۔ منتر کا جنتر اور تنتر تینوں ایک ذات ہیں۔ بحساب کیرلی تنتر
سے جنتر بنایا گیا ہے اور جنتر سے تنتر بعض دفعہ اکیلے بھی خوب چلتے ہیں
مگر اگر عامل کو ایک ہی عمل کرنے کے وقت اپنا سادھن کی تینوں شاخیں
معلوم ہو جاویں تو بس کامیابی ہی کامیابی ہے۔ پندرہویں کا جنتر عموماً
بہت لوگوں نے سدھ کیا ہوا ہوتا ہے۔ جو سوا لاکھ کرنا پڑتا ہے۔
لیکن عمدہ طور سے ہر کام اسی سے چلے گا جس کو اس جنتر کے نو منتروں
(جو قانون کے متعلق ہیں) اور اس کے تنتر سے واقفیت ہے اب کچھ
عمل تحریر کیا جاتا ہے

جب گورجان مائی کا ناڑہ ٹوٹے۔ چھپڑے چھپڑے بھادیو ترا باجہ چھپڑے
ہڈی اور لہو پیٹ میں گئے۔
اتوار کے دن ایک بچھو تلاش کریں اور ایک لوہے کی قینچی سے اس کا
ڈنک بودے سمیت کاٹ لیوے اور اسی اتوار کو اس کو ایک چھوٹی سی لوہے
کی ڈبی میں ڈالیں اور ڈبی ڈھکنا سے بند کر دیویں بر لب دریا جا کر اول ڈبیا
کو خوب دھو پونچھ کریں اور سات بار ڈبیا پر منتر پڑھنے کی تیاری کریں اور فوراً ڈبیا
سمیت نہا کر باہر نکل آویں اور کپڑا بدن پر رہے اسی سمیت سات بار منتر پڑھ کر ڈبیا
ہر بار پھونکتے جاویں اور ڈبیا کو محفوظ جگہ رکھ چھوڑیں۔

اطلاع ضروری۔ اول ایک ہزار منتر جپ کرو روز زبان کرنا چاہئے
اور دوئم اگر بچھو پیدا نہ ہو سکے تو کسی دن خود پکڑو۔ ایک جگہ رکھ چھوڑو۔ اتوار
کے دن یہ دوا ہی کرو۔ نیز بوقت سخت ضرورت بھینس کا گوبر اور کھٹہ دہی ملا کر
بھی بچھو بنا سکتے ہیں اب تم نگاہ رکھو کہ تمہارے مطلوب نے کہاں پیشاب
کیا ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت تم چپ چاپ اس کی پیشاب کی جگہ جا کر ڈبیا
سے ڈنک نکالو اور اس گیلی جگہ ہاتھ سے ذرا سا گڑھا کھود کر ڈنک کو سیدھا گاڑ
دو اس طرح کہ سب ڈنک زمین میں چھپ جاوے اور سرا ڈنک کا آسمان کی
طرف ہو بس ادھر تم دفن کرو گے اور ادھر اس کی جائے پیشاب میں ایسا
درد ہوگا کہ اس نازک جگہ کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے اور ازحد تکلیف ہوگی
اور خون جاری ہو جاوے گا پھر جو چاہو وہ مطلب نکالو جب تکلیف دور
کرنی ہو اور خون بند کرنا چاہو۔ چپ چاپ جا کر ڈنک نکال لو اور اسکو ڈبیا
میں بند کر لو آرام ہو جاوے گا یہ ہمیشہ کے لیے کام آئے گا جب چاہو
لطف اٹھاؤ۔

بھوت کا قابو میں لانا

اصلی بات یہ ہے کہ یورپ نے دن بدن نئی ایجادیں نکالیں اور ہندوستان جنت نشان نے نیچر پر دن بدن فتح پائی مغربی گئے پاتے جاتے ہیں مگر مشرقی فتح پا چکے ہیں مگر یہ ضرور خیال رہے کہ مغربی خیالات اگرچہ بدل گئے تاہم ان کی شروع فقط مشرقی خیالات سے ہوتی ہے اور مشرقی خیال کو ہی ایک مغربی اخذ کر کے اپنی ایجاد مان رہا ہے۔ مشرق میں لاکھوں برس تک ایسی اعلےٰ ایجادیں ہوتی رہیں لیکن ترقی ہوتے ہوتے آخری مرکز پر جا پہنچے اور مقام خاص کو فتح کیا اور بڑے حوصلہ سے لاکھوں برس کی محنت کے بعد کھوج نکال لینے کا میاب ہوئے۔

لیکن چونکہ مدت سے مشرقی خیالات لوگوں کی آمد و رفت سے اور بذریعہ کتابوں کے مغرب میں جا گھسے ہیں۔ لہٰذا عرصہ سے نیچر کا چرچا وہاں بھی شروع ہو گیا ہے اور دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستان میں یورپ کو دیکھ کر پھر ایجادیں شروع ہو گئی ہیں اگرچہ وہ اعلےٰ دماغ جو نیچر پر فتح پانے کے وقت …سر اور کرنیل جرنیل تھے نہیں رہے یعنے برہم سروپ ہو کر دنیا ترک کرنے سے …ہو گئے تو بھی ان کی پیدائش کی زمین میں ان کی نسل سے بہتیرے دماغ …ہیں جو عنقریب کیا کا کیا کر دکھلانے والے ہیں اور ہر اول یورپ اب تک زوال… …بالکل آزادگی کو نہیں مانتے ہیں اور نہ ان میں کمل دی اس کا طریق جان… تھوڑے عرصہ سے جو ماننے لگے ہیں وہ زندہ ہیں۔ اپنا نچہ ہر سال ہندوستان میں نئی نئی ایجادیں ہوتی ہیں۔ ہم کو کئی صاحب ملے جنہوں نے سخت شکایت کی کہ ہم نے نئی کل ایجاد کی مگر ہمارا کوئی بھائی روپیہ کی مدد نہیں دیتا ہے

…رہا ہے بچپن اور کیا ذکر کریں چھوٹی ہی عمر سے ہمیں سخت شوق موجود ہو گیا … چھوٹی کئی چیزوں کے موجد ہے گرچہ اپنے ہی گھر میں کیونکہ … کرنے کی طاقت اس وقت نہ تھی پھر نہایت مغز ماری اور تحقیق دماغ کے بعد ایک ایسی شے نکالی جس کی دنیا کو ضرورت ہے مگر کوئی بھی اپنا حامی نہ دیکھ کر خاموش ہوں۔ باقی علم روحانی کا اگر مشرق اور مغرب کا مقابلہ کریں تو بھی ہندوستان یعنی مشرق لاکھوں درجہ اب تک بلندی پر ہے۔ ولایتی اخبارات میں شور شار مدت سے ہو رہا ہے کہ چونکہ گو دنیا کی عجائبات میں تمام علم سے بڑھ گیا ہے نکولا ٹسلا ایک لائق و فائق شخص ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ ستارہ مریخ کے منڈل کے رہنے والے لوگوں سے گفتگو کرے اور اشارہ بازی سے تبادلہ خیالات کا کرے اور چارلس ویلی ڈون صاحب نے ایک اخبار شائع کیا ہے جس کو وہ خود کا اخبار کہتے ہیں اس کی اڈیٹر روحیں ہیں اور تمام خبریں اور مضامین ان مشہور روحوں سے ہوا کریں گے جو اس سے پہلے اسی جہان سے شہرت پا گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے لئے یہ معمولی بات ہے۔ وہ ذرا سی بات [illegible] اور اخبارات سے مشتہر کر دیتے ہیں اور معمولی بات کو بہت بنا کر ظاہر کرتے ہیں حالانکہ ہندوستان ایسی باتوں کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ اگر آج ہندوستان کے سب عاملوں کی باتیں ظاہر کی جاویں تو … مغربی ملک کو چھوڑ کر یہاں آجاوے۔ ناظرین بیت نہیں تو اتنا صبر تو ضرور کریں ہمارا جادوگر شائع ہو جائے پھر مقابلہ کریں گے کہ ہماری خبریں اور … ہر طرح انکی ہمارے ہاں کرامات اور دنیا کو چشم زدن میں نیست کرنے والے موجود ہیں یا ان کے ہاں۔ اب آخری صفحوں پر ترنگ سوامی اور … جادوگر کا صفحہ ضرور غور سے ملاحظہ کریں۔ اب مغربی خیال کے برخلاف بھوت

کے قابو میں لانے کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اول تو آپ ایک گگر کا درخت تلاش کریں جو شہر سے کہیں دور اور
اور اکیلی جگہ ہو۔ پھر ایک دن جب کہ اندھیرا اتوار وارد ہو بوقت رات درخت
کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم کو قابو میں لایا جاوے گا یعنی بلند آواز سے درخت
کی جڑ کے پاس آ سنا کر چلے آؤ اس کے بعد ہر شام کے ساڑھے نو بجے درخت
کے پاس جانا ہوگا پڑھنا وغیرہ کچھ نہیں ہوگا پرانے گڑ کا شیرہ اور جو کی توہ باہم
ملا کر ان کا پتلا سا حلوا تیار کر اور اس کو ایک آک کے پتے پر رکھ کر باہر چلے
جاؤ اور پانی کی ایک گڑوی ہاتھ میں لے جاؤ اور درخت سے تھوڑی دور
ٹٹی بیٹھو اور اس پانی سے جائے
خاص صاف کرو جو پانی گڑوی میں
بچے اس کو اٹھا لو اور درخت کی طرف
روانہ ہو جاؤ اور بولنا بالکل نہیں ہوگا
اور جب درخت کے نیچے آ جاؤ۔ اس حلوے
کے پتے کو درخت کی جڑ میں رکھ کر
اس کے اوپر پانی ڈالو اور چپ چاپ
بغیر پیچھے دیکھنے کے اپنے گھر واپس
آ جاؤ اور اگر کوئی بلاوے بولنا مت
اور اس سادھن کا کسی سے ذکر مت کرنا
ہمارا ایک دوست سندر شام جی نے
راولپنڈی شہر میں شاہ بودھ راج کے
مندر کے پوجاری رہ چکے ہیں۔ انہوں

نے راولپنڈی میں ہی پٹھان کے پاس اس سادھن کو کیا گر راتوں میں
وہ واپس آنے لگے تو ایک سخت گرج کا بڑا بھاری نشان ان کے اوپر پٹ پڑا اور
ان کو ایک کالا کتا نظر آیا وہ ڈر گئے اور تین دن سخت بخار رہا جس کے سبب
سادھن چھوٹ گیا۔ اگر کرو گے تو دیکھو گے کہ گر سامنے سے کیا کیا نکلتا ہے؟

تنازعہ برپا کرنا

جس جگہ گدھا پلٹے کھاوے الٹ ننگا ہو کر بروز چاند کی اتوار ایک مٹھی
میں اس جگہ کی مٹی لے لیوے وہ مٹی جس کا چاہے گھر میں پھینک دے
تنازعہ برپا ہووے

صلح کرانی

بروز اتوار کچھ نچھتر میں جس جگہ بھینسا پلٹے کھاوے اس جگہ کی
مٹی بالکل ننگا ہو کر لے آؤ۔ جس جگہ تنازعہ برپا ہوا ہو یا پہلے کا کسی سبب سے
ہو۔ اس گھر میں پھینک دو۔ مگر چاروں گوشوں میں اندر اور درمیان بھی
ہر طرح سے امن ہو جاویگا۔

سدھ یوگی

باوا اور قلندر رجا بابا وغیرہ جن لوگوں کو اب تک یوگ منتر جنتر اور تنتر
سے واسطہ ہی نہیں پڑا یا اگر پڑا ہے۔ تو دم ہو کر باز عاملوں کے ہتھکنڈوں
سے عاجز کئے ہوئے ہیں۔ بے شک وہ اس علم سے منکر ہیں اور ایسے

نوٹ: اس میں ایک لفظ باریک ہم خود جان بوجھ کر چھوڑ گئے ہیں۔

مانا بھی جاتا ہے کیونکہ ان کو کوئی معجزہ یا کرشمہ دکھائی نہ دیا جس سے اسکا یقین وعقیدہ اس علم پر جم جاوے لیکن مبتدی کو چاہیے کہ ہرگز ہرگز کسی شے کو جس کا وجود دنیا میں ہے بغیر تحقیقات کے غلط نہ بتا دیوے۔ اچھا سنو برکینر میں اور یورپ میں کئی ڈاکٹر ایسے ایسے عرق نکال چکے ہیں کہ جو دو تین بوند بھی استعمال کرے کبھی نہ مرے لیکن نسخہ کسی کو نہ بتلایا اور ملک میں پھیر کر اور لکچر دے کر فروخت کرتے رہے جس کسی نے ڈاکٹر سے سوال کیا کہ آپ کی عمر بھی بڑی ہونی چاہیے تو اس نے جواب دیا۔ یہ بڑی بھاری عمر کا ہو مرونگا اور اب میری ایک ہزار برس کی عمر ہے جب لوگوں نے تاریخی حالات پوچھے تو سب ٹھیک بتلائے یہ مانو گے یا نہ ؟

نیویارک کا مشہور ڈاکٹر رابرٹ سی کیپ مردہ زندہ کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ ہم نے کئی کتے کلوروفارم سے مار کر پھر کئی دن کے بعد زندہ کر دیے یہ مانو گے یا نہ

ایک امریکن اخبار لکھتا ہے کہ ایک کم سن لڑکی کو کسی نے آ کر کہا کہ پولیس تمہاری گرفتاری کے واسطے آئی ہے وہ یہ سنتے ہی بیہوش ہو گئی نبض برابر چلتی رہی جب بیہوشی کسی علاج معالجہ سے نہ گئی تو تمام ڈاکٹر اس حیرت انگیز معاملہ کو سن کر علاج کے واسطے اور کیفیت دیکھنے کے واسطے دور دور سے آئے لیکن ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ بیس برس تک لڑکی بے ہوش رہی۔ آخر جب اس کی بغل میں ایک پھوڑا نکلا۔ تو اس کے چیرنے کے لیے پھر ایک ڈاکٹر صاحب آئے جنہوں نے نشتر سے شگاف کیا۔ لڑکی

ملہ مسٹر برہمی بولی اس سے بھی [illegible] کراپنے ملک کی اعجوبہ شے کا تماشا دکھلایا ہو [illegible]

مہربان برہمن دوست یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے ہیں۔ اس کو مانو گے یا نہ

خیر اچھا اس طرح سہی کہ ہم سے اجازت لے کر کوئی عمل ہماری کتابوں سے شروع کرو پھر مان لوگے۔

طاقت مقناطیسی کا امتحان



عامل اگر چاہے کہ میں اپنی مقناطیس یا یکسو قلبی کا امتحان کر لے تو یہ طریقہ بہت عمدہ ہے۔ ایک اپنی طاقت مقناطیس بڑھ جاتی ہے۔ دوسرے

بیدار ہو گئی اور سوال کیا کہ میری دادی کہاں ہے۔ لیکن اس کی دادی عرصہ سے مر چکی تھی۔ اس کو مانو گے یا نہ

مشہور جوگی باباٹیو جو تحصیل فتح جنگ اور پنڈی گھیب میں لوگوں کو اوصنا سیکتے ہوئے نظر آئے اور مریدوں کو عجیب معجزے دکھلائے کئی بار ہندوستان میں جیتے جاگتے سمادھی لے چکے ہیں۔ اور وہ سمادھیاں ان ہی کے نام سے مشہور ہیں پھر دوبارہ اس ملک میں نہ گئے اور پھر اسی طرح سب کے سامنے سمادھی لے لی۔ اسکو مانو گے یا نہ

علاقہ جموں میں ایک شہر چھوٹا سا میرپور ہے۔ وہاں ایک برہمن دیوتا رہتے ہیں (نام کی کوئی ضرورت نہیں) جس کی مرضی ہو جا کر ملاقات کر لیوے۔ جب وہ کسی کو تماشہ دکھلانا چاہتے ہیں۔ تو کوری سرسوں پر کچھ عمل کر کے کسی گھر میں یا خاص گھر میں پھینکتے ہیں ادھر سرسوں پھینکی ادھر اس میں سخت جنگ ہوا جب تک وہ نکالی نہ جاوے جنگ فتح نہیں ہوتی یہ مانو گے یا نہ۔

کانگڑہ میں ایک برہمن دیوتا سانپوں کا منتر اور عمل جانتے ہیں اور وہ منتر پڑھ کر چاروں طرف پھونکتے ہیں۔ پھونکتے ہی چاروں طرف سے سانپ ہر قسم کے دوڑتے آتے ہیں اور جو تماشہ دیکھنے والے ہوتے ہیں اُن کو ضرر نہیں۔ یہ مانو گے یا نہ۔

مظفر آباد میں ایک سنیاسی مہاراج مہاتما نو اس رکھتے ہیں جب ان کی موج ہو ایک کرشمہ دکھلایا کرتے ہیں بڑے بڑے منشی بابو اور اہلکار اکٹھے ہوتے ہیں اور اُن کو کہتے ہیں کہ مہاراج ہاں کر پا کرو۔ بس وہ آسمان کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں کہ آؤ ہاں۔ طرح طرح کے کلکتہ کابل اور دیگر ولایتوں کے میوجات گرنے لگتے ہیں۔ اسی سمت کی سولہویں و نیدہ ہویں لباکھ کو ہمارے ایک

دوسرے من شدہ ضمیر جان براق کا نشنس اور کیو کرنے کا اس سے بڑھ کر کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم مہاتما ہیں۔ یا ہمارا من شدہ ہے یا دل کیو ہے۔ آئیں اور آزمائیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا خود بخود حال ظاہر ہو جاوے گا اور دوسرے لوگ جو کسی غیر کو مہاتما مان بیٹھے ہوں اس مہاتما سے یہ کرشمہ ضرور کروا دیں ورنہ سمجھ لیں کہ پاکھنڈی ہے۔ اس کا من چنچل ہے اوپر سے سوانگ بنایا ہے یا حیوانوں کی عقل رکھتا ہے ہمارے ملک کی یہ بھی سراسر غلطی ہے کہ جو حیوانوں کی عقل رکھتا ہو یعنی جڑ ہو۔ اس کو مہاتما ماننے لگتے ہیں خدمت اس کی ہونی چاہیے جو چیتن دماغ کا ہو اور تمام خیالات رکے ہوئے ہوں ایسا شخص جن پر مہربان ہوا اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ آج کل بہت سے جڑ بدھی والے ملک میں پھرتے ہیں ان کو تو وشے یعنی گناہ کرنے کی طاقت حاصل ہے اور نہ پن کرنے کی اور خیالات دماغ سوچ وچار کا مادہ نہیں رکھتے ہیں ایسوں کی پوجا کرنی ایسی جیسے پتھر پر پھول چڑھانے اور اس کی پوجا کرنی ہے۔

خیر سب کا امتحان اس سادھن میں ہو سکتا ہے۔

خواہ جنگل ہو خواہ میدان یا مکان ہو۔ آسن مار کر بیٹھ جاؤ اور گل داؤدی کا پودا جو تم نے ایک گملا میں پیشتر لگا رکھا ہے اپنے سامنے رکھو اور ٹکٹکی باندھ کر اسکے ایک پھول کی طرف دیکھنا شروع کر دو اور خواہش کرو کہ پھول خشک ہو ہو جاوے۔ اور تمہارے مقناطیس سے آتش پیدا ہو کر پھول کو جھلس دیوے بعضے ایک ہفتہ میں کامیاب ہوتے ہیں بعضے دو ہفتہ اور کئی تو دو بلکہ ایک ہی دن میں پورے اترے ہیں۔ کر کے دیکھو۔ اس سادھن کے عامل کو عجیب طاقت حاصل ہو جاتی ہے پہلے چاروں سادھنوں کا خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔

نوٹ خواہ پودا کسی پھل کا ہو لیکن گل داؤدی کا اس کام کے لیے ذرا بہتر ہے اور خواہ وہ زمین میں لگا ہوا ہو تم اس کے پاس آسن جماؤ۔

پہلوان بننے اور عمر بڑھانے کا عمل



بعض عمل ایسے ہیں کہ ان کو تحریر کرتے ہوئے ہم خود کانپتے رہتے ہیں ...رف اس وجہ سے کہ شاید کوئی بدچلن ان کا برا استعمال کرکے ہم کو بھی ...میں نہ شریک کر دیوے ورنہ ایسے ایسے اعجوبہ عملیات کا ڈھیر ہمارے

پاس موجود ہے کہ ناظرین پڑھ اور سن کر حیران ہوں یہ دو شخص کھڑے ہوئے ہیں اور آپس میں ہاتھ ملا رہے ہیں گپت ودیا کے بھیدی جانتے ہیں کہ انسان اگر ایک لاٹھی اپنے دونوں ہاتھوں میں لیوے تو لاٹھی کو دونوں ہاتھوں میں لیتے ہی کروڑوں دور ہو جاویں گے یعنی مقناطیس تمام جسم دل و دماغ سے مکمل کر دائیں ہاتھ کے ذریعہ لاٹھی میں آوے گی اور لاٹھی سے بائیں ہاتھ میں ہو کر پھر اپنے مقام پر آ جاوے گی اور پھر وہاں سے دورہ شروع کر دیگی غرضیکہ لمحہ میں کئی بار رفتار کر جاوے گی اور اس کی یہ رفتار بجلی کی رفتار سے کئی گنا تیز ہو گی آپ نے کئی بار کئی موقعہ پر دیکھا ہو گا کہ جو انسان بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے اس میں طاقت زیادہ ہوتی ہے اور ہر کام میں سب سے سبقت لے جاتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ قاعدہ نادانستہ ہوتا ہے مگر تو بھی اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا عامل بننا چاہے اور مقناطیس کھینچنے کا عادی ہو تو وہ اس طرح کرے یعنی ہمیشہ طریقہ اختیار کر لیوے کہ جب تندرست اور موٹے تازے آدمی کو ملے تو اس کو اپنا بائیاں ہاتھ دیکر اور دس بارہ آدمیوں سے ضرور ہر روز بائیاں ہاتھ ملا لیا کرے۔ اول اول تو قلب و دماغ اور بدن کو ضرور گرمی معلوم ہو گی لیکن آہستہ آہستہ یہ نئی مقناطیس کھینچی ہوئی طاقت موافق آ جاوے گی اور اس طرح کے سادھن والے کے لئے ضروری ہے کہ سرد و تر اشیاء بکثرت استعمال کرے نیز اول ہی اول نئی مقناطیس بعض وقت نہیں قیام پکڑے لیکن آخر کار اپنا گھر ضرور جسم میں بنا لے گی اور اس کا عمدہ ہو جاوے گی۔

سمادھی لینا یا سلف مسمریزم



یہ عمل بھی ہپناٹزم کے متعلق ہے ہم حصہ پنجم میں ہپناٹزم کا خوب ذکر کریں گے اور عمدہ عمدہ قواعد تحریر کرینگے۔ کیونکہ اس کے عامل کو مسمریزم کی طرح اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی ہمارے ایک دوست بالمکند کا جو مانسہرہ ضلع ہزارہ میں ریلوے اوٹ ایجنسی کے کلرک ہیں خط آیا تھا کہ ماسٹر شیورام صاحب بانی ہری پور نواسی حال ملازم کشمیر محکمہ جنگل نے مانسہرہ میں آکر ہمارے دفتر میں بے شمار لوگوں کے سامنے عجیب وغریب کرشمہ ہپناٹزم کے دکھلائے۔ آپ ہپناٹزم سوسائٹی کی لاج امریکہ سے تعلیم پاتے ہیں اور براہ راست خط وکتابت کرکے تھوڑے عرصہ میں خوب ترقی کر گئے ہیں میں اپنی طرف سے بھی اس شخص کی تعریف کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ چھوٹی ہی عمر میں اُسنے مسمریزم میں بھی خوب ترقی کی تھی ہمارے سامنے قوی ہیکل انسان کو گرا سکتا تھا اور ایک بار ہم کو اطلاع دی ... آدھ گھنٹہ کے بعد فلاں لڑکا سکول میں بینچ سے گرجاوے گا۔ ان ایام میں یہ صاحب سکول ماسٹر تھے اور وہ لڑکا ان سے تعلیم پاتا تھا اگرچہ یہ شخص ... آج کل عینک لگائے ہوئے ایک جنٹل مین بن گیا ہے۔ لیکن اسوقت

ٹھیک عین وقت پر بینچ سے نیچے جا پڑا اور بیہوش ہوگیا حالانکہ سکول اور سکول ماسٹر کے گھر کا فاصلہ پانسو قدم کا تھا۔ اچھا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ضرور حصہ پنجم میں مفصل ذکر کریں گے ناظرین منتظر رہیں۔

آپ بوقت رات ایک ایکانت جگہ پر اپنا آسن جمادیں مگر یاد رہے کہ مکان کھلا یعنی میدان یا جنگل نہ ہو۔ بلکہ تمہارے سونے کا مکان ہو۔ تم تمام لباس اتار دو صرف پگڑی یا رومی ٹوپی سر پر رہے اور سونے کے لیے تمام بسترا طیار رہو۔ تم خیالات سے پاک ہوجاؤ۔ ٹوپی کی چوٹی (ابتل) اگر یا پگڑی کے سرے سرے کو ماتھے کی طرف لے آؤ اور مقام ترکٹی تک پہنچاؤ اور دونوں آنکھیں کھول کر اوپر کی طرف موڑو اور اس کے سرے کو ماتھے پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھو اول دن خوب گہری نیند آوے گی دوسرے دن اس سے زیادہ جلدی ایکدن ایسا آویگا کہ تم بے ہوش ہوجاؤ گے اگر کوئی تم کو جگاویگا تم ہرگز نہ جاگ سکوگے اور بعض وقت اندر سے ہوش ہوگی تو آنکھ نہ کھول سکوگے بعض دفعہ کتنے دن بیہوش پڑے رہوگے جوں جوں تجربہ کو بڑھاؤ گے نئی باتیں نمودار ہونگی۔

موہنی منتر

جس مطلوب کو تابع کرنا ہو۔ اول دو چار روز اس کے تصور جمانے کا ابھیاس کریں جب تصور خوب جمنے لگے مطلوب کے تصور میں اپنے دونوں کانوں کی میل بیسوں ناخنوں کی میل و بیسوں ناخن اور دونوں آنکھوں کی میل بدن کا کپڑا اور سر کے بال اور بدن کی میل اکٹھی کرکے آگ میں خاکستر کریں اور کسی شے میں ملا کر مطلوب کو کھلاویں فریفتہ ہوگی اگر دیکھیں کہ تاثیر تھوڑی ہوئی ہے پھر ایسا کریں ضرور تاثیر ہوگی۔

بسی کرن کا عمل



یہ تسخیر مطلوب کی اعجوبہ ترکیب ہے
اُمید کہ ہر صاحب ایک بار ضرور کسی
نہ کسی موقع پر اس کا امتحان کریں گے
مگر یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی چاہے
کہ خزانۂ کرامات میں سے اُٹھا کر پڑھ لے
اور بسی کرن کا عمل صرف ایک بار پڑھ
کر اس کے کرنے پر طیار ہو گئے اور
عمل شروع کر دیا۔ اس طرح کے عامل کے ہم ذمہ وار نہیں ہیں کہ شاید اثر ہو یا
نہ ہو ہاں ہمارے وہ ناظرین جو ہر چہار حصوں کو بغور دیکھ اور سمجھ چکے ہوں اور
چاروں سادھنیں جو ہر عمل کے لئے ضروری ہیں طے کر چکے ہوں اور اچھی
طرح اس کا امتحان کر چکے ہوں انہیں ہم پکار کر کہتے ہیں کہ وہ ضرور کامیاب ہونگے آپ
مطلوب کے سر کے بال یا اس کے بدن یا سر کا تازہ مستعمل کپڑا کسی طرح پیدا
کریں اور اگر کسی اور کی معرفت یہ کام کروائیں تو اس کو سخت ہدایت کریں کہ وہ
نہ کسی سے ذکر کرے اور نہ ہی اس کو بہت دیکھے اور نہ اس کو بہت ہاتھ
لگاوے جب وہ شے اس کے ہاتھ میں آوے تو فوراً کاغذ میں لپیٹ کر اس
کو پاس رکھ لیوے اور جہاں تک جلدی ہووے وہ تمہارے پاس پہنچا دیوے
جب یہ شے تمہارے پاس آ جاوے اور تم کو یقین ہو جاوے کہ دغا کی
شے نہیں بے شک مطلوب کی ہے تو تم اپنی چاروں مشقوں کو یاد کر لو

جس جس راستہ سے بال آئے ہیں اسی رستہ سے مقناطیس جاوے گی۔ مثلاً
تمہارے ہاتھوں کو چھوتی اور کاغذ سے ملتی تمہارے آدمی کے ہاتھ میں جاویگی
اور وہاں سے جس جس شے سے تعلق کیا اور جس جس راستہ سے بال آئے ہوتی
ہوئی مطلوب کے سر کے مساموں میں جاوے گی اور وہاں سے اس کے
دل میں جگہ کر کے اس کو تمہاری خواہش کے مطابق ترغیب دے گی
لیکن اگر عامل یوگی کامل ہے تو فوراً امید ہے رستہ بغیر کسی تعلق کے مقناطیس
جا دخل کرے گی ہم خود اسی قسم کا قاعدہ استعمال میں لایا کرتے ہیں جو
صاحب اس کو آزماویں اگر دل یکسو نہ ہونے کے سبب کبھی اتفاقیہ اثر کم ہو
تو برابر کریں ہمت نہ ہاریں ضرور کامیابی ہو گی جب ایک بار کامیابی ہو گئی تو
کسی کی کیا پرواہ ہے۔

تیئے کا بخار اتارنے کا نقش









جب اپنے کو یا کسی اور کو تپ کی باری کا بخار آتا ہو تو تم اس کو اطلاع دو کہ کل تمہارا علاج کرینگے اور آپ بات کو تیار رہیں جب بڑی سویرا ہو اور یہ خطرہ نہ ہو کہ راستے میں کوئی بلا ویگا۔ تم اپنے بستر سے اٹھو اور ایک گڑ کی ڈلی یا تھوڑا سا گڑ ساتھ لے لو راستہ میں کسی سے گفتگو مت کرو اور جہاں تک ہو سکے کسی شے کی طرف توجہ خاص کر کے مت دیکھو جب تم آک کے پیڑ کے پاس جاؤ جوتی اتار کر اس کا ادب کرو اور گڑ کی ڈلی اس کی جڑ میں رکھو اور اس کو کہو کہ تم سے بخار ہٹانے کا کام لیا جاوے گا اور اس کی تین یا سات کونپلیں توڑیں اور گڑ میں لپیٹ کر ان کی گولیاں بنا کرے آویں۔ آتے وقت بھی چپ چاپ آویں اور سویرے ہی بیمار کو ایک گولی کھلا دیں اور گھنٹہ کے بعد دوسری اور پھر تیسری فوراً بخار جاتا رہے گا۔ اور باری ہرگز نہ آوے گی۔

دوسری ترکیب بھنگ کی۔ کچی بھنگ کونڈی میں خوب باریک گھوٹیں جب خوب باریک ہو جاوے تو گڑ میں لپیٹ کر رکھ چھوڑیں یہ گولی ہمیشہ کام دے گی مگر سرد پانی سے کھلانی چاہیئے اور گولی جنگلی بیر کے برابر ہونی چاہیئے۔ بچہ کو ایک ذرا بڑے کو دو اور جوان مرد کو تین کھلانی چاہیے مگر یہ یاد رہے کہ اپنے سامنے گولی کھلاوے تاکہ راز افشا نہ ہو ہرگز ہرگز تپ موذی نہ رہے گا اور یوں بھاگے گا جو گدھے کے سر سے سینگ۔

ہر طرح کے بخار کا علاج بذریعہ دودھ



ایک نیلی بوتل بازار سے خرید و خواہ گاڑھی نیلی ہو خواہ پتلی اور تم بوتل میں مصفا پانی ڈالو اور اس میں پانچ سات قطرے گائے کے

اول آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر کسی شے میں اپنی شکتی یا مقناطیس بھرنے کی مشق دویم ہاتھوں سے پاس کر کے کسی چیز میں اور داخل کرنے کا عمل سویم دل کو یکسو کر کے اس کو جنبش دینے اور شکتی خارج کرنے کے قابل بنانے کی مشق چہارم اپنی مقناطیس واپس لینے کی مشق

جب ایک بار ان چاروں کو اپنے دل میں دوہرا چکو تو پانچویں مشق جو پچھلے حصوں میں آئی ہے اس کو یاد کرو آپ ایک اکیلے مکان میں جو خوشبو سے معطر ہو کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی معشوقہ کے دھیان میں ایسے محو ہو جاؤ۔ کہ دنیا کے خیالات بھول جاویں پھر اپنے سامنے ایک شے جو تمہارے منہ کی سیدھ سے ایک دو اونچی ہو رکھو اور معشوقہ کے بال ایک نئی ڈبیا میں بند کر و جس کو تمہارے مونہہ کی طرف ایک سوراخ ذرا سا ہو۔ اب تم ایک نے کی نلی اس میں پھنساؤ اور نے کی نلی کی دوسری طرف اپنے منہ میں رکھ لو آنکھیں بند کر لو اور اپنے مطلب کو جاپ دینی شروع کرو یعنی مطلوب ہمارے مکاں پر جلدی آجاوے۔ جلدی آجا۔ فی الفور پریشان ہو کر مطلوب آجاوے پریشان ہو کر آجا یہ بھی یاد رہے کہ کبھی ایک خیال کرنا اور کبھی دوسرا اس طرح تاثیر دیر کے بعد ہوتی ہے اگر صرف ایک ہی خیال ان چاروں سے کیا جاوے تو جلدی کامیابی ہوتی ہے ہمارا تجربہ ہے کہ جب اس طرح کرکے تھک جاؤ تو نلی کو اور ڈبیا کے ڈھکنے کو پرے رکھ دو اور ڈبیا اپنے بائیں ہاتھ میں لے لو اور بالو پر پاس کر کے مقناطیس بھرو اور ٹکٹکی باندھ کر مقناطیس بھرنی شروع کر دو اور خیال کرتے جاؤ کہ ہماری مقناطیس برسوں تک مطلوب کے اندر رہے اور ہرگز واپس و خارج نہ ہو اور جلدی جلدی ہم سے نکلکر مطلوب میں چلی جاوے۔ پس اگر مقناطیس معمولی یا ذرا سی آہستہ آہستہ نکلی تو

پکے دودھ کے ڈالو۔ اس طرح کہ کچی لسی ہو صرف ذرا سا پانی کا رنگ سفید ہو جاوے اب نیلا کاغذ ڈاٹ کی جگہ چپاں کر کے بوتل کو ڈیڑھ دو گھنٹہ تک دھوپ سخت میں رکھیں اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد بوتل کو پھراتے رہیں جب وقت پورا ہو جائے تو سایہ پر لے آویں جب ایک گھنٹہ گذر جاوے گلاس میں ڈال کر بیمار کو دیویں بیمار چنگا بھلا ہو جاوے گا اور ہر طرح کی گرمی تری سے تیز ہو جاوے گی۔

کچی مسان یا مسان جگانا

یوں تو بہت جگہ عیالداروں اور فقیروں نے بہت سے مسانیں جگائی ہوں گی۔ مگر پہاڑی علاقہ ہمالیہ کے دامن میں دو عجیب واقعات ہوئے ہیں جو دلچسپ بات ہے اور حیرانی آتی ہے۔ ایک یوگی کسی گاؤں میں جا نکلا۔ چند دن باس کیا۔ اتفاق سے ایک کنواری لڑکی وہاں مر گئی۔ جب اس کو جلانے آئے تو رات کو یوگی وہاں پہنچا۔ ریاستوں میں اکثر اس طرح کے فقیر بہت رہتے ہیں اور گرہستی بھی ان سے ڈرتے ہیں اور اپنی طرف سے کئی طرح کا انتظام ان کی روک کا کرتے ہیں۔

چنانچہ مرگھٹ پر پہلے سے ہی چند جوان آدمی نگہبان تھے کہ شاید کوئی مسان کو چیتن نہ کر لیوے اور ہمیشہ کے لیے اس کو اپنے تابع کر کے دکھ دیوے۔ جب جوگی کل ترکیب کر چکا اور لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی اور فرمانے لگی کہ حکم کرو کیوں حاضر کیا ہے۔ اتنے میں فوراً نگہبان آ پہنچے اور جوگی کو پکڑ لیا اور خوب مارا۔ جوگی تو بھاگ گیا۔ مگر لڑکی کھڑی کی کھڑی اول تو وہ بہت

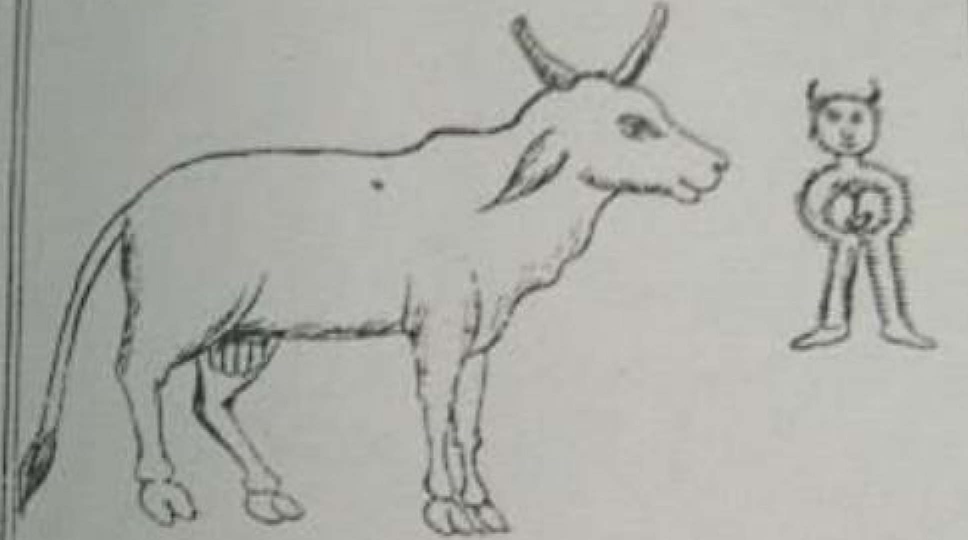
ڈرے۔ مگر جب لڑکی نے ویسی ہی باتیں کیں اور ان کے ساتھ محبت کرنے لگی کہ میں جیتی ہوں مجھ کو یہاں سے لے آئے ہو تب وہ اس کو گھر لے گئے اور وہ اپنے گھر رہنے لگی اور اس کی شادی بھی ہوئی دو لڑکے بھی پیدا ہوئے ۲۴ جون ۱۹۰۹ء کو ایک مہاتما یوگی کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ اب بھی زندہ ہے اور وہ خود دیکھ آئے ہیں۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ برہمنوں میں ایک ذات کول ہے جو راجپوتوں کے پروہت ہوتے ہیں اور بڑے کراماتی اور سدھ ہوتے ہیں ایک کول برہمن نے ایک راجہ کی ماں کا مسان جگایا جب ظہور ہوا تو وہ بولی حکم کرو۔ کیا کروں۔ کول مہاراج نے کہا کہ راجہ کے گھر جا ادھر راجہ کے گھر کریا کرم ہو رہی تھی ادھر اس کی ماں جا نکلی اور کہنے لگی کہ میں جیتی ہوں کیوں کریا کرم کر رہے ہو سب ڈرے اور حیران ہوئے تب راجہ نے مرگھٹ کی طرف آدمی دوڑائے۔ جاؤ دیکھو کیا ماجرا ہے جب راجہ کو معلوم ہوا کہ وہاں ایک برہمن کول بیٹھا ہے اور کچھ پڑھ رہا ہے تب فوراً ننگے پاؤں وہاں دوڑا اور عرض کی کہ مہاراج اس طرح برادری میں ہماری سخت بدنامی ہو گی ہماری عزت رکھیے۔ کول مہاراج نے کہا کہ راجہ دس ہزار روپیہ دے تاکہ اس کا سرجن کروں تب راجہ نے اسی وقت دس ہزار کی تھیلی منگوا کر نذر کی۔ کول مہاراج نے اس کو وہیں ہمیشہ کے لیے لین یعنی غائب کر دیا اور کہا کہ تم لوگ استیان یعنی پھول چننے تک پہرہ دیتے رہو۔ کہ بس اب خطرہ مٹ گیا لیکن یاد رہے کہ دھرم شانتی تک مسان جاگ سکتا ہے۔ بس اسی دن سے امیر لوگ دھرم شانتی تک نگہبان چھوڑنے لگے۔

شروع ماہ جون سنہ ۶ء میں ایک ناتھ صاحب جو تھے تو مہاتما مگر جنتر منتر کے بڑے شوقین حسن ابدال میں آوارد ہوئے۔ کسی نے ہمارا ذکر اُن سے کر دیا پھر تو خوب ملاقات ہوئی اور ہمیشہ کے لیئے سجن ہو گئے ایک دوسرے کا مختصر سا احوال بھی بیان کیا جن ایام میں وہ یہاں آسن رکھتے تھے اُن کے ساتھ ایک مہاتما برہم چاری بھی رہتا تھا اور رسوئی وغیرہ کا انتظام اسی برہم چاری کے سپرد تھا۔ اگرچہ برہم چاری ان کا ہمیشہ کا ساتھ نہ تھا۔ صرف حسن ابدال میں ہی آکر واقفی ہوئی۔ مگر تو بھی ناواقف یہی معلوم کرتا تھا کہ دونوں ہمیشہ کا ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک دن ایک کنوارا لڑکا مر گیا۔ ناتھ نے مسان جگانے کے لیئے برہم چاری کو تیار کیا اور ترکیب بتلائی۔ لیکن ہم کو اس بات کی آگاہی نہ تھی جب مردہ چوک بازار میں پہنچا تو ہم نے ایک اپنے دلی دوست سے کہا کہ ہم مسان جگانا بڑا گناہ سمجھتے ہیں ورنہ آج خوب موقع تھا۔ اُس نے کہا گوسائیں جی! آپ خاموش رہیں ایک شخص اب بھی مردہ کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں آرہا ہے اور صرف ایک دھوتی باندھی ہوئی ہے ایک جل کی گڑوی ہاتھ میں ہے اس میں ماش کی ثابت دال پڑی ہوئی ہے۔ برابر منتر پڑھتا جاتا ہے ور مردے کے آگے آگے چلتا ہوا ماش دانے پھینکتا جاتا ہے۔ ہم نے تبلاؤ۔ تب اُس نے کہا۔ کہ آپ خود سمجھ لیں۔ میں اشارہ نہیں کرتا۔ کیونکہ س نے صرف ہم کو ہمراز بنایا ہے۔ تب ہم نے غور کر کے دیکھا اور آئندہ ں کی طرف نگہ کرتے گئے تو وہ گھڑے توڑنے کی جگہ سب سے آگے بیٹھا اور منتر پڑھ پڑھ کر ماش کے دانے گھڑے توڑ کے مقام پر پھینکتے جب مردہ وہاں آگیا تو وہ الگ کونے میں جا بیٹھا جب لوگ مردہ گھٹ

پہلے چلے تب اُس نے وہاں سے ایک ٹھیکری اٹھالی لیکن کسی نے اس کو دیکھ لیا جب سب لوگ مرگھٹ پر پہنچ گئے تو مخبر نے سب کو اکٹھا کر کے اس سے ٹھیکری برآمد کروائی اس کا بیان تھا کہ میں نے یہ اس واسطے اُٹھائی ہے کہ ان کتھن کر دوں یعنی دریا میں ان کو پھینکنے سے جان سدھ نہ ہوگی بات دور تک پھیل گئی اور اس کی بہت بے عزتی ہوئی مگر بہ سبب برہمن ہونے کے رحم دل ہندوؤں نے اس کو چھوڑ دیا بوقت رات پھر ناتھ تیار رہا کہ میں خود عمل کرتا ہوں مگر جب اُس نے سنا کہ سہرہ بیٹھ گیا خاموش رہا۔ دوسرے دن ناتھ نے برہم چاری کو کہا۔ کہ اگر چوک سے پانچ دانے ماش کے لے آؤ تو بھی کام ہو سکتا ہے مگر اس وقت چوک صاف ہو چکا تھا۔ غرضیکہ وگھن ہو گیا۔ یہ اس واسطے لکھا گیا کہ ہر نام والے علم کے سچے عامل اب بھی موجود ہیں چونکہ دنیا کا زور بدی کی طرف زیادہ ہے اور دن بدن نئے نام کی بدیاں ایجاد ہوتی جاتی ہیں اور بدمعاش نئی نئی سوچتے رہتے ہیں اسی واسطے ہماری قلم یہ خواہش رکھتے ہوئے بھی کہ یہاں مسان جگانے کا قاعدہ اور پوری ٹھیک ٹھیک تجربہ شدہ ترکیب لکھی جاوے رک گئی ہے۔

تسخیر بھوت اور سلیمانی ٹوپی



جس دن کوئی ہندو مرے چپ چاپ مردے ... کے ساتھ ہو جاوے
جب ہندو گھڑے توڑنے کی جگہ پہنچ جاویں تو بھی چپ چاپ کھڑا رہے
مطلب یہ گفتگو وغیرہ کسی کے ساتھ نہیں کرنی ہوگی جب اُن کے گھڑائی
کا کام ہو جاوے یعنی گھڑائی توڑ مرگھٹ کو روانہ ہو جاویں تو گھڑائی
کا گول سر یا گردن جو عموماً نہیں ٹوٹا کرتی اور ثابت رہتی ہے اُٹھا لیوے
مگر یہ ضروری ہے کہ گھڑے کی گردن ثابت ہو اور بغیر پیچھے دیکھنے کے اور
کسی کے ساتھ بولنے کے اپنے گھر کی طرف آجاویں اور کورے کپڑے
میں لپیٹ کر رکھ چھوڑے اور ایک آلو اور آدھ سیر نخود بھونے ہوئے ساتھ
لیکر باہر شہر سے دور چلا جاوے جب شام کا وقت ہو جاوے اور سامنے
سے گنتو دیں آتی نظر آدیں تو دائیں [illegible] بطریق [illegible] دوگا

کا جو مصالحہ پچھلے حصوں میں مذکور ہوا ہے وہی مصالحہ اُس کا ہے۔ فرق
صرف اتنا ہوتا ہے کہ ایک پاؤ برزوہ خشک میں چار چار رتی سب اشیاء
ڈالی جاتی ہیں اور سیاہی مسی کی خالص لے کر بہت ڈالنی ہوتی ہے
تا کہ رنگ شیشہ کا خوب سیاہ ہو جاوے اور یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ
برزوہ خشک جل نہ جاوے اس کو جلتی آگ پر ہرگز نہ رکھنا۔ بلکہ کوئلوں
پر رکھنا ہوگا جب برزوہ پگل جاوے تم باقی کی سب اشیاء خوب
باریک کر کے ڈال دو جب سب ملانے سے ایک ذات ہو جاویں تو
ایک پیتل کا یا لوہے کا یا تانبے یا ٹین کا غرضیکہ جس طرح کا چاہیں
خالی گھڑے کر اور اُس کو ہموار جگہ رکھ کر وہ پگلا ہوا مصالحہ اس میں
ڈالیں اور سوکھنے و جمنے تک اسکو اسی ہموار جگہ رہنے دیں۔
لیکن یہ بھی یاد رہے کہ بہت گرم نہ ڈالیں ورنہ شیشہ مصفا نہ آویگا
اور بہت ٹھنڈا بھی نہ ڈالیں ورنہ ہموار
نہ ہوگا یہ وہی شیشہ ہے جس کی ترکیب سیکھنے کے لیے بڑے بڑے
سادھو ہمارے پاس آئے اور شش بنکر ترکیب سیکھ کر گئے اور چھوٹی
ہی عمر میں جبکہ شروع شروع ہم کو اس نادر علم کے سیکھنے کا شوق ہوا تھا
تو ایک سادھو کے پاس دیکھا۔ جو سناسی تھا اور بڑا بھاری ٹھاٹھ باٹھ
رکھتا تھا ہر جگہ آتے ہی تمام شہر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی رسوئی
کرتا تھا اور اُن کی پوجا کر کے اُن کو دکھنا بھی دیتا تھا۔ جلدی ہی
ایک عورت کو اس کے وارث لائے کہ مہاراج اس کو پکڑ ہے
جو اس کو تنگ کرتی ہے مہاراج نے اس کے خاوند کے
ساتھ رتم مقرر کی اور اس عورت کو کرسی پر بٹھا کر شیشہ اسکے آگے

لگا کر گئوؤں کے سینگوں پر دیکھے دبیان کرتے ہی ایک گئو کے سر پر ایک چھوٹا سا بھوتنا دکھلائی دیگا جب گئو نزدیک آجاوے تم جھپٹا مار کر اسکے سر سے ٹوپی اتار لو۔ جب وہ دوڑ کر چھیننے آوے تمام زمین پر اور اس کے اوپر نخود پھینک دو۔ پس وہ چھوٹے چنن نے لگ جاوے گا اور تم کو سامنے نظر آوے گا جب نخود جلدی جلدی ختم کرے گا۔ پھر تمہاری طرف دوڑ کر آوے گا۔ خواہ کتنی دور چلے جاؤ تم بغل سے اُلو نکال کر اس کو دکھا دو پس وہ دیکھتے ہی بھاگ جاوے گا اور پھر ہرگز نہ آوے گا وہ ٹوپی تم بوقت عمل سر پر پہن لو۔ تم کسی کو نظر نہ آؤ گے جو سر پر کپڑا رہیگا وہ بھی نظر نہ آوے گا اور جو شے ہاتھ میں اُٹھا لو گے وہ شے بھی لوگوں کی نظر سے غائب ہو جاوے گی ::

جادو کا شیشہ

یہ بھی ہپناٹزم کی ایک شاخ ہے۔ جادو کی انگوٹھی یا مقناطیسی انگوٹھی



رکھدیا وہ دیکھتے ہی بیان کرنے لگی۔ فلاں گذر رہا ہے فلاں کا پڑ وادم وہ کھڑا ہے غرضکہ اسی طرح دیکھتی گئی پھر بولی کہ وہ مسلی جس نے بچہ کو پکڑا ہے ذرا سا سر نکالتا ہے۔ مگر پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ پھر مہاراج نے کہا کہ اس کو کہو کہ جلا دوں گا۔ اور بندوق یا توپ سے اُڑا دوں گا جلدی حاضر ہو جا۔ لیکن جب اُس نے ایسا کہا دوڑ کر دوسری طرف چھپ گیا۔ پھر مہاراج نے کہا کہ بدمعاش جل جاوے اور اس کو آگ لگ جاوے پس فوراً روتا پیٹتا آگیا۔ عورت بولی شعلے اُٹھ رہے ہیں اور وہ سامنے جل رہا ہے۔ فوراً مہاراج بولے اس کو کہو کہ قسم اُٹھا کہ اب میں چھوڑ دونگا بس اُس نے کان کو ہاتھ لگایا۔ قسم اُٹھائی اور بھاگ گیا عورت چنگی بھلی ہو گئی تازہ بتازہ نو بہ نو ہو گئی ::

نوٹ یہ بھی یاد رہے کہ پکڑ کو ہٹانے والے بہت ہوتے ہیں اور ہٹ بھی جاتی ہے مگر پھر آجاتی ہے اور خاص کر بزدل عامل کی نکالی ہوئی پھر آتی ہے کیونکہ مقناطیسی اُس کی کم ہوتی ہے اور سینکڑوں سے صرف ایک دو حاضر کرنے والے ہوتے ہیں۔

دانت کے درد کا منتر



بیمار کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور اُس کو کہو کہ تمہارا دانت درد کرتا ہے اس کو زور سے پکڑو۔ مگر اس کو درد معلوم نہ ہو اور دانت حرکت نہ کرے جب وہ دانت کو اپنے دائیں انگوٹھے اور اس کے ساتھ کی انگلی سے پکڑ لیوے تو تم ایک لکڑی کی چھڑ ہاتھ میں لے لو اس کو کہو کہ میں جنتر کرنے لگا ہوں ؛ پوری توجہ اور یک قلبی سے ادھر دیکھتے رہو اور جو نئی لکیر میں ڈالتا جاؤں ؛ نگاہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ لے آتے جاؤ اور خیال ہرگز ادھر ادھر نہ ہو تب تم جنتر میں ۳۲ سانپ یکے بعد دیگرے ڈالو خواہ ان میں تھوڑا ہی فرق ہو۔ کبھی اس طرح کبھی اس طرح مگر لکڑی سے



جب کسی سانپ کو شروع کرو ہرگز زمین سے اُٹھائی نہ جاوے اور جدھر تمہاری لکڑی لکیر ڈالے لگا بیمار کے پیچھے پیچھے ہو تم توجہ سے اسکے درد کو زمین میں جذب کرو۔ فوراً آرام ہو گا۔ کئی طرح کے زہر بھی اسی طرح اُتارے جاتے ہیں

سلیمانی ٹوپی

آپ کوشش کر کے ڈوڈر کا لہو پیدا کریں اور اس کو سایہ میں سوکھا دیں اور گیدڑ کا پتہ و ریچھ کے بائیں طرف کی ہڈی (خواہ کوئی ہو) اور الو کے

دائیں طرف کی ہڈی (خواہ کوئی ہو) لیکر ان تینوں کو خون مذکورہ میں خوب باریک کریں اور خون سے ہی کھرل کریں جب باریک ہو جاوے۔ سایہ میں خشک کریں اور اب اماوس کی رات کو کسی زرگر سے آٹھ دہات کی ٹوپی تیار کروالیں اسی سفوف یا سرمہ کو اسی خون کے ساتھ ٹوپی پر خوب مل دیویں اور باقی کا ایک کاٹھ کی ڈبیا میں رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت ذرا سا سرمہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی پر لگاوے اور ذرا سا دونوں پاؤں کے تلوؤں پر اور سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگا کر ٹوپی سر پر پہن لیوے۔ بس دیکھتے دیکھتے نظر سے غائب ہو جاوے گا کسی کو نظر نہ آوے گا ؞

کوہاٹ میں قلعہ کے پاس ایک یوگی راج بابا رام جی ہیں اور اب سما گئے ہیں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ایک سیدانی مسلمانی جو عرصہ سے غائب ہو گئی ہے کبھی ہمارے مکان میں اور کبھی کسی اور جگہ ہم کو نظر آتی ہے یعنی مہینے میں دو تین دفعہ ضرور ایسا واقعہ ہوتا ہے اور اور لوگوں کی زبانی بھی ایسا سنا گیا ہے کہ وہ کئی دفعہ ہم کو بھی نظر آئی ہے یہ بھی یاد رہے کہ پہاڑی علاقہ میں یہ سب اشیا جلدی مل جاتی ہیں جس کے سبب یہ کام جلد ہو جاتا ہے۔

ترنگ سوامی

ناظرین پر واضح ہو کہ چھوٹی ہی عمر سے ہمیں ہر اعجوبہ شے کے سیکھنے اور نئی شے ایجاد کرنے کا از حد شوق رہا ہے اسی شوق میں دور دراز کا سفر اختیار کیا اور منزل مارا اب بھی عمر بہت نہیں گذر گئی لیکن سر کے

فنڈ میں شامل کریں تاکہ جلدی رقم پوری ہو جاوے اور ملک کے لیئے نفع بخش کام شروع ہو اور موجد بھی سالہا سال کی مغز ماری کا عوض پاوے اور دیگر ایجادیں ملک کے پیش کر کے گوشہ نشینی اختیار کرے جس کی ایسی بھاری چاہ ہے ۔

ملک کا خیر خواہ گوسائیں سوامی دیال شرما حسن ابدال

تمام شد

ریویو اخبارات

اخبار پنجہ فولاد لاہور ۲ جنوری ۱۹۰۳ء خزانہ کرامات ۔ میں نے اس کتاب کو عمدہ طور پر شوق سے مطالعہ کیا میرے خیال میں یہ کتاب علم مسمریزم اور علم تصوف کے شائقینوں کے لیئے نہایت کار آمد ہے

گلزار ہند لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء علم مسمریزم کی بہت سی کتابیں دیکھیں مگر یہ رسالہ طرز میں سب سے نرالا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمریزم واقعی قدیم علم ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ابتدا سے برابر چلا آتا ہے غرض یہ رسالہ بہت عمدہ اور متبرک ہے ۔

سناتن دھرم چیندر کا لاہور ماہ جنوری ۱۹۰۳ء اس کتاب میں علم مسمریزم کے پیچیدہ چیدہ اصولوں کو عام فہم عبارت میں قلمبند کیا گیا ہے اور اس ودیا کو جو ابتدائے آفرینش سے یوگی اور مہاتماؤں کے سینہ بسینہ موجودہ زمانہ تک ...ی ہے اور عوام کے فائدے کیلئے اردو زبان کا جامہ پہنایا ہے ۔

اخبار نور افشاں لودیانہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء۔ لائق مصنف نے اس کتاب میں علم مسمریزم اور تصوف کے علم و عمل اور اسکے قواعد فوائد کو بطرز پسندیدہ و بہت عمدہ اور مفصل بیان کیا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب ان لوگوں کو جنہیں اس علم سے ناواقفیت ہے یا جو اس میں کچھ مذاق نہیں رکھتے پھیکی سی معلوم پڑے تو بھی ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ علم درست اور مفید اور بڑا دلچسپ ہے اور ہندوستان میں کمیاب۔ اس کتاب سے اگر کوئی اس علم پر حاوی ہو جاوے تو اس سے بڑے بڑے عقدے حل ہو سکتے ہیں جسمانی اور ذہنی قوا تازہ اور روشن ہو سکتے ہیں راز نہانی منکشف ہو جاتے ہیں اور عامل اور معمول ان کے ذریعہ سے سامعین و شاہدین ایک اور عالم کی سیر کر سکتے ہیں ہر حال یہ کتاب قابل دید ہے۔

اخبار سول اینڈ ملٹری آرگن لودیانہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ بیش قیمت تصانیف میں سے ہے۔ اس کتاب میں صوفی صاحب نے علم تصوف کے وہ اسرار تحریر کیے ہیں جنہیں علم مسمریزم کی جان اور علم تصوف کی منزل کیلئے رہبر کامل کہنا نازیبا نہ ہوگا یہ کتاب علم مسمریزم کے شائقین کو ضرور دیکھنی چاہیے

ہر قسم کی کتابوں کے ملنے کا پتہ

مینیجر قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ پنجاب

بیکاروں کو روزگار

روٹی کمانے کے وسایل روز بروز تنگ ہوتے جاتے ہیں نوجوان جیسی کثرت سے تعلیم پا رہے ہیں اس کثرت سے انہیں روٹی کمانیکے وسایل بند نظر آتے ہیں بحالیکہ ہزارہا ایسی راہیں موجود ہیں نوجوانان ملک کو صنعت و حرفت و دستکاری کی مدد سے روٹی کمانیکی تدبیریں تبلانے اور ان راستوں اور ہدایتوں پر چلنے کیلئے جن سے انگلستان امریکہ جرمنی اور جاپان کے لوگ مالا مال ہو گئے ہیں یہ کتاب مرتب کی گئی ہے فہرست مضامین یہ ہے۔

یورپ امریکہ جرمنی کے ۱۰۲ نامی کروڑپتیوں کے حالات اور امیر کیونکر بنتے ہیں ان کے مالدار ہونے دولت کمانے کا راز خود ان کی زبان جو ۵۰ کتابوں کا نچوڑ ہے ٭ فوٹوگرافی۔ تار برقی۔ پنسل سازی۔ عطر سازی۔ ربڑ سازی۔ بورش سازی۔ طبق سازی۔ بزازی۔ نداف کا کام۔ پارچہ بافی۔ کپڑا چھاپنے کا کام۔ رفوگری۔ جنبور سازی۔ قلعی سازی۔ باغبانی۔ نیلگری۔ کافور۔ عنبر۔ مشک بنانا۔ موم بتی۔ سگریٹ سازی۔ قالین بافی۔ مصری بنانا۔ حلوائی کا کام۔ فوٹوگراف۔ بازیگری۔ ٹائپ رائیٹر۔ ربڑ کا پریس۔ ہینڈلوم پر کپڑا بنانا۔ گوٹے سے چاندی سونا الگ کرنا۔ دھوبی کا کام۔ کشیدہ کشی۔ مشینوں کے حالات وغیرہ وغیرہ۔ ایک صد صفحے ۱۸×۲۲/۸ باتصویر مفید روزگار دوسری مرتبہ چھپکر فروخت ہو رہی ہے قیمت اصلی ایک روپیہ ہے۔ مگر آخر جنوری سنہ ۱۹۱۲ء تک صرف مع محصولڈاک ۱۲ آنے لئے جائینگے ٭

مزید رعایت:۔ قیمت ایک جلد مفید روزگار چھ آنے ۔ ۲ جلد گیارہ آنے اور چار جلد ایک روپیہ ۴ (عہ) ہے ٭

ملنے کا پتہ

مینیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

قیمت خوراک تین
ہفتہ ایک روپیہ
بارہ آنہ ([illegible])

روح بناشپتی

قیمت خوراک تین ہفتہ
ایکروپیہ بارہ آنہ
([illegible])

یہ دوائی لالہ بھگت رام ایڈیٹر رسالہ رہنما نے پورے دس سال کے تجربہ کے بعد تیار کی ہے

...اعلیٰ درجہ کی ٹانک اور مفرح دوائی ہے یادداشت بڑھانے میں نہایت اکسیر چیز
...ہے۔ چھ سات روز کے استعمال سے بچپن کی بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آجاتی
...ہیں۔ بیرج پیدا کرنے میں اس کے برابر آج تک کوئی فیض بخش ثابت نہیں
...ئی۔ اپنی غلط کاریوں کے سبب نامرد ہوا ہو یا دیگر عارضہ سے سست و
...کارہ ہوگیا ہو تین ہفتہ کے استعمال سے تمام نقص رفع ہوجائیں گے اور
...ت باہ لاانتہا پیدا ہوگی۔ تمام جسم کا وزن کر کے روح بناشپتی کا استعمال کرو
...س یوم کے اندر اندر تمہارے جسم میں ۲ پونڈ خون بڑھ جائیگا۔ جسم کا رنگ
...ن کی طرح دمکنے لگے گا۔ ہر قسم کی چھائیاں اور برص وبہق کے
...ن دور ہوجائیں گے۔ نیز سر خضاب دہ۔ گنجہ کو دور کرنے کے لئے یہ تیر بہدف
...ئی ہے۔ قیمت تین ہفتے کی شیشی کی صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ([illegible])
محصول ڈاک وفیس وی۔ پی وپیکنگ ذمہ خریدار

...نے کا پتہ

مینیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

طبِ خانگی

یہ نادر کتاب ۲۹۰ صفحوں پر باتصویر چھپوائی گئی ہے اس میں مستورات کے امراض کی تشخیص امراض کا علاج معالجہ ڈاکٹری یونانی ویدک طریقوں سے درج ہے امراض کی علامتیں اور انکی تمام حالتیں اور آسان علاج ایسی سلیس اور عام فہم عبارت میں بیان کئے گئے ہیں کہ معمولی سمجھ کا مرد عورت بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اناڑی حکیموں کے علاج کرنے سے بہتر ہے کہ لوگ ہدایات طبِ خانگی کے مطابق خود علاج کریں۔ تیمارداروں کیلئے اس سے بڑی مفید مدد مل سکتی ہے کم سے کم مرض کی علامات دیکھکر وہ غلط علاج نہیں ہونے دینگے ہر شخص اس قدر توفیق نہیں رکھتا کہ وہ ڈاکٹروں اور حکیموں کی فیس کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس لئے غریب آدمیوں کیلئے یہ بڑے کام کی چیز ہے اول تو عورتوں کا علاج ہی اس ملک میں جیسا کرنا چاہئے نہیں ہوسکتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو معمولی عطاروں کی بنائی ہوئی ادویات سے اور اس لئے عموماً بغیر تشخیص امراض اور مریض کو دیکھنے کی دوائی دی جاتی ہے وہ بالکل اندھیرے میں تیر اندازی کے مشابہ ہے یہ کتاب گھر میں موجود ہو تو ہر سال بہت سی مستورات کی جانیں ضایع نہوا کریں جو غلط علاج اور عطاروں کی ادویات سے عموماً ہوتی ہیں قیمت معہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ گیارہ آنہ ([illegible]) ہے۔ مجلد ([illegible])

جدید مجموعہ ضابطہ دیوانی یعنی ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۹۰۸ء محکمہ دیوانی کے تمام ضروری قوانین کا مفصل حال جن سے سب کو کام پڑتا ہے صفحہ کلاں ۸۰۰ قیمت مجلد معہ محصول ڈاک ([illegible]) - (ایکروپیہ نو آنے)

ملنے کا پتہ — مینیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

یہ کتاب جس گھر میں موجود ہو۔ تو علاج میں کوڑی خرچ نہ ہو

علاج بے دوا

یہ کسی ایک کتاب کا ترجمہ نہیں۔ بلکہ چالیس پچاس کتابوں کا خلاصہ ہے۔ جرمنی۔ امریکہ وغیرہ کے تمام مشہور ڈاکٹروں کی نئی تحقیقاتوں کا مجموعہ اس میں نئی طرح کے علاجوں کا بیان ہے۔

باب ۱۔ صرف غذا کی تبدیلی سے ہر بیماری کا علاج۔ تندرستی کی غذا کے فوائد۔ باب ۲۔ ہر قسم کی غذاؤں کی خاصیتیں۔ [illegible] کے اصول و نتیجے۔ باب ۳۔ صرف پرہیز اور فاقہ سے سب بیماریوں کا آسان علاج۔ باب ۴۔ آنتوں کی صفائی سے تمام بیماریوں کا دور کرنا۔ امریکہ والوں کے اصول۔ باب ۵۔ مخصوص ورزشیں ہر قسم کی بیماریوں کے دور کرنیکے لئے معہ تصاویر۔ باب ۶۔ اعضا و رگوں کی مالش سے بیماریاں دور کرنیکے طریقے۔ باب ۷۔ خیالی قوت سے نیند لا کر یا کسی کی طرف دیکھکر بیماری دور کرنا۔ باب ۸۔ پانی سے سب بیماریوں کا علاج بذریعہ غسل۔ پاشویہ وغیرہ۔ باب ۹۔ ہوا سے علاج سب بیماریوں کا بذریعہ پرانایام یعنی گہری سانس کے لینے سے۔ باب ۱۰۔ جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کہنی کی ایجاد۔ قدرتی طریقے سے علاج۔ جانوروں کی نقل۔ باب ۱۱۔ شعاع آفتاب سے سب بیماریوں کا علاج مختلف رنگوں کے شیشوں سے۔ باب ۱۲۔ ہاتھ پیر ہلانے۔ دبانے حرکت و سکون سے سب بیماریوں کا علاج۔ سویڈن کا طریقہ۔ باب ۱۳۔ مقناطیسی و بجلی سے علاج۔ بجلی کی کل جسم پر لگانا۔ بجلی کا پانا۔ بجلی کا بھاپہ۔ باب ۱۴۔ علاج موسیقی سے۔ جواہرات سے۔ مٹی سے۔ تعویذ سے۔ جالی نوس۔ لقمان۔ بقراط وغیرہ کے اصول صفحہ ۲۰۴ قیمت معہ محصول ایک روپیہ گیارہ آنے ہے (۱؍۱۱)

ملنے کا پتہ مینیجر قیصر ہند ایجنسی لدھیانہ پنجاب

گھر کا شناسی

یہ کتاب خریدنے سے گویا آپکو ہر وقت ہر امر میں مفت مشورہ دینے کیلئے ایک لائق ڈاکٹر حاذق حکیم کویراج وید اور کامل شناسی چاروں انسان خیر اندیش و دوست ملجاتے ہیں کیونکہ رسالہ ہذا میں چار عالمان مندرجہ صدر کی حکمت کا عطر نکال کر رکھدیا ہے۔ رسالہ ہذا میں معمولی۔ فوری۔ ناگہانی۔ اور ہر ایک موسم کی عام بیماریوں کے ایسے بینظیر نسخہ جات درج ہیں جو فوراً تیار ہو سکتے ہیں اور ہر ایک نسخہ تجویز کردہ مرض سے تریاق ثابت ہو چکا ہے لطف یہ کہ چاہے ڈاکٹری نسخہ بنالو یا ویدک اور یونانی تیار کر لو یا شناسیوں کی جڑی بوٹی یا کشتہ جات کام میں لاؤ ایک بات جو رسالہ ہذا میں بالتشریح مرقوم کی گئی ہے۔ نہ تو وہ آجکل کے بڑے بڑے حکما کو معلوم ہے اور نہ کسی بہت بڑی دس بیس روپے کی طبی کتابوں میں کھول کر لکھی ہوئی ملتی ہے۔ یعنی ہر ایک ضلع اور ہر ایک موسم کیلئے غذا کا استعمال ہمنے رسالہ ہذا میں سال بھر کے بارہ مہینوں کیلئے عورت۔ مرد۔ بوڑھے اور بچے سب کے واسطے میوہ جات سبزی و ترکاری اور ہر ایک قسم کی غذائیں و تندرستی کے اصول الگ الگ مفصل طور سے بیان کئے ہیں یہ بھی صاف واضح کر دیا ہے کہ فلاں مرض میں فلاں غذا مفید ہے اور فلاں مضر۔ اکثر امراض کیلئے تو ایسی خوراک تجویز کی گئی ہے جو دوا کا کام بھی دیتی ہے چھوٹے سے اشتہار میں کیا درج کریں؟ ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ یہ رسالہ خرید کر آپ تمام عمر کیلئے اپنے کنبہ بھر کی صحت کی رجسٹری کرالیں گے۔ بات بات پر آپ کو طبیبوں کی خوشامد و ناز برداری اور دوڑ دھوپ نہ کرنی پڑے گی۔ قیمت معہ محصول صرف بارہ آنہ ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

علاج نو رنگی

اس کتاب کو منگا کر پاس رکھئے پھر نہ کسی حکیم ڈاکٹر کی ضرورت رہے گی نہ اشتہاری ادویات میں روپیہ خراب کرینگے اس میں ہر ایک مرض کا علاج نو نو طرح سے بتلا دیا ہے ڈاکٹری ہومیوپیتھی۔ یونانی۔ ویدک کشتہ جات سے جڑی بوٹی سے پانی سے خانگی چیزوں سے عطائی ٹوٹکے سے جس طرح کا پسند ہو یا موقع پر میسر ہو کر کے اپنی اور پیارے دوست احباب کی بیماری کا فوراً علاج کرو پانچسو کے قریب نہایت مجرب سہل اور سستے نسخے ایک بھی نسخہ غلط نہو قیمت مجلد معہ محصول دس آنہ ہے۔

انگلش ٹیچر

[illegible] استاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب ہے یہ نئی چھپی ہے اس میں لفظوں کے [illegible] کیساتھ تلفظ بھی بتلایا ہے ہر محکمہ کے نئے ہزاروں الفاظ ہر موقع کے متعلق گفتگو کے [illegible] ے اور ہر قسم کے ہزاروں محاورے ایسے آسان طریقے سے سمجھائے ہیں کہ چند روز میں یاد [illegible] جائیں لفظوں کی گردان گرامر کے قاعدے چٹھی لکھنے کے طریقے۔ سب کچھ اس میں ہے اس کیلی[ے] [illegible] ھکر پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہیگی منگا کر دیکھئے دوسری کتابوں سے مقابلہ کیجئے طلبا[ء] [illegible] ے کلرک۔ اور عام لوگوں کیواسطے از حد مفید ہے قیمت مجلد معہ محصول ایک روپیہ تین [illegible] ہے۔ اردو اور ناگری ہر دو زبان میں چھپی ہے۔ جو ضرورت ہو منگاؤ۔

ملنے کا پتہ

[م]نیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

درباری کوک شاستر

یہ کتاب باتصویر تیسری دفعہ چھپکر حسب ضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے اس کتاب کو کوئی شخص بغیر اجازت مصنف چھاپ و بیچ نہیں سکتا اس میں پدمنی۔ ہستنی۔ سنکھنی۔ چترنی عورتوں کی قسمیں اور انکی شناخت کرنیکی تصویریں۔ عورتوں کی جوانی کا آغاز۔ جماع کا بیان چوراسی آسنوں کا بیان حمل کا بیان پہلے مہینے سے ۹ مہینے تک۔ جوڑے بچوں کا پیدا ہونا مردوں عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص و علاج۔ ہندوستانی عورتونکی خوبصورتی کا مقابلہ۔ ان عورتونکا بیان جن کو حمل نہیں ٹھہرتا۔ آتشک و سوزاک کا بیان۔ عورتوں کے حسن لباس ہار سنگار اور ناز و ادا کا بیان۔ ہندوستانی عورتوں کا لباس۔ دلچسپ و رکار آمد معلومات۔ تدابیر مانع حمل حسب دلخواہ لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا۔ حمل میں لڑکا لڑکی کی شناخت اور بہت سی ضروری پر لطف خفیہ باتیں جو یہاں لکھنی مناسب نہیں۔ ہماری کتاب درباری کوک شاستر میں درج ہیں اور اس کتاب میں ۲۰ صفحہ نہایت عمدہ اور دلکش تصویروں کے ہیں کہ جنکو دیکھکر عقل حیران ہو جائے۔ اس کتاب کا ہر ایک فقرہ اور تصویر آپکے مطلب کے موافق ہے حرف ایک بار کے ملاحظہ سے آپ اور ہمیشہ کے لئے شیدا ہو جاوینگے اور دو چار دس بار نہیں بلکہ ہفتہ وار اسکے مطالعہ سے وہ لطف حاصل ہوگا کہ شاید کسی اور کتاب سے نصیب نہوا ہوگا اس بات کو خوب یاد رکھو اور اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اس کے مقابلہ میں دوسرے کوک شاستر ایک پیسہ کو بھی نکمے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ گیارہ آنہ محصول ڈاک ۳ کل ایک روپیہ چودہ آنے ؀ طرفہ یہ کہ جلد عمدہ اور خوبصورت بندھی ہوئی ہے تمام کپڑے کی جلد ہے

(نوٹ) کم قیمت کے خواہشمند وی۔ پی کی انتظاری نہ کریں اور معاف فرماویں ۔

ملنے کا پتہ

منیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ (پنجاب)

تندرستی ہزار نعمت ہے

سرب روگ ہرن چورن نمک سلیمانی

ہمیشہ کی تندرستی کا ٹھیکہ

کیونکر ممکن ہے! اجمالاً تمام بیماریوں کی جڑ معدہ کا فساد ہے اور اس حالتیں کہ معدہ اپنی
لت میں ہے اور اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہونے نہ دیا جائے بیمار رہنا ہی ناممکن
اور معدہ اُسی حالتیں درست رہ سکتا ہے کہ آپ روزانہ سرب روگ ہرن چورن کا استعمال
یہ چورن تمام امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں جانی دشمن ہے اور ان کے
کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بھوک کی کمی۔ بھوک کا نہ لگنا۔ قبض۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار آنا۔ بدہضمی
۔ درد کمر۔ درد دانت یا داڑھ وغیرہ کیلئے تیر بہدف علاج ہے بار بار کھٹے ڈکاروں
اور دیگر امراض معدہ کیلئے اکسیر ہے معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو کر کاہلی اور
دور ہوتی ہے بدن میں چستی آتی ہے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح
نے لگتا ہے اور کامل ایک ماہ کے استعمال سے بدن کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے
احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے تو معمول سے زیادہ صاف اور نیا خون پیدا
استعمال سے پہلے جسم کا وزن کر لو۔ آجکل نوجوان اکثر کمزوری کی حالت میں مقوی
کا استعمال کرتے ہیں جس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جبتک
طور پر کام نہ کریگا اور غذا اچھی طرح ہضم نہ ہوگی تو کس طرح قوت پیدا ہو سکتی ہے۔
تان ہند اگر آپ اپنی پوشیدہ کمزوریوں کا علاج کرنا چاہتے ہو تو ضرور امتحاناً ایک بکس
و پھر ہمیشہ منگایا کرو گے قیمت ایک بکس جو ایک ماہ کو کافی ہے مع محصول صرف
(١٢) جلدی کرو۔

ملنے کا پتہ

منیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ (پنجاب)

اصلی کشمیری کوک شاستر با تصویر رنگین

جس میں نہایت مفید مطلب اور دلچسپ ۸۴ رنگین تصویریں بنی ہوئی ہیں۔
ناظرین خوب یاد رکھیں کہ ہماری کتاب ایک سال میں چار دفعہ ہزاروں کی تعداد میں چھپ
چکی ہے اس کتاب کی خوبی اسی میں ظاہر ہے کہ جہاں ایک دفعہ یہ کتاب پہنچتی ہے وہاں سے
دوبارہ سہ بارہ چھ چھ آٹھ آٹھ کتابوں کی یکمشت فرمائشیں آتی ہیں۔
خبردار۔ اصلی کشمیری کوک شاستر سوائے ہمارے اور کہیں سے نہیں مل سکتا عقل سے
کام لیں۔ دھوکہ نہ کھائیں۔ سوچ سمجھ کر منگوائیں۔
اس میں پدمنی۔ چترنی۔ ہستنی۔ سنکھنی۔ چاروں عورتوں کی قسمیں۔ اُن کا حلیہ و خاکہ
نیک و بد عورت کی پہچان۔ عورت مرد کا مناسب جوڑا۔ قربت کرنے کے صحیح قواعد اور
وقت۔ ۸۴ آسنوں کا صحیح بیان اور اصلی راز۔ عورت کو مطیع فرمانبردار اور عمر بھر خوبصورت
جوان بنائے رکھنا۔ خود کامیاب ہونیکے راز اپنی جسمانی مشین کو ہر کھیل و کھٹکے سے
ٹھیک رکھنا۔ پرائیویٹ مشورے۔ حمل میں لڑکا۔ لڑکی کی شناخت حسب مرضی اولاد
نرینہ پیدا کرنا۔ بانجھ عورتوں کا نہایت زود اثر اور مجرب علاج عورتوں کے
متعلق اور بہت سی پوشیدہ واقفیت جو یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں ہمارے اصلی
کوک شاستر میں درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک معاف۔
انعام۔ کشمیری کوک شاستر کے خریدار کو رسالہ تصویر تقدیر مفت ملیگا۔

ملنے کا پتہ

منیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

انگریزی پڑھنے والو

...وں وقت کھو رہے ہو۔ نیچے لکھی ہوئی کتابیں جس سے ملک کا کوئی حصہ خالی
...ں رہا تم کو چند روز میں کامیاب بنا سکتی ہے آج کل تمہارے لئے ہر ایک بات مشکل
...۔ اگر تم انگریزی جانتے ہو اس لئے یہ کتابیں خرید کرکے خود پڑھو اور اپنی اولاد
...ھاؤ بغیر استاد کی مدد کے تھوڑے دنوں میں اچھی طرح سے انگریزی پڑھنی لکھنی
...ں آجاوے گی۔

اتالیق انگریزی

...عنی مخزن القوائد صفحہ ١٢٨۔ اردو نام وعبارت کو انگریزی میں لکھنے اردو
...ی ترجمہ کرنے۔ انگریزی اور اردو بول چال کے کئی سو فقرے۔ ایکہزار
...ردو فقرے قاعدوں کے ساتھ اور تیس حکایتیں انگریزی میں ترجمہ
...درج ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ایسا مبتدی بھی جو انگریزی کی
...سے بھی واقف نہو بغیر مدد استاد کے قلیل عرصہ میں بہت خاصی استعداد
...تا ہے قیمت معہ محصول صرف سات آنہ ہے (۷ر)
...م یعنی مخزن المحاورات والالفاظ صفحہ ١٢١ اس میں ایک ہزار اردو
...اورات اور چھ سو مثالیں معہ ترجمہ اردو جو انگریزی میں باتیں
...ر ترجمہ کرنے میں ازحد مفید ہیں۔ ٧١٠ اردو مصدر معہ ترجمہ
...ب حروف تہجی اور چار ہزار کے قریب ایسے ناموں اور چیزوں
...ے کام پڑتا ہے اور سینکڑوں ایسی ہی باتیں بڑی خوش
...ع ہیں۔ قیمت معہ محصول سات آنہ۔

اس میں ارتھوگرافی اور ایٹی مالوجی۔ تمام ترجمہ۔ تمام سنٹکس کے قاعدوں کو مع
مثالوں اور پارس اور گرکٹ کے فقروں کا ترجمہ ہے اور فقروں کو صحیح
کرکے لکھا ہے۔

جلد نہم یعنی انگریزی اردو خط وکتابت ہر قسم کی چٹھیات۔ عرضیاں
درخواستیں۔ نوٹس اور ہر قسم کی تحریروں کے کل قاعدے اور نمونہ درج ہیں
قیمت معہ محصول صرف پانچ آنہ ہے۔

جلد دہم یعنی ضمیمہ مخزن الفوائد۔ اس میں جلد اول سے علاوہ ترجمہ کے
١٤٠ اعلیٰ قاعدے سمجھا کر ترجمہ کے واسطے ایک ہزار فقرے اور بہت سی عبارت
دیلی ہے اور کئی سو مراوف ہو معنی الفاظ کا فرق سمجھایا گیا ہے قیمت معہ محصول سات
آنے ہے (۷ر)

جلد یازدہم یعنی مخزن الحکایات اس میں ٦٢ کہانیاں اور ان کا
ترجمہ قیمت چھ آنہ (۶ر)

جلد دوازدہم یعنی مخزن المحاورات۔ ڈھائی ہزار محاورے اور آٹھ سو
مخصوص پریپوزیشنوں کے استعمال کے فقرے معہ ترجمہ اردو درج ہیں قیمت
سات آنہ ہے۔ **نوٹ:۔** کل بارہ جلد ایک ساتھ معہ محصول صرف چار روپیہ ہے

ملک العزیز ورجنا۔ اس ناول میں اسلامی شان وشوکت اور اس کے سچے
بے نظیر جوش کے نمونہ نظر آتے ہیں یہ وہی ناول ہے جو غضب کا دلچسپ
ہے قیمت اصل عمہ رعایتی صرف آٹھ آنہ (۸ر) بلا محصول ہے۔

منصور موہنا سلطان محمود غزنوی کے جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر
کی بہادری کی سچی تعریف قیمت اصلی عمہ رعایتی ۸ر بلا محصول

حسن انجلینا۔ ترکوں کا ایرانیوں سے اور ان کا ترکوں کی آزادی کو آنا۔
روسیوں کو متواتر زکیں دیکر اُنپر فتوحات حاصل کرنا۔ آخر کار شیعہ دستیوں کا فساد
وغیرہ اصلی قیمت عمہ رعایتی صرف آٹھ آنہ (۸ر) بلا محصول